Series No 19

علوم العقیدۃ

Uloom Ul 'Aqeedah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA. Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

علوم العقيدة

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ (علوم العقیدہ والمنہج)

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، اما بعد:

آخرت میں وہی کامیاب ہو سکتا ہے جس کا عقیدہ قرآن، صحیح احادیث اور فہمِ صحابہ کے مطابق ہو۔ عقیدہ اسلام کی پہچان ہے۔ شیطان انسانی عقائد کو بگاڑنے کی کافی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اسی لیے اسلام کے صحیح عقیدہ سے واقف کرانے کی غرض سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

مراحل نظریۂ نصاب:

انسان جو مذہبی گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اس کی بنیاد ان کے عقائد ہیں۔ عقیدہ کا بگاڑ انسان کو جہنم رسید کر دیتا ہے۔ عقیدہ کی اصلاح اور پختگی اہم ترین امر ہے۔ انسانوں کے عقیدہ کی اصلاح اور پختگی کے لیے ہماری کافی کوششیں رہی ہیں۔ اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مراحل تیاریٔ نصاب:

الحمدللہ 103 پوائنٹس میں عقیدہ سے متعلق علوم کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی قواعد بیان کیے گئے، اصطلاحات اور اس موضوع سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل مراجعۂ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے، جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گا ان شاءاللہ۔

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے:

ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلہ کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاءاللہ!

ABM Workshops

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصًا شیخ عبداللہ عمری، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبدالرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون و مشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون و مشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجہ -باِذن اللہ- میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کر سکا، اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

نوٹ: جہاں ہم نے مناسب سمجھا مختلف کتابوں سے کچھ اقتباسات استفادہ کی غرض سے نقل کر دیے، اللہ تعالی سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM Workshops

علوم العقيدة

.1	**عقیدہ کا لغوی معنی:** لفظ عقیدہ "عقد" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: قوت اور مضبوطی سے کسی چیز کے ساتھ منسلک ہو جانا، اور اسی سے کسی چیز کو مضبوط اور پختہ کرنے، مضبوطی سے پکڑنے اور مرتب کرنے کے معنی بھی لیے جاتے ہیں۔ لغت میں "عقد الحبل" کے معنی رسی کو گرہ لگانے اور مضبوط کرنے کے ہیں، اور کہا جاتا ہے "عقد العهد البيع" یعنی اس نے عہد و بیع کو مضبوط کیا، اور کہا "عقد الازار" کا معنی ہے ازار کو مضبوط باندھا، جبکہ "عقد" کا لفظ "حل" کے برعکس معانی رکھتا ہے۔ دیکھئے: لسان العرب- ابن منظور، باب الدال، فصل العین، 296/3 القاموس المحیط- فیروزآبادی، باب الدال فصل العین، صفحہ 383 معجم المقاییس فی اللغۃ- ابن فارس کتاب العین، صفحہ 679۔
.2	**عقیدہ کا اصطلاحی معنی:** عقیدہ کا اطلاق اس پختہ ایمان اور قطعی فیصلہ پر ہوتا ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی، اور یہ وہ چیز ہے جس پر انسان ایمان رکھتا ہے اور اپنی تصدیق کو اس پر جماتا ہے اور اسے دین کے طور پر اختیار کرتا ہے۔ اب اگر یہ پختہ ایمان اور قطعی فیصلہ ہے تو عقیدہ بھی صحیح ہو گا، جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے، اور اگر یہ باطل ہے تو عقیدہ بھی باطل ہو گا، جیسا کہ گمراہ فرقوں کے عقائد کا حال ہے۔ (1) (1) دیکھئے: مباحث فی عقیدۃ اہل السنہ والجماعۃ- ڈاکٹر ناصر العقل، صفحہ 9،10۔
.3	**اہل سنت کا معنی:** اہل کا لغوی معنی "والے" کے کیے جاتے ہیں۔ سنت کے لغوی معنی راستہ اور سیرت کے ہیں، خواہ وہ اچھی ہو یا بری۔ (1) اہل سنت سے مراد سنت کے راستہ پر چلنے والے سے کیے جاتے ہیں۔

ABM Workshops

اور عقیدہ اسلامیہ کے علماء کی اصطلاح میں سنت سے مراد علم واعتقاد اور قول وعمل میں رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔ اور یہی وہ سنت ہے جس کی اتباع ضروری ہے اور جس کا عامل قابل تعریف اور اس کا مخالف قابل مذمت ہے، اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ فلاں اہل سنت میں سے ہے، یعنی درست اور قابل تعریف راستہ پر چلنے والے لوگوں میں سے ہے۔(2)

(1) لسان العرب-ابن منظور، باب النون، فصل السین، 13/ 225۔

(2) دیکھئے: مباحث فی عقیدۃ اہل السنۃ، صفحہ 13۔

4. **جماعت کا معنی:**

لفظ "جماعت" لغت میں "جمع" کے مادہ سے ماخوذ ہے جو جمع، اجماع اور اجتماع کا معنی دیتا ہے، اور یہ افتراق کی ضد ہے، ابن فارس رحمہ اللہ کہتے ہیں: جیم، میم اور عین کی اصل ایک ہے جو چیز وحدت پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "**جمعت الشئ جمعا**" میں نے اس چیز کو ایک کر دیا۔(1)

اور عقیدہ اسلامیہ کے علماء کی اصطلاح میں جماعت سے مراد اس امت کے اسلاف یعنی صحابہ وتابعین اور تاقیامت ان کی سچی پیروی کرنے والے مومنین ہیں جو کتاب وسنت کے صریح اور واضح حق (2) پر جمع ہوئے۔(3)

(1) معجم المقاییس فی اللغۃ-ابن فارس، کتاب الجیم، ماجاء فی کلام العرب فی المضاعف المطابق اولہ جیم، صفحہ 224۔

(2) جماعت کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو حق کے مطابق ہو، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جماعت وہ ہے جو حق پر ہو، خواہ تم اکیلے ہی ہو" اور نعیم بن حماد فرماتے ہیں: "ان کی مراد یہ ہے کہ جب جماعت میں بگاڑ آجائے تو تم اسی راستہ پر کاربند رہو جس پر بگاڑ آنے سے پہلے جماعت کاربند تھی، اگرچہ تم اکیلے ہو، کیونکہ اسی حالت میں تم ہی جماعت ہو" اس قول کو امام ابن القیم نے اپنی کتاب اغاثۃ اللھفان (1/ 70) میں ذکر کیا ہے اور اسے بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے۔

(3) دیکھئے شرح طحاویہ - ابن ابی العز، صفحہ 68، شرح عقیدہ واسطیہ - علامہ محمد خلیل ہراس، صفحہ 61۔

اہل سنت کے نام اور اوصاف

5. **1-اہل سنت وجماعت:**

اہل سنت وجماعت وہ لوگ ہیں جو نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر گامزن اور اپنے نبی کی سنت کے پابند ہیں، اور یہ صحابہ کرام، تابعین اور ان کی اتباع کرنے والے ائمہ ہدایت کی جماعت ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو ہر جگہ اور ہر دور میں اتباع سنت کے پابند اور بدعت سے دور رہے، اور یہ تاقیامت عزت ونصرت کی حالت میں باقی رہیں گے،(1) انہیں اس نام سے

اس لیے موسوم کیا گیا کیونکہ وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت سے نسبت رکھتے ہیں اور قول و عمل اور علم و اعتقاد میں ظاہری اور پوشیدہ ہر اعتبار سے سنت پر عمل کرنے کے لیے باہم متفق و متحد ہیں۔(2)

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

افترقتِ اليَهودُ علَى إحدَى وسبعينَ فرقةً فواحدةٌ في الجنَّةِ وسبعونَ في النَّارِ وافترقتِ النَّصارى علَى ثِنتينِ وسبعينَ فرقةً فإحدَى وسبعونَ في النَّارِ وواحدةٌ في الجنَّةِ والَّذي نفسُ محمَّدٍ بيدِهِ لتفترِقَنَّ أمَّتي علَى ثلاثٍ وسبعينَ فرقةً واحدةٌ في الجنَّةِ وثِنتانِ وسبعونَ في النَّار قيلَ يا رسولَ اللَّهِ مَن هم قالَ الجماعَةُ.

[صحيح ابن ماجة: 3241]

یہود اکہتر (71) فرقوں میں بٹے جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہے اور ستر فرقے جہنمی، اور نصاری بہتر (72) فرقوں میں بٹے جن میں ایک فرقہ جنتی ہے اور اکہتر فرقے جہنمی، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جان ہے! میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹے گی جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی بہتر فرقے جہنمی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جماعت ہوگی۔

اور سنن ترمذی میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ جنتی فرقہ کون ہے؟ فرمایا "ما انا عليه وأصحابي" (3) جس راستہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (اس پر چلنے والے جنتی ہوں گے)۔

(1) دیکھئے: مباحث فی عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ - ڈاکٹر ناصر العقل، صفحہ 14،13۔

(2) دیکھئے: فتح رب البریۃ بتلخیص الحمویہ - علامہ محمد بن صالح العثیمین، صفحہ 10، شرح عقیدۃ واسطیہ - علامہ صالح بن فوزان الفوزان، صفحہ 10۔

(3) سنن ترمذی: 2641

6. **2- فرقہ ناجیہ (نجات یافتہ گروہ)**

یعنی جہنم سے نجات پانے والا گروہ، کیونکہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرقوں کا ذکر کیا تو اسے مستثنی قرار دیا اور فرمایا: سارے فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے، وہ جہنمی نہیں ہوگا۔(1)

(1) دیکھئے: من اصول اہل السنۃ والجماعۃ - علامہ صالح بن فوزان الفوزان، صفحہ 11۔

7. **3- طائفہ منصورہ (نصرت یافتہ گروہ)**

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا:

"لَا تَزَالُ طَا بِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَابِمَةً بِأَمْرِ اللهِ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ"(1)

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کے ساتھ قائم ودائم رہے گا، ان کا ساتھ چھوڑنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے گا اور وہ اسی طرح لوگوں پر غالب رہیں گے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔(2)

اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَابِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَلِكَ .(3)

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہوتے ہوئے غالب رہے گا، ان کا ساتھ چھوڑنے والے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آپہنچے گا اور وہ اسی طرح غالب رہیں گے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔(4)

(1) مسلم:1037

(2) متفق علیہ: بخاری:3640، مسلم:1921

(3) صحیح مسلم:1920

(4) صحیح مسلم: 1923

.8 4- کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے والے اور سابقین اولین مہاجرین وانصار کے منہج کی پیروی کرنے والے :

اسی لیے ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ما انا عليه وأصحابي". (1)

یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے راستہ پر ہوں گے۔

(1) سنن ترمذی:2641، حسن

.9 5- بہترین قدوہ اور نمونہ جو حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور خود بھی حق کے مطابق عمل کرتے ہیں:

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی بندوں کو اور ملکوں کو زندہ رکھتا ہے، اور وہ اہل سنت ہیں، اور جو شخص یہ جانے کہ اس کے پیٹ میں جو غذا جا رہی ہے وہ حلال ہی ہے تو ایسا شخص اللہ والوں کی جماعت سے ہے"(1)

(1) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ- لالکائی۔ 1/72، حلیۃ الاولیاء- ابی نعیم، 8/104

.10

6۔ اہل سنت سب سے بہتر لوگ ہیں جو بدعات سے روکتے ہیں:

ابو بکر بن عیاش سے کہا گیا کہ سنی کون ہے؟ فرمایا:

"وہ شخص ہے جس کے سامنے بدعتوں کا ذکر آئے تو کسی بھی بدعت کے لیے تعصب نہ کرے"(1)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اہل سنت اس امت کے سب سے بہتر اور سب سے معتدل لوگ ہیں جو صراط مستقیم یعنی راہ حق واعتدال پر گامزن ہیں"(2)

(1) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ- لالکائی، 1/72

(2) دیکھیے: مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ 3/369، 368۔

.11

7۔ اہل سنت وہ ہیں جو لوگوں کے فساد و بگاڑ کے وقت اجنبی سمجھے جائیں گے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"(1)

اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب پہلے ہی کی طرح اجنبی ہو جائے گا، پس خوشخبری ہو غرباء (اجنبیوں) کے لیے۔

اور امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! غرباء کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

"النزاع من القبائل"(2) (3)

اللہ کے راستہ میں اپنے وطن اور خاندان کو چھوڑ دینے والے لوگ۔

اور امام احمد ہی سے ایک روایت میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! غرباء کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

"أُنَاسٌ صَالِحُونَ فِي أُنَاسِ سُوْءٍ كَثِيرٍ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ"(4)

بہت سے برے لوگوں کے درمیان تھوڑے سے نیک و صالح لوگ ہوں گے، ان کی بات کو مسترد کرنے والے ان کی بات ماننے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

" اَلَّذِيْنَ يَصْلُحُوْنَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ"(5)

ABM Works Apps

	غرباء وہ لوگ ہیں جو اس وقت نیک وصالح بن کر رہیں گے جب اکثر لوگ بگڑ چکے ہوں گے۔ غرض یہ کہ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو دیگر فرقوں، خواہش پرستوں اور بدعتیوں کے درمیان اجنبی سمجھے جاتے ہیں۔ (1) صحیح مسلم :145 (2)"نزاع" سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے گھر اور خاندان سے دور ہو جائے، حدیث کا مطلب ہے کہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے راستہ میں اپنے وطن کو چھوڑ دینے والے ہیں، دیکھئے: النہایہ۔-ابن اثیر۔5/41۔ (3)مسند احمد1/397۔ (4)مسند احمد2/222،177۔ (5)مسند احمد4/173
.12	8۔اہل سنت ہی علم دین کے علمبردار ہیں اور ان کی جدائی سے لوگ غمگین ہو جاتے ہیں: یعنی اہل سنت ہی علم دین کے سچے علمبردار ہیں جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کی حیلہ سازی اور جاہلوں کی تاویل سے علم دین کی حفاظت کرتے ہیں، اسی لیے ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا تھا: "شروع میں لوگ اسناد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے، لیکن جب سے فتنہ شروع ہوا تو کہنے لگے کہ ہم سے اپنے رجال(رواۃ حدیث) کے نام بیان کرو چنانچہ اہل سنت کی روایت کردہ حدیث قبول کرلی جاتی اور اہل بدعت کی روایت کردہ حدیث رد کردی جاتی "(1) اسی طرح اہل سنت کی جدائی(موت) کی خبر سن کر لوگ غمگین ہو جاتے ہیں۔ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب مجھے اہل سنت میں کسی کی موت کی خبر ملتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے جسم کے بعض اعضاء کھو گئے"(2) مزید فرماتے ہیں: "جو لوگ اہل سنت کے مرجانے کی تمنا کرتے ہیں وہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کے نور کو گل کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار ہو"(3) (1) صحیح مسلم، المقدمہ، باب الاسناد من الدین، 1/15۔ (2)شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ-لالکائی، 1/66، حلیۃ الاولیاء-ابی نعیم، 3/9۔ (3)شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ-لالکائی، 1/68
.13	منہج سلف

ABM Works

1. قرآن وحدیث کے تمام نصوص پر ایمان ویقین لانا۔
2. قرآن وحدیث کے نصوص کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں۔
3. قرآن وحدیث میں پائے جانے والے اللہ تعالی کے تمام اسماء وصفات کو من وعن مان لینا۔
4. کتاب وسنت، دین کے تمام اصول اور سارے دلائل ومسائل کو شامل ہیں۔
5. کسی بھی مسئلہ کے حل کے لیے اس سے متعلقہ قرآن مجید کی تمام آیات اور نبی کریم ﷺ کے تمام ارشادات کو جمع کر کے غور کیا جائے۔ صرف بعض نصوص پر اکتفا کرنا اور بقیہ نصوص کو چھوڑ دینا غلط ہے۔
6. صحیح احادیث پر بغیر کسی اعتراض کے کلی اعتماد کرنا، ضعیف اور موضوع احادیث کو چھوڑ دینا۔
7. خبر آحاد کو عقیدہ واحکام میں بلا کسی تفریق کے حجت ماننا۔
8. قرآن وحدیث کو صحابہ کی سمجھ کے مطابق سمجھنا۔
9. قرآن وحدیث دلیل پکڑنے کے اعتبار سے دونوں ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور استنباط احکام کے اعتبار سے برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔
10. نقل وعقل میں ٹکراؤ کی صورت پیدا نہیں کرنی چاہیے۔

14. **مراتب دین**

دین کے تین درجے ہیں۔

(1) اسلام (2) ایمان (3) احسان

اور پھر ان تینوں میں سے ہر ایک درجے کے کچھ ارکان ہیں۔

قَالَ (جِبْرِيْلُ) : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ . فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.(1)

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے پوچھا: یا رسول اللہ! اسلام کسے کہتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کا اقرار کرو، نماز پابندی سے بتعدیل ارکان ادا کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج بھی کرو۔

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔

اس کے بعد اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ ایمان کسے کہتے ہیں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

پھر کہنے لگا احسان کسے کہتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

(1) [صحيح البخاري: 50، صحيح مسلم: 8]

15.

ارکان اسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔"

1. شہادتین: "گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"
2. اقامت صلاۃ: "نماز قائم کرنا:" یعنی اسے اس کی تمام شروط، ارکان اور واجبات کے ساتھ خشوع و خضوع سے ادا کرنا۔
3. صوم رمضان: "رمضان کے روزے رکھنا": روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہر ایسی چیز سے جو روزے توڑنے والی ہو فجر سے لیکر غروب آفتاب تک رکے رہنا۔

	4. ادائے زکاۃ: "زکاۃ دینا": یہ اس وقت فرض ہوتی ہے جب کوئی مسلمان 85 گرام سونے یا اس کے مساوی نقدی (ایک قول کے مطابق) کا مالک ہو جائے اس پر سال گذرنے سے اڑھائی فیصد (21/2%) ادا کرنا ضروری ہے اور نقدی سمیت ہر چیز میں اس کی مقدار معین ہے۔ 5. حج: "بیت اللہ کا حج کرنا: "ہر اس شخص کے لیے فرض و لازم ہے جو صحت اور مالی اعتبار سے وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔ ملاحظہ فرمائیں: صحیح بخاری:8
.16	**ارکان ایمان** ایمان کے درج ذیل ارکان ہیں: • اللہ تعالی پر ایمان لانا: یعنی اللہ تعالی کے وجود، اس کی صفات، عبادت، دعا اور حکم میں اس کی وحدانیت پر ایمان لانا۔ • فرشتوں پر ایمان لانا: جو نوری مخلوق ہیں اور اللہ تعالی کے احکام نافذ کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ • اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا: یعنی تورات، انجیل، زبور اور قرآن پر۔ • اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا: جن میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور آخر میں محمد ﷺ ہیں۔ • آخرت کے دن پر ایمان لانا: یعنی قیامت کے دن پر، جو لوگوں کے اعمال کے محاسبے اور جزا کا دن ہے۔ • اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا: یعنی جائز اسباب اپناتے ہوئے ہر انسان کو اچھی یا بری تقدیر پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم:8
.17	احسان کا ایک ہی رکن ہے۔ احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم:8، الاصول الثلاثۃ۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب صفحہ:9

ABM Workshops

.18

اسلام کا کیا معنی ہے؟

توحید کے ساتھ اللہ تعالی کے سامنے سرنگوں ہونا، اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا، اور شرک سے نکلنا اسلام کہلاتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے(وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ)"اس سے اچھا کون دین دار ہوگا جو اللہ کے لیے سر تسلیم خم کردے"(النساء:125)

نیز فرمایا:(وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّـهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ)"جو اللہ کی طرف اپنے چہرے (گردن) کو جھکادے، اور وہ اس میں مخلص ہو، تو اس نے مضبوط دستہ اپنی مٹھی میں تھام لیا"(لقمان:22)

نیز فرمان الہی ہے:(فَإِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ)"تمہارا معبود ایک ہی ہے، اسی کے آگے سر خم کرو، اور اے میرے نبی، آپ اطاعت گذاروں کو خوشخبری سنادیجئے"۔(الحج:34)

ملاحظہ فرمائیں: مجموع فتاوی ورسائل الشیخ محمد صالح العثیمین: 1/47-48

.19

جب اسلام بولا جائے تو پورے دین کو محیط ہوتا ہے، اس کی کیا دلیل ہے؟

اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے:(إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ)"اللہ کے یہاں دین صرف اسلام ہے"(1)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:(بدأ الإسلام غريبا وسيعود غريبا كما بدأ) "دین اسلام اجنبیت کے ساتھ شروع ہوا، اور جس اجنبیت سے شروع ہوا تھا اسی طرح پھر سے اجنبی بن جائے گا"۔(2)

نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:(أفضل الاسلام إيمان بالله) "افضل اسلام اللہ پر ایمان لانا ہے۔"(3)

(1) آل عمران:19

(2) مسلم:145، ابن ماجہ:3986

(3) یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جسے امام احمد نے: 4/114 میں نیز ابن ابی شیبہ نے کتاب الایمان میں روایت کی ہے، علامہ البانی نے (الصحیحۃ:2/551) میں اس کی تقویت کے بہت سے شواہد ذکر کئے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: مجموع فتاوی ورسائل الشیخ محمد صالح العثیمین: 1/47-48

.20

ایمان کی تعریف

لغۃً ایمان کا معنی تصدیق کے ہیں۔

MM Workshops

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان "امن" سے مشتق ہے جس میں اطمینان اور قرار پایا جاتا ہے، اور یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب دل میں تصدیق اور انقیاد گھر کر جائیں۔(الصارم المسلول: صفحہ 519) اصطلاح میں ایمان پانچ نون کا نام ہے: 1. التصديق بالجنان (قلب سے تصدیق) 2. اقرار باللسان(زبان سے اقرار) 3. العمل بالاركان(اعضاء سے عمل) 4. يزيد بطاعة الرحمن(رحمن کی اطاعت سے بڑھتا ہے) 5. ينقص بطاعة الشيطان(شیطان کی اطاعت سے گھٹتا ہے) ملاحظہ فرمائیں: زیادۃ الایمان ونقصانہ - شیخ عبد الرزاق البدر صفحہ 17	
اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود، الوہیت، ربوبیت اور اسماء وصفات میں یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: نبذۃ في العقیدۃ الاسلامیۃ- شیخ ابن عثیمین: 16-30	.21
توحید کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی 1۔ذات 2۔نام 3۔ صفتیں 4۔کام 5۔عبادات میں کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے یہ سارے حقوق اللہ ہی کو ادا کرنا توحید کہلاتا ہے۔	.22
توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ توحید کی تین قسمیں ہیں: 1۔توحید ربوبیت، 2۔توحید الوہیت، 3۔توحید اسماء وصفات ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید، شیخ محمد بن صالح العثیمین صفحہ 5	.23
توحید ربوبیت کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور افعال میں ایک جاننا اور ایک ماننا اور یہ کہ اللہ ہی خالق، مالک اور مدبر ہے توحید ربوبیت کہلاتا ہے۔ جیسے: پیدا کرنا، مارنا وغیرہ۔	.24

ABM Workshops

	ملاحظہ فرمائیں:القول المفید علی کتاب التوحید:5
.25	توحید الوہیت کسے کہتے ہیں؟ تمام عبادات کو صرف اللہ کے لیے خاص کر دینا توحید الوہیت ہے۔ جیسے: دعا، قربانی وغیرہ۔ ملاحظہ فرمائیں:القول المفید علی کتاب التوحید:9
.26	توحید اسماء وصفات کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کچھ اپنے لیے اسماء وصفات ثابت کیے ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نے، ان پر اس طرح ایمان لانا جو اللہ تعالی کی شایان شان ہے بغیر کسی باطل تاویل، تشبیہ، تحریف، تعطیل، تمثیل اور تکییف کے۔ ملاحظہ فرمائیں: شرح ثلاثۃ الأصول- شیخ محمد بن صالح العثیمین صفحہ:40
.27	اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ سورۃ طٰہ:5
.28	ائمہ سلف صالحین نے مسئلہ "استواء" کے سلسلہ میں کیا کہا ہے؟ تمام ائمہ سلف صالحین رحمہم اللہ نے بالاتفاق یہ کہا ہے: الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة. استواء کا معنی معلوم ہے، اس کی کیفیت مجہول ہے، اس پر ایمان واجب ہے، اور اس کے بارے میں سوال و تفتیش بدعت ہے۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة - اللالکائی :3/ 441، الأسماء والصفات- بیہقی:ص 408 اس اثر کو امام ذہبی، ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے:"مختصر العلو"(ص 141)
.29	قبولیت عمل کی کیا شرطیں ہیں؟ • ایمان

ABM Workshops

	• اخلاص • متابعة
.30	اصولِ ثلاثہ سے کیا مراد ہے؟ • رب کی معرفت (سب کا رب اللہ ہے) • دین کی معرفت (سب کا دین اسلام ہے) • نبی کی معرفت (سب کا دین اسلام ہے)
.31	قواعدِ اربعہ سے کیا مراد ہے؟ • ایمان، عمل، دعوت اور صبر اس بات کی دلیل سورۃ العصر ہے۔
.32	شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا شرک اکبر ہے۔ شرک اکبر یہ ہے کہ بندہ غیر اللہ کو اللہ تعالی کا ایسا شریک ٹھرائے کہ اسے اللہ رب العالمین کے برابر درجہ دیدے، اس سے ویسی محبت کرے جیسی اللہ تعالی سے کی جاتی ہے، اس سے اسی طرح خوف کھائے جس طرح اللہ تعالی سے خوف کھایا جاتا ہے، غیر اللہ سے پناہ مانگے، اسی کو پکارے، اس سے ڈرے، اس سے امیدیں باندھے، اسی کی طرف راغب ہو، اور اسی پر توکل کرے، بالفاظ دیگر اللہ تعالی کی معصیت میں اس کا حکم بجالائے یا اللہ کی ناراضگی میں اس کی پیروی کرے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:(إِنَّ اللَّـهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (٤٨))"اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کو کبھی نہیں بخشتا، اور اس سے چھوٹے گناہ کو بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھراتا ہے تو اس نے بہت ہی بڑے گناہ کا بہتان باندھا"۔(1) نیز باری تعالی نے فرمایا:(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (١١٦))"جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا"۔(2) نیز حق تعالی نے فرمایا(مَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ) "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت حرام کر رکھی ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔(3) نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ.)

ABM Workshops

"جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پس پرندے اسے نوچ لے یا ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز مکان میں ڈال دے"۔(4)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركون به شيئا وحق العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا)

"بندوں پر اللہ تعالی کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھرائیں، اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے"۔(5)

شرک کی وجہ سے انسان دین سے خارج ہو جاتا ہے خواہ وہ کھلم کھلا شرک کرے جیسا کہ کفار قریش تھے یا چھپا کر کرے جیسا کہ دھوکہ باز منافقین تھے جو بظاہر مسلمان تھے اور درپردہ کافر، ان دونوں میں ذرہ برابر فرق نہیں تھا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّـهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّـهِ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ)

" منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے، آپ ان کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے، مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ تعالی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا، اور اسی کے لیے دین کو یکسو کرلیا تو یہ لوگ پھر مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے۔(6)"

(1)النساء:48

(2)النساء:116

(3)المائدہ:72

(4)الحج:31

(5)بخاری:2856

(6)النساء:145-146

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول-شیخ حافظ الحکمی 2/ 483، منہج اہل السنۃ الجماعۃ ومنہج الاشاعرۃ فی توحید اللہ تعالی-خالد عبد اللطیف:1/ 93

.33 شرک اصغر کسے کہتے ہیں؟

شرک اکبر کا ذریعہ بننے والا ہر قول و فعل شرک اصغر ہے جیسے: ریاکاری، غیر اللہ کی قسم کھانا وغیرہ۔

- ریاکاری ایسا عمل ہے جو بندہ کے اندر اپنے عمل کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:(فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (١١٠)) "جو اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے وہ عمل صالح کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"۔(1)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر فسئل عنه فقال الرياء) "مجھے تم پر جس امر کا سب سے زیادہ خطرہ نظر آرہاہے وہ شرک اصغر ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ شرک اصغر کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ریاکاری ہے۔"(2)

ریاکاری کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:(يقوم الرجل فيصلي فيزين صلاته لما يري من نظر رجل إليه) "آدمی اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور جب لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اسے اپنی نماز بہت اچھی لگنے لگتی ہے"۔(3)

- شرک اصغر کی ایک قسم غیر اللہ کی قسم کھانا بھی ہے، مثلاباپ کی قسم، کعبہ کی قسم، امانت داری کی قسم، اسی طرح باطل شریکوں کی قسم وغیرہ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا تحلفو بابائكم ولا بأمهاتكم ولا بالأنداد) "اپنے باپ دادا کا حلف اٹھاؤ نہ ماں کی قسم کھاؤ اور نہ شریکوں کی"۔(4)

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا تقولوا والكعبة ولكن قولوا : ورب الكعبة) "کعبہ کی قسم نہ کھاؤ بلکہ کعبہ کے رب کی قسم کھاؤ"۔(5)

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا تحلفوا إلا بالله) "صرف اللہ تعالی کی قسم کھاؤ"۔(6)

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(من حلف بالأمانة فليس منا) "جو امانت داری کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔(7)

نیز آپ ﷺ نے بھی فرمایا:(من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك وفي رواية : وأشرك) "جو غیر اللہ کا حلف اٹھائے اس نے کفر کیا یا شرک کیا اور ایک روایت میں ہے اس نے کفر کیا اور شرک بھی کیا"۔(8)

- شرک اصغر میں یہ بھی داخل ہے کہ آدمی یوں کہے: ما شاء اللہ وشئت "جو اللہ تعالی چاہے اور آپ چاہیں" نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیا تھا:(أجعلتني لله ندا بل ما شاء الله وحده) "تم نے تو مجھے اللہ تعالی کا شریک بنادیا بلکہ یوں کہو "اللہ تعالی چاہے بس"۔(9)

شرک اصغر میں اس طرح کہنا بھی داخل ہے: "اگر اللہ تعالی اور آپ نہ ہوتے"۔

اسی طرح یہ کہنا: "میرا تو صرف اللہ اور آپ ہیں" نیز یہ کہنا: "میں اللہ اور آپ کی پناہ میں داخل ہو رہا ہوں" وغیرہ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا تقولوا ما شاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان) "تم اس طرح نہ کہو: "جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے" بلکہ اس طرح کہو: "جو اللہ چاہے پھر فلاں شخص چاہے"۔(10)

ABM Workshops

اہل علم فرماتے ہیں کہ اس طرح کہنا جائز ہے:"اگر اللہ تعالی نہ ہوتا اور پھر فلاں شخص نہ ہوتا"لیکن یہ کہنا جائز نہیں:"اگر اللہ تعالی اور فلاں اور فلاں شخص نہ ہوتا تو ایسا ہو جاتا"۔

(1)الکھف:110

(2)مسند احمد:5/428،شرح السنہ:14/324،مجمع الزوائد:1/102،الصحیحہ:951

(3)سنن ابن ماجہ:4204،علامہ البانی نے صحیح الترغیب والترہیب میں اسے حسن کہا ہے۔

(4)سنن ابو داؤد:3248،سنن نسائی:،صحیح الجامع میں علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے(2126)۔

(5)سنن نسائی،کتاب الایمان والنذور،باب الحلف بالکعبہ:7/6،احمد6/371-372،حاکم:4/297 نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے،ابن حجر نے اصابہ:4/389میں صحیح کہا ہے۔

(6) صحیح بخاری،کتاب الایمان باب لا تحلفوا آبائکم:7/221، صحیح مسلم،کتاب الایمان باب النہی علی الحلف بغیر اللہ تعالی: 5/80

(7)سنن ابو داؤد،کتاب الایمان:3/223،علامہ البانی نے الصحیحہ:1/94میں ذکر کیا ہے۔امانت کی قسم کھانے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کیونکہ امانت اللہ تعالی کی کوئی صفت نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کا ایک فرض و حکم ہے۔

(8)سنن ابو داؤد،کتاب الایمان:3/223-224،سنن ترمذی،کتاب الایمان باب کراہیہ الحلف بغیر اللہ:4/110،حاکم:4/297نے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(9)بخاری فی الادب المفرد ص:158باب قول الرجل ماشاء اللہ،شلت:784،ابن ماجہ:2117،مسند احمد:1/214،الصحیحہ:39

(10)سنن ابو داؤد:4980،احمد:5/384،الصحیحہ:139۔

ملاحظہ فرمائیں:تیسیر العزیز الحمید:ص45، منہج اہل السنۃ الجماعۃ و منہج الاشاعرۃ فی توحید اللہ تعالی-خالد عبد اللطیف:1/93،القول السدید فی مقاصد التوحید-شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدي:ص15،الإخلاص والشرک الأصغر لعبد العزیز العبد اللطیف ص30

.34 توحید اسماء وصفات کی ضد کیا ہے؟

توحید اسماء وصفات کی ضد اللہ کے اسماء وصفات اور اس کی آیات کی تاویل اور ان کا انکار ہے۔

الحاد تین طرح کا ہوتا ہے:

(ا) مشرکین کا الحاد، جنہوں نے اللہ تعالی کے اسماء کو ان کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیا اور وہی نام انہوں نے اپنے اصنام (بتوں) اور اوثان (آستھانوں) کو دے ڈالا۔اسی طرح انہوں نے "الہ" سے "لات" بنایا،"عزیز" سے "عزی" اور "منان" سے "مناۃ" بنادیا،اور اپنے بتوں کے نام رکھ دیے۔

(ب) فرقۂ مشبہہ کا الحاد، جنہوں نے اللہ کی صفات کی کیفیت بیان کرنی شروع کی۔ اور اللہ جس کے مقابل کوئی نہیں ہے ،انہوں نے تو مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دیا۔یہ الحاد مشرکین کے الحاد کے مقابل ہے انہوں نے تو مخلوق کو رب العالمین کے

برابر بنایا، اور انہوں نے اللہ تعالی کو مخلوق کے اجسام کے درجہ میں اتار دیا، اور اللہ جو ہر قسم کی تشبیہ سے پاک ہے اس کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا۔

(ج) فرقۂ معطلہ (منکرین صفات) کا الحاد، ان کے دو گروہ ہیں: ایک گرہ نے تو اللہ تعالی کے ناموں کے الفاظ اس کے لیے ثابت کئے، مگر یہ نام جن صفات کمال پر دلالت کرتے ہیں انکا انکار کر دیا، جس کے نتیجہ میں انہوں نے "رحمن ورحیم" کو بلا "رحمت" "علیم" کو بلا "علم" "سمیع" کو بلا "سمع" "بصیر" کو "بلا بصر" "قدیر" کو بلا "قدرت" بنادیا یہی حال باقی اسماء کے ساتھ بھی کیا ۔دوسرے گروہ نے اللہ تعالی کے تمام اسماء اور ان صفات کمالیہ کو جن پر وہ اسماء دلالت کرتے ہیں، ان سب کا بالکلیہ انکار کر دیا، اور یہ بتایا کہ اللہ تعالی کے نہ اسماء ہیں نہ صفات۔

اللہ سبحانہ وتعالی ان باتوں سے بہت بلند و پاک ہے جو ملحدین، منکرین اور ظالمین کہتے ہیں۔

(رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا)

"وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی اشیاء کا رب ہے، پس آپ اسی کی عبادت کیجئے، اور اسی کی عبادت پر جمے رہیے، کیا آپ اس کے کسی ہم صفت کو جانتے ہیں"؟(1)

(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ)"اس کے مثل کوئی چیز نہیں، وہ سمیع و بصیر ہے"۔(2)

(يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا)"وہ ان کی اگلی اور پچھلی باتوں کو جانتا ہے، اور ان کا علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا"۔(3)

(1)مریم:65 (2)الشوری:11 (3)طہ:110

ملاحظہ فرمائیں: فتاوی العقیدۃ – شیخ ابن عثیمین: ص44۔

.35 **تحریف:**

اس سے کتاب و سنت کی نصوص کے معانی کو بدلنا مراد ہے کہ انہیں اس حقیقی معنی سے جس پر یہ نصوص دلالت کرتی ہیں بدل کر کسی دوسرے معنی میں لے جانا کہ ان اسماء اور صفات کو کسی اور معنی میں بیان کرنا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ: تحریف کرنے والوں نے "ید" ہاتھ جو کہ بہت سی نصوص سے ثابت ہے کو ہاتھ کے معنی سے بدل کر اسے نعمت اور قدرت کے معنی میں لیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الواسطیۃ– شیخ محمد بن صالح العثیمین 1/86-87

.36	**تعطیل:** تعطیل سے مراد اللہ تعالی کے سب اسماء حسنی اور بلند صفات کی نفی یا اس میں سے کچھ کی نفی ہے۔ لہذا جس نے بھی اللہ تعالی سے اس کے کسی اسم یا صفت کی نفی کی جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں اس کا اللہ تعالی کے اسماء اور صفات پر ایمان صحیح نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الواسطیۃ- شیخ محمد بن صالح العثیمین 1/91
.37	**تمثیل:** یہ اللہ تعالی کی صفات کو مخلوق کی صفات سے مثال دینا، مثلا یہ کہنا کہ: اللہ تعالی کا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ کی طرح ہے، یا اللہ تعالی مخلوق کی طرح سنتا ہے، یا اللہ تعالی عرش پر اس طرح مستوی ہے جس طرح انسان کرسی پر مستوی ہوتا ہے. اسی طرح دوسری صفات میں۔ فرمان باری تعالی ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. "اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے" (شوری: 11) ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الواسطیۃ- شیخ محمد بن صالح العثیمین 1/112
.38	**تکییف:** یعنی کیفیت بیان کرنی: یہ اللہ تعالی کی صفات کی کیفیت اور حقیقت کی تحدید کرنا، انسان اپنے دل کے اندازے یا زبان کے ساتھ قول سے اللہ تعالی کی صفت کی کیفیت کی تحدید کرے اور یہ قطعی طور پر باطل ہے، اور کسی بشر کے لیے اس کا جاننا ممکن ہی نہیں. فرمان باری تعالی ہے: وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا. "اور اس کے علم کا احاطہ کر ہی نہیں سکتے" (طہ: 110) ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الواسطیۃ- شیخ محمد بن صالح العثیمین 1/127
.39	**اللہ کے اسماءِ حسنیٰ کے دلائل، فضائل، اہمیت اور تقاضے** وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔(7:180)

ABM Workshops

ترجمہ: اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کیے کی ضرور سزا ملے گی۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، سو سے ایک کم، جس نے انہیں سیکھا اور انہیں یاد کیا اور ان پر عمل کیا وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری: 2376، صحیح مسلم: 7762)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث میں لفظ 'احصائ' استعمال ہوا ہے اس کے مندرجہ ذیل معانی ہیں:

۱۔ ان کو حفظ کرنا

۲۔ ان کے معانی کو جاننا

۳۔ ان اسماء کا جو تقاضا ہے اس پر عمل کرنا

جب اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ الاحد ہے تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ الرزاق ہے تو اس کے علاوہ کسی سے بھی روزی طلب نہ کی جائے اور جب اس کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ الرحیم ہے تو اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور اسی طرح دوسرے اسماء کے بارے میں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں اسے اسی ناموں کے ساتھ پکارو) اور وہ اس طرح کہ یہ کہا جائے اے رحمن! تو رحم کرنے والا ہے میرے حال پر رحم کر، اور اے غفور! تو بخشنے والا ہے میرے گناہ بخش دے، اور اے تواب! تو توبہ قبول کرنے والا ہے میری توبہ قبول فرما، اور اسی طرح دوسرے اسماء کے ساتھ بھی۔

اسماءِ حسنیٰ کے اصول، قواعد اور آداب

ابن ابی زید القیروانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولہ الاسماء الحسنی والصفات العلی" اور اسی (اللہ) کے لیے اسماءِ حسنی اور عالی صفات ہیں۔ [مقدمہ ابن ابی زید القیروانی مع الشرح: قطف الجنی الدانی: 9 ص 82]

اس کی شرح میں شیخ عبد المحسن العباد المدنی فرماتے ہیں:

☆ اللہ کے نام اور اس کی صفات علمِ غیب سے ہیں جن کے بارے میں نازل شدہ وحی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کے بغیر کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ اسماء (ناموں) اور صفات میں سے صرف اسی کا اثبات (واقرار) کرنا چاہیے جسے اللہ عزوجل نے اپنے لیے یا اس کے رسول نے اس (اللہ) کے لیے ثابت قرار دیا ہے۔ وہ صفات جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان کے لائق ہیں تاویلاتِ باطلہ، کیفیت (کے بارے میں سوال) اور تمثیل (مخلوق سے مثال دینا) کے بغیر، تحریف (بدل دینا) اور تعطیل (معطل قرار دینے) سے بچتے ہوئے (اور) ہر نازیبا چیز سے تنزیہ (بری الذمہ اور پاک ہونے) کا عقیدہ رکھتے ہوئے اقرار کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ ترجمہ: اس (اللہ) کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ [شوریٰ:11]

☆ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے، اللہ نے انہیں اسماءِ حسنیٰ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۔ ترجمہ: اور اللہ کے اسماءِ حسنیٰ (بہترین نام) ہیں، پس اسے ان (ناموں) کے ساتھ پکارو۔ [الاعراف: 180]

☆ اللہ کے اسماءِ حسنیٰ کا معنی یہ ہے کہ وہ (خوبصورتی میں) حسن کے بلند ترین اور اعلیٰ ترین مقام پر پہنچے ہوئے ہیں۔ انہیں صرف اچھے نام ہی نہیں کہا جاتا بلکہ اسماءِ حسنیٰ کہا جاتا ہے۔

☆ اللہ کے سارے نام مشتق (الفاظ وکلام سے نکالے گئے) ہیں جو کہ معانی پر دلالت کرتے ہیں اور اسی سے (اس کی) صفات ہیں۔ مثلاً: عزیز عزت پر، حلیم حکمت پر، کریم کرم پر، عظیم عظمت پر، لطیف لطف پر اور الرحمن الرحیم رحمت پر دلالت کرتے ہیں، اور یہی مفہوم دوسرے ناموں میں بھی ہے۔

☆ اللہ کے ناموں میں کوئی اسم جامد نہیں۔ بعض علماء نے جو اللہ کے ناموں میں "الدھر" شمار کیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کسی (خاص) تعداد میں محصور نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض نام ایسے ہیں جو اللہ عزوجل نے لوگوں کو بتائے ہیں اور بعض کو اپنے علم غیب میں رکھا ہے۔ [مسند احمد 391ح3712] ابن حجر نے اسے حسن اور شیخ البانی نے السلسلہ الصحیحہ (198,199) میں صحیح کہا ہے۔

رہی وہ حدیث جسے بخاری (2410,2736,7392) اور مسلم (2677) نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ننانوے (یعنی) ایک کم سو نام ہیں، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث اس تعداد (ننانوے) میں، اللہ کے ناموں کو منحصر کرنے کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ تو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ننانوے نام ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی یاد کر لے تو جنت میں داخل ہوگا۔ جیسے اگر کوئی کہے کہ میرے پاس سو کتابیں ہیں جنہیں میں طالب علموں کے لیے تیار کیا ہے تو یہ اس کی دلیل نہیں ہے کہ اس کے پاس سو سے زیادہ کتابیں نہیں ہیں۔ [شفاء العلیل۔ ابن القیم، ص:84)

ABM Workshops

☆ اللہ کے بعض نام ایسے ہیں جو دوسروں پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔(توبہ:128)۔ جن معانی پر یہ نام دلالت کرتے ہیں ان میں خالق مخلوق کے مشابہ نہیں اور نہ مخلوق خالق کے مشابہ ہے۔

☆ بعض ایسے نام ہیں جو صرف اللہ کے بارے میں کہے جاسکتے ہیں کسی دوسرے کے بارے میں یہ نام کہنا جائز نہیں۔ مثلاً: اللہ، الرحمن، الخالق، الباریٔ، الرازق اور الصمد وغیرہ۔

مشہور اسماءِ حسنیٰ کی فہرست- ایک جائزہ

☆ مشہور اسماء حسنی کی فہرست جو ولید بن مسلم کی روایت سے موجود ہے (ترمذی:3507) وہ سند پانچ بنیادوں پر (یعنی: تفرد، شاذ، مضطرب، مدلس اور مدرج ہونے کی وجہ سے) محدثین کے پاس قابلِ رد ہے۔

(دیکھیے: فتح الباری: تخریج حدیث: 6410، اس حدیث پر کلام کرنے والوں میں بغوی (شرح السنۃ:5/35)، بیہقی (الاسماء والصفات: ص19)، ابن کثیر (وللہ الاسماء الحسنی۔۔۔ کی تفسیر میں)، ابن حزم (المحلی لابن حزم:11/220)، ابن عثیمین (القواعد المثلی)، ابن القیم (مدارج السالکین:3/307)، ابن تیمیہ (مجموع الفتاوی: 6/379)، البانی (ضعیف الترمذی) رحمہم اللہ شامل ہیں)

☆ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھا کہ: یہ حدیث غریب ہے۔

☆ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسی کوئی حدیث صحیح نہیں جس میں اللہ کے سارے ناموں کو جمع کیا گیا ہے۔ (المحلی لابن حزم:11/220)

☆ شیخ عبدالمحسن العباد، شیخ علوی عبدالقادر السقاف، شیخ عبد الرزاق الرضوانی اور عبد اللہ صالح العضن اثابہم اللہ کی تحقیق کے مطابق اس روایت میں اکیس 21 ایسے نام اللہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں جس پر قرآن و صحیح حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے، نہ اسماءِ مطلقہ میں اور نہ ہی اسماء مقیدہ میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ وہ اکیس 21 نام یہ ہیں: (الخافض، المعز، المذل، العدل، الجليل، الباعث، المحصي، المبدئ، المعيد، المميت، الواجد، الماجد، الوالي، المقسط، المغني، المانع، الضار، النافع، الباقي، الرشيد، الصبور)۔

☆ شیخ محمد بن خلیفہ التمیمی اور شیخ عبد الرزاق الرضوانی اثابہما اللہ کے مطابق اس روایت میں آٹھ 8 ایسے نام ہیں جن کا تعلق اسماءِ مطلقہ میں سے نہیں ہے بلکہ اسماءِ مقیدہ یا اسماءِ مضافہ میں سے ہیں۔ وہ آٹھ نام یہ ہیں: (الرافع، المحيي، المنتقم، الجامع، النور، الهادي، البديع، ذوالجلال والاكرام)۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ ولید بن مسلم اثابہ اللہ کی روایت میں 21 ایسے نام اللہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں جس پر قرآن و صحیح حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے، نہ اسماءِ مطلقہ میں اور نہ ہی اسماءِ مقیدہ میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ اور 8 ایسے نام ہیں جن کا تعلق اسماءِ مطلقہ میں سے نہیں ہے بلکہ اسماءِ مقیدہ یا اسماء مضافہ میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

وہ اسماء جنہیں علماء کرام نے اسماء حسنیٰ میں شامل فرمایا

☆ شیخ ابن عثیمین اثابہ اللہ کے مطابق: 'العالم، الحافظ، المحیط، الحفی' بھی اسماءِ حسنی میں سے ہیں۔ (دیکھیے انہی کی کتاب: القواعد المثلی فی صفات اللہ واسمائہ الحسنیٰ)

☆ شیخ عبد المحسن عباد اثابہ اللہ کے مطابق 'الھادی، الحافظ، الکفیل، الغالب، المحیط' بھی اسماءِ حسنیٰ میں سے ہیں۔ (دیکھیے انہی کی کتاب: قطف الجنی الدانی)

☆ عبد اللہ صالح العضن اثابہ اللہ کے مطابق 'العالم، الھادی، المحیط، الحافظ، الحاسب' بھی اسماءِ حسنی میں سے ہیں۔ (دیکھیے انہی کی کتاب: اسماء اللہ الحسنی)

☆ شیخ علوی عبد القادر السقاف اثابہ اللہ کے مطابق 'الحافظ، المحیط، الھادی' بھی اسماءِ حسنیٰ میں سے ہیں۔ (دیکھیے انہی کی کتاب: صفات اللہ عزوجل الواردۃ فی الکتاب والسنۃ)

☆ شیخ محمد بن خلیفہ التمیمی اور شیخ عبد الرزاق الرضوانی اثابھما اللہ کی تحقیق کے مطابق اسماءِ مذکورہ (العالم، الحافظ، المحیط، الحفی، الھادی، الکفیل، الغالب، الحاسب) اسماءِ مقیدہ یا اسماءِ مضافہ میں سے ہیں نہ کہ اسماءِ مطلقہ میں سے۔ (معتقد اھل السنۃ والجماعۃ فی اسماء اللہ الحسنی- شیخ محمد بن خلیفہ التمیمی، اسماء الحسنی الثابتۃ فی الکتاب والسنۃ- شیخ عبد الرزاق الرضوانی)

اسماء وصفات کے معنوں میں تدبر اور غور کرنے کے فائدے

۱۔ اللہ کا چہرہ قیامت کے دن دیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور ایمان و عمل، دعوت، اصلاح اور صبر پر قائم رہنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ دعوتی میدان میں غیر مسلم حضرات کو اللہ کا تعارف پیش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۳۔ مسلم اور غیر مسلم کے اندر اللہ کی عظمت کا احساس اور شعور پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ ایمان کی زیادتی اور تر و تازگی نصیب ہوتی ہے۔

ABM Workshops

۵۔ اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

٦۔ ظاہری اور باطنی طور پر اللہ کا خوف و خشیت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔

۷۔ اسماء وصفات کا صحیح علم شعور کے ساتھ عقائد، عبادات اور معاملات کے سدھار کے لیے مدد کرتا ہے۔

۸۔ آزمائشوں میں ثابت قدمی اور ظلم سے اپنے آپ کو بچانے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے، خوف وامید، توکل اور دیگر خصائلِ حمیدہ اور اعمالِ صالحہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اللہ کی نافرمانی کرنے میں حیا آتی ہے اور اللہ کے احکام پر عمل، اس کے نفاذ کا جذبہ اور ادب پیدا ہوتا ہے۔

۱۱۔ اپنے عیبوں کی اصلاح پر نظر ہوتی ہے۔

40. **199 اسماءِ حسنیٰ کی فہرست:**

شمار	اسماء حسنیٰ	ترجمہ	حوالہ جات
1.	الرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان	55:1
2.	الرَّحِيْمُ	نہایت رحم کرنے والا	41:2
3.	المَلِكُ	بادشاہ	59:23
4.	القُدُّوْسُ	نہایت پاک	59:23
5.	السَّلَامُ	سلامتی دینے والا/ عیبوں سے پاک	59:23
6.	المُؤْمِنُ	امن دینے والا	59:23
7.	المُهَيْمِنُ	نگہبان/غالب	59:23
8.	العَزِيْزُ	غالب	59:23
9.	الجَبَّارُ	زور آور/زبردست	59:23
10.	المُتَكَبِّرُ	بڑائی والا	59:23
11.	الخَالِقُ	پیدا کرنے والا	59:24
12.	البَارِئُ	وجود بخشنے والا	59:24
13.	المُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	59:24
14.	الأَوَّلُ	اول	57:3

ABM Workshops

15.	الآخِرُ	آخر	57:3
16.	الظَّاهِرُ	سب سے اونچا جس پر کوئی نہیں	57:3
17.	البَاطِنُ	باطن	57:3
18.	السَّمِيْعُ	سننے والا	42:11
19.	البَصِيْرُ	دیکھنے والا	42:11
20.	المَوْلٰى	مالک اور مددگار	8:40
21.	النَّصِيْرُ	بہت مدد کرنے والا	8:40
22.	العَفُوُّ	در گزر کرنے والا/معاف کرنے والا	4:149
23.	القَدِيْرُ	قدرت والا	4:149
24.	اللَّطِيْفُ	باریک بیں/لطف و کرم والا	67:14
25.	الخَبِيْرُ	بڑا باخبر	67:14
26.	الوِتْرُ	اکیلا	بخاری:6410
27.	الجَمِيْلُ	حسن والا	مسلم:91
28.	الحَيِيُّ	باحیا	ابوداؤد:4012
29.	السِّتِّيْرُ	پردہ ڈالنے والا	ابوداؤد:4012
30.	الكَبِيْرُ	کبریائی والا	13:9
31.	المُتَعَالُ	بلند	13:9
32.	الوَاحِدُ	ایک	13:16
33.	القَهَّارُ	غلبہ والا	13:16
34.	الحَقُّ	حق	24:25
35.	المُبِيْنُ	واضح کرنے والا	24:25
36.	القَوِيُّ	طاقتور	11:66
37.	المَتِيْنُ	زور آور	51:58
38.	الحَيُّ	زندہ	20:111

ABM Workshops

39.	القَيُّوْمُ	جو خود قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھا ہوا ہے	20:111
40.	العَلِيُّ	بلند	42:4
41.	العَظِيْمُ	عظمت والا	42:4
42.	الشَّكُوْرُ	قدر دان	35:30
43.	الحَلِيْمُ	بردبار	2:225
44.	الوَاسِعُ	کشادہ	2:115
45.	العَلِيْمُ	باخبر	2:115
46.	التَّوَّابُ	بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا	2:37
47.	الحَكِيْمُ	نہایت حکمت والا	2:129
48.	الغَنِيُّ	بے نیاز	6:133
49.	الكَرِيْمُ	کرم کرنے والا	82:6
50.	الأَحَدُ	یکتا	112:1
51.	الصَّمَدُ	بے نیاز	112:2
52.	القَرِيْبُ	قریب	11:61
53.	المُجِيْبُ	قبول کرنے والا/جواب دینے والا	11:61
54.	الغَفُوْرُ	بخشنے والا	85:14
55.	الوَدُوْدُ	محبت کرنے والا	85:14
56.	الوَلِيُّ	قریب/مددگار	42:28
57.	الحَمِيْدُ	تعریفوں والا	42:28
58.	الحَفِيْظُ	حفاظت کرنے والا	34:21
59.	المَجِيْدُ	بڑی شان والا	11:73
60.	الفَتَّاحُ	بند کھولنے والا/بگڑی بنانے والا	34:26
61.	الشَّهِيْدُ	گواہ	34:47
62.	المُقَدِّمُ	آگے کرنے والا	بخاری:1120

ABM Workshops

.63	المُؤَخِّرُ	پیچھے کرنے والا	بخاری:1120
.64	المَلِيْكُ	بادشاہ	54:55
.65	المُقْتَدِرُ	اقتدار والا	54:55
.66	المُسَعِّرُ	قیمتوں کو طئے کرنے والا	ابوداؤد:3451
.67	القَابِضُ	تنگی سے رزق دینے والا	ابوداؤد:3451
.68	البَاسِطُ	کشادگی عطا کرنے والا	ابوداؤد:3451
.69	الرَّازِقُ	رزق دینے والا	ابوداؤد:3451
.70	القَاهِرُ	غالب/زبردست	6:18
.71	الدَّيَّانُ	بدلہ دینے والا	رواه البخاري معلقا قبل حديث:7481
.72	الشَّاكِرُ	قدردان	2:158
.73	المَنَّانُ	بندہ نواز/نوازنے والا	ابوداؤد:1495
.74	القَادِرُ	قدرت رکھنے والا	6:65
.75	الخَلَّاقُ	پیدا کرنے والا	36:81
.76	المَالِكُ	مالک	3:26
.77	الرَّزَّاقُ	رزق دینے والا/داتا	51:58
.78	الوَكِيْلُ	کارساز	3:173
.79	الرَّقِيْبُ	نگہبان	5:117
.80	المُحْسِنُ	احسان کرنے والا	صحیح الجامع:1824
.81	الحَسِيْبُ	نگران/حساب لینے والا/کافی	4:86
.82	الشَّافِيْ	شفاء دینے والا	بخاری:5675
.83	الرَّفِيْقُ	نرمی کرنے والا	مسلم:2593
.84	المُعْطِيْ	عطا کرنے والا/داتا	بخاری:3116
.85	المُقِيْتُ	سب کو غذا دینے والا	4:85

ABM Workshops

.86	السَّيِّدُ	سردار	ابوداؤد:4806
.87	الطَّيِّبُ	پاک	مسلم:1015
.88	الحَكَمُ	فیصلہ کرنے والا	ابوداؤد:4955
.89	الأَكْرَمُ	خوب عطا کرنے والا/ معزز	96:3
.90	البَرُّ	خوب رحم و کرم والا/بڑا محسن	52:28
.91	الغَفَّارُ	بڑا بخشنے والا	38:66
.92	الرَّءُوْفُ	شفقت ورحم کرنے والا	24:20
.93	الوَهَّابُ	بڑا عطا کرنے والا/داتا	3:8
.94	الجَوَادُ	خوب دینے والا	صحیح الجامع:1744
.95	السُّبُّوْحُ	بے عیب	مسلم:487
.96	الوَارِثُ	حقیقی مالک	15:23
.97	الرَّبُّ	پالنہار/رب/پروردگار	36:58
.98	الأَعْلٰى	بلند	87:1
.99	الإِلٰهُ	حقیقی معبود	2:163

.41 دین میں شہادتین(لا إله إلا الله محمد رسول الله) کا کیا درجہ ہے؟

کوئی بھی بندہ شہادتین کے بغیر دین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ)"مؤمن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔"(النور:62)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:(أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)

"مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک لوگ اس بات کی شہادت نہ دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"(صحیح بخاری:25، صحیح مسلم:3100)

ملاحظہ فرمائیں: جامع العلوم والحکم: 1/ 228

42. کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی شرطیں

کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار اس کے شروط کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کلمہ کا اقرار بے سود ہے۔ اور یہ شروط مندرجہ ذیل ہیں:

1) علم

یعنی لا الٰہ الا اللہ کا علم حاصل کرنا اور جہالت سے دور رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ۔ (1)

ترجمہ: سو (اے نبی!) آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (2)

ترجمہ: جو شخص مر جائے اس حال میں کہ وہ جانتا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ کیا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

2) یقین:

اس کلمہ کے معنی اور مفہوم پر پختہ یقین رکھنا، اور شک وشبہ سے بالکل دور رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا)۔(3)

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔(4)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جو بندہ ان دونوں شہادتوں کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے جن میں کوئی شک نہ کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

3) اخلاص:

اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کا اقرار کرنا، اور شرک سے دور رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ۔ (5)

ترجمہ: اور انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا کہ دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے، یکسو ہو کر صرف اللہ کی عبادت کریں۔

ABM Workshops

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ۔ (6)

ترجمہ: لوگوں میں میری شفاعت کا سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جس نے اپنے خلوصِ دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔

4) صدق:

اس کلمہ کا اقرار سچے دل سے کرنا، جھوٹ اور نفاق سے دور رہنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا آمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ. وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکَاذِبِیْنَ)۔ (7)

ترجمہ: کیالوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ " ہم ایمان لائے ہیں " ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟! ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (8)

ترجمہ: جو شخص مر جائے اس حال میں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی سچے دل سے گواہی دیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

5) محبت:

اس کلمہ کے تقاضوں سے محبت کرنا، اور بغض اور نفرت سے دور رہنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ)۔ (9)

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ : مَنْ كَانَ اللهُ وَ رَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَمَنْ كَانَ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔ (10)

ترجمہ: تین چیزیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس پالی : ۱۔ جس کو اللہ اور اس کے رسول ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں ۔۲۔ وہ شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے محبت کرے ۔۳۔ وہ شخص جس کو اللہ نے کفر سے بچالیا ہے وہ دوبارہ کفر میں لوٹنا ویسا ہی ناپسند کرتا ہے جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا اس کو ناپسند ہے۔

6) اطاعت:

اس کلمہ کے مطابق اللہ کی اطاعت کرنا، اور نافرمانی سے دور رہنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى) ۔ (11)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکو کار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔

7) قبول:

قول اور فعل سے اس کلمہ کے تقاضے کو قبول کرنا، اور انکار سے دور رہنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ. وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ) ۔ (12)

ترجمہ: یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ " اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں " تو یہ سرکشی کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں ؟!

قال الشيخ حافظ الحكمي في منظومته سلم الوصول:

العلم واليقين والقبـــول ***** والانقياد فادر ما أقول

والصدق والإخلاص والمحبة ***** وفقك الله لما أحبــه

8) شرک کا انکار کرنا:

یعنی توحید کے اقرار کے ساتھ شرک کا انکار کرنا بھی ضروری ہے:

اللہ تعالی نے فرمایا: (فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ) ۔ (13)

ترجمہ: پس جو شخص طاغوت (شرک) کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے ایسے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا، اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔ (14)

ترجمہ: جو شخص [لا الہ الا اللہ] کہے اور اللہ کے سوا ہر چیز کی عبادت کا انکار کرے تو اس کا مال، اور اس کی جان (اسلام کے نزدیک) محفوظ ہے، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

9) اسلام پر موت آنا

اللہ تعالی نے فرمایا: وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ . (15)

تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ." (16)

ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

(1) محمد:19،(2) مسلم:26،(3) الحجرات:15،(4) مسلم:27،(5) البینہ:5،(6) بخاری:99،(7) العنکبوت:2-3،(8) السلسلۃ الصحیحہ: 5/348،(9) البقرۃ:165،(10) متفق علیہ، بخاری:21، مسلم:43،(11) لقمان:22،(12) الصافات: 35-36،(13) البقرۃ:256 (14) مسلم:23، (15) آل عمران:102، (16) صحیح بخاری:3208

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلی علم الأصول: 518-524

43. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ کی شہادت کا کیا مطلب ہے؟

محمد رسول اللہ کی شہادت کا مطلب ہے کہ زبان سے اقرار کے ساتھ قلب کی گہرائیوں سے پختہ تصدیق کرنا کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ سارے عالم یعنی تمام انسانوں اور جنوں کے لیے بھی رسول ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (٤٥) وَدَاعِيًا إِلَى اللَّـهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا (٤٦))"اے نبی! ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے ،ڈرانے والے، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ ہیں"۔(1)

چنانچہ آپ نے ماضی میں گذرے واقعات کی جو خبر دی ہے اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات واخبار کے بارے میں جو پیشگوئی کی ہے، سب کی تصدیق کرنا، نیز آپ نے جن امور کو حلال کیا ہے انہیں حلال سمجھنا، اور جن امور کو حرام کیا ہے انہیں حرام سمجھنا، آپ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے انہیں بجالانے کے لیے سر اطاعت خم کرنا، اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا، آپ کی لائی ہوئی شریعت کی خلوت اور جلوت میں اتباع کرنا، آپ کی سنت کا التزام کرنا نیز آپ کے ہر فیصلہ کو برضاورغبت تسلیم کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور آپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے، اس لیے کہ آپ اللہ تعالی کا پیغام ورسالت امت تک پہنچانے والے ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلایا جب تک آپ کے ذریعہ دین کی تکمیل نہ کرلی، اور سارے احکام کو واضح طور پ لوگوں کو پہنچانہ دیا، آپ اپنی امت کو روشن شاہراہ پر چھوڑ کر گئے، جس کی رات بھی دن کے برابر ہے، اس شاہراہ سے ہٹنے والا بد نصیب ہلاک ہونے والا ہی ہو گا۔(2)

بالفاظ دیگر نبی ﷺ پر ایمان کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے:

طاعته فيما أمر، وتصديقه فيما أخبر، واجتناب ما نهى عنه وزجر، وأن لا يعبد الله إلا بما شرع.

ترجمہ: وہ جس بات کا حکم دیں اس کی اطاعت کرنا، وہ جس بات کی خبر دیں اس کی تصدیق کرنا، وہ جس بات سے منع کریں یاڈرائیں اس سے رک جانا، اور اسی طرح اللہ کی عبادت کرنا جیسا کہ انہوں نے مشروع کیا۔

(1) الأحزاب:45-46

(2) یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے:"قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك"(سنن ابن ماجہ :43، صحیح)

ملاحظہ فرمائیں: الاصول الثلاثۃ- شیخ محمد بن عبد الوہاب صفحہ 9

44. اللہ نے انسانوں کو کس لیے پیدا کیا؟

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو صرف اپنی ہی عبادت کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: سورۃ الذاریات:56

45. عبادت کا مطلب کیا ہے؟

اللہ کے ہر پسندیدہ قول و فعل کو چاہے وہ ظاہری ہو یا باطنی (اخلاصِ نیت کے ساتھ شریعت کے مطابق بجالانے کو) "عبادت" کہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: العبودیہ - ابن تیمیہ: صفحہ 44

46. عبادت کی کتنی قسمیں ہیں؟

عبادت کی چار قسمیں ہیں:

قلبی عبادت جیسے: توکل، محبت، خوف، امید

قولی عبادت جیسے: مانگنا، مدد طلب کرنا، پناہ طلب کرنا، توبہ واستغفار کرنا، قسم کھانا وغیرہ

فعلی عبادت جیسے: قیام، رکوع، سجدہ، نماز، طواف وغیرہ

مالی عبادت جیسے: زکاۃ، نذر و نیاز، قربانی وغیرہ

عبادت کی ایک اور تقسیم کی گئی ہے: عبادت محضہ اور عبادت غیر محضہ

ملاحظہ فرمائیں: تجرید التوحید المفید للمقریزی: ص117

47. ملائکہ پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟

ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے ان کے وجود کا پختہ اقرار کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ کی مخلوقات میں سے ایک تابعدار اور غیر معبود مخلوق ہے: (بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ (٢٦) لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ (٢٧))

"وہ اللہ کے مکرم بندے ہیں، وہ اللہ سے آگے بڑھ کر نہیں بات کرتے، اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں"۔(1)

(لَّا يَعْصُونَ اللَّـهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ) "وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم ملتا ہے وہی کرتے ہیں"۔(2)

ABM Workshops

(لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ (١٩) يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ (٢٠)) "وہ اللہ تعالی کی عبادت سے ناک بھوں نہیں چڑھاتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں، وہ رات دن تسبیح کرتے رہتے ہیں اور کمزور نہیں ہوتے "۔

(3) مطلب یہ کہ نہ ہی اکتاتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

(1)الانبیاء:26-27

(2)التحریم:6

(3)الانبیاء:19-20

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول-حافظ الحکمی: ص808، نبذة في العقيدة الاسلامية- شیخ ابن عثیمین: 31-36۔

48. اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

اللہ تعالی کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس بات کی غیر متزلزل تصدیق کرے کہ تمام کتابیں اللہ کے پاس سے اتاری گئی ہیں، اور اللہ تعالی نے ان کتابوں کے ذریعہ حقیقی معنوں میں کلام فرمایاہے۔ بعض کلام قاصد فرشتہ کے توسط کے بغیر پردہ کے آڑ سے سنا گیا ہے، اور بعض کلام کا ملائکہ نے رسول تک پہنچایا ہے، اور بعض کلام کو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:(وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّـهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ) "کسی بشر کی شان نہیں کہ اللہ تعالی اس سے کلام کرے، البتہ وحی کے ذریعہ، یا پردہ کے آڑ سے کلام کرتا ہے، یا کسی قاصد کو بھیجتا ہے، جو اس کے حکم سے، اس کی مشیت کے مطابق وحی کرتا ہے"۔(1)

اللہ نے موسی علیہ السلام سے کہا:(إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي) "میں نے آپ کو لوگوں پر امتیاز دیا پیغمبری اور اپنی ہمکلامی کے ذریعہ"،(2) (وَكَلَّمَ اللَّـهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا) "اللہ تعالی نے موسی سے کلام کیا"(3)۔

اللہ تعالی نے بعض کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس کی دلیل یہ آیت ہے:(وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ)"اور ہم نے موسی کے لیے تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت لکھ دی، اور ہر چیز کی تفصیل بھی"۔(4)

حدیث میں اس طرح وارد ہے: وخطَّ لَكَ التَّوراةَ بيدِهِ۔(5)

اللہ نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں کہا:(وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ) "اور ہم نے انہیں انجیل دی"۔(6)

(وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا) "اور ہم نے داوٗد کو زبور دی"۔(7)

نیز فرمایا:(وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (١٩٢) نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (١٩٣) عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (١٩٤) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ (١٩٥)) "یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے، اسے روح امین نے آپ کے دل پر اتارا ہے، تاکہ آپ ڈرائیں فصیح عربی زبان میں"۔(8)

(1)الشوری:51 (2)الاعراف:144 (3)النساء:164 (4)الاعراف:145 ،(5) سنن ابی داوٗد: 4701، صحیح(6)المائدہ:46 (7)النساء: 163

(8)الشعراء:192-195

ملاحظہ فرمائیں: أعلام السنة المنشورة-حافظ الحکمی: 90 – 93 ،شرح الأصول الثلاثة - شیخ ابن عثیمین 91،92۔

.49 ایمان بالرسل (رسولوں پر ایمان لانے) کا کیا مطلب ہے؟

ایمان بالرسل کا مطلب اس امر کا پختہ یقین و تصدیق کرنا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر امت میں انہیں میں سے کسی نہ کسی کو رسول بنا کر بھیجا، جو ان کو صرف اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے تھے، اور غیر اللہ کی عبادت سے روکتے تھے، اور یہ کہ وہ سب کے سب سچے، نیک، راشد، کریم، متقی، امانتدار، ہدایت یافتہ اور ہدایت کا راستہ بتانے والے تھے، اور ظاہری نشانیوں اور معجزات کے ذریعہ اللہ تعالی نے ان کی تائید کی تھی، اور یہ کہ انہوں نے اپنی امتوں کو اللہ کی ساری باتیں پہنچادی، نہ کچھ چھپایا، نہ بدلا، نہ اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا اور نہ کچھ کم کیا۔(فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ) "رسولوں کی ذمہ داری صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے"۔(1) اور یہ کہ وہ سب کے سب واضح حق شاہراہ پر تھے، اور یہ کہ اللہ تعالی نے جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اسی طرح نبی کریم ﷺ کو بھی خلیل بنایا، موسی علیہ السلام سے کلام کیا، اور ادریس علیہ السلام کو بلند مقام عطا کیا، اور یہ کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ اور روح ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کے رحم میں ڈالی تھی، اور یہ کہ اللہ نے بعض کو بعض امور میں فضلیت دی اور بعض کے درجات کو بلند کیا۔

(1)النحل:35

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول–حافظ الحکمی:830، أعلام السنة المنشورة-حافظ الحکمی: 97- 102 ،شرح الأصول الثلاثة - شیخ ابن عثیمین: 95، 96 ،نبذة في العقیدة الاسلامیہ– شیخ ابن عثیمین:39 -45۔

.50 قرآن میں کتنے رسولوں کا ذکر آیا ہے؟

قرآن میں 25 رسولوں اور نبیوں کا ذکر آیا ہے(1): آدم، نوح، ادریس، ہود، صالح، لوط، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، شعیب، ایوب، ذوالکفل، یونس، موسی، ہارون، الیاس، الیسع، داوٗد، سلیمان، زکریا، یحی، عیسی علیہم السلام، اور محمد ﷺ اور "اسباط"(2) کا ذکر اجمالا آیا ہے۔

(1)النساء: 163- 164 ،انعام:82-86

(2)اسباط سے مراد حضرت اسحاق اور یعقوب علیہا اسلام کی اولاد میں سے ہیں جو منصب نبوت پر فائز کئے گئے۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر ابن کثیر: 2/469۔

51. اولوا العزم رسول کون ہیں؟

اولوا العزم رسول پانچ ہیں۔ نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ۔

قرآن میں دو جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ پہلی جگہ سورہ احزاب کی اس آیت میں: (وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ) "جب ہم نے نبیوں سے عہد وپیمان لیا، اور آپ سے بھی اور نوح اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی کی"۔(1)

دوسری جگہ سورہ شوریٰ کی اس آیت میں: (شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ) "اللہ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا جس کی وصیت نوح کو کی تھی، اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی، وہ یہ کہ اس دین کو قائم کریں اور اس میں تفرقہ بازی نہ کریں"۔(2)

(1) الاحزاب:7، (2) الشوریٰ:13

ملاحظہ فرمائیں: اس عقیدے پر لکھی گئی کتابوں کا حوالہ

52. خاتم النبیین کون ہیں؟

خاتم النبیین محمد ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ) "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، ہاں! وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"۔(1)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (إنه سيكون بعدی كذابون ثلاثون كلهم يدعی أنه نبی و أنا خاتم النبيين و لا نبی بعدی) "عنقریب میرے بعد تیس (30) جھوٹے نبی ہونگے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حلانکہ میں خاتم النبیین ہوں، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔(2)

صحیح بخاری کی روایت میں نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبی بعدي) "کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ مجھ سے تمہارا درجہ وہی ہو جو ہارون کا موسیٰ سے تھا؟ فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔(3)

ABM Workshops

نیز نبی ﷺ نے دجال والی حدیث میں فرمایا:(وأنا خاتم النبيين لا نبی بعدي)"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نہیں"۔(4)

(1)الاحزاب:40

(2)سنن ترمذی: 2219، سنن ابوداؤد: 4252

(3) صحیح بخاری:4416

(4)سنن ترمذی:2219

ملاحظہ فرمائیں: فسیر طبری:20/278، تفسیر ابن کثیر:6/428-429۔

.53 دوسرے انبیاء کے مقابلہ میں ہمارے نبی ﷺ کی کیا خصوصیات ہیں؟

آپ ﷺ کی خصوصیات بہت ساری ہیں جس پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔

چند خصوصیتوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

(1) آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:(وأنا خاتم النبيين لا نبی بعدي)"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔(1)

(2) آپ کا تمام اولاد آدم کا سردار ہونا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(أنا سيد ولد آدم ولا فخر)"میں اولاد آدم کا سردار ہوں، اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں"۔(2)

(3) آپ جن وانس سب کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:(تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا)" بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے "۔(3)

(1)سنن ترمذی:2219 (2)ترمذی:3148،ابن ماجہ:4363،(3)الفرقان:1

ملاحظہ فرمائیں: بداية السول في تفضيل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم-عزالدین عبدالسلام، غاية السول في خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم –سراج الدین ابن ملقن، الخصائص الکبری-امام جلال الدین سیوطی، خصائص المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بین الغلو والجفاء- الصادق بن محمد بن إبراهيم۔

.54 انبیاء کرام کے معجزات کیا ہوتے ہیں؟

معجزات ایسے خلاف عادات امور کو کہتے ہیں جن سے مقصود چیلینج ہو، اور کوئی شخص اس چیلینج کو قبول نہ کرسکے۔

اور یہ معجزات یاتو حسی ہوتے ہیں کہ آنکھ سے دیکھے جائیں یا کان سے سنے جائیں، مثلاً چٹان سے اونٹنی کا نکلنا، عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا، اور جمادات کا کلام کرنا وغیرہ۔ یا معنوی ہوتے ہیں کہ جن کا مشاہدہ عقل وبصیرت کرے جیسے معجزہ قرآن۔

اور ہمارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو دونوں قسم کے معجزات دیئے گئے، جو معجزہ بھی کسی دوسرے نبی کو دیا گیا اس قسم کا اس سے بڑا معجزہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو دیا گیا۔

حسی معجزات میں چاند کا ٹکڑے ہونا، کھجور کے تنے کا رونا، آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کا چشمہ جاری ہونا اور کھانے کا تسبیح پڑھنا وغیرہ، جو متواتر احادیث واخبار سے ثابت ہیں، لیکن دوسرے انبیاء کے معجزات کی طرح نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بھی عام معجزات زمانے کے ساتھ ساتھ ختم ہوگئے، اور ان کا صرف ذکر باقی رہا، اور جو دائمی اور قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے وہ قرآن مجید ہے جس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوسکتے، (لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ) "باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، یہ حکیم وحمید کا نازل کردہ ہے"۔(فصلت:42)

ملاحظہ فرمائیں: معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم-حافظ ابن کثیر (جو البدایہ والنہایہ کا ایک حصہ ہے)، کتاب معجزات الأنبياء- شیخ عبد المنعم الھاشمي، معجزات الأنبياء والمرسلين-سید مبارک۔

55. اعجاز قرآن کی کیا دلیل ہے؟

اعجاز قرآن کی دلیل یہ ہے کہ قرآن بیس سال (20) سال سے زائد عرصہ تک نازل ہوتا رہا اور ان لوگوں کو چیلینج کرتا رہا جو تاریخ انسانیت میں سب سے فصیح اور قادر الکلامی میں سب سے اعلی تھے:

(فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ) "اگر یہ سچے ہیں تو قرآن کی طرح ایک بات ہی بنا کر لے آئیں"۔(1)

(قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ)"آپ چیلنج کردیجئے کہ تم قرآن کی مثل گھڑ کر دس سورتیں لے آو"۔(2)

(قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ)"آپ کہدیجئے قرآن کے مثل ایک سورہ ہی لے آو"۔(3)

اس کے باوجود وہ نہیں لاسکے، اور نہ ہی لانے کا ارادہ کیا حالانکہ وہ قرآن کے رد کے لیے ہر ممکن حربہ استعمال کرتے تھے، جب کہ قرآن کے حروف وکلمات وہی تھے جن کے ذریعہ وہ آپس میں کلام کرتے تھے، اور آپس میں مقابلہ آرائی کرتے تھے، اور ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے، یہی نہیں، بلکہ قرآن نے اپنے اعجاز اور ان کی عاجزی ودرماندگی اور سارے جن وانس کی عاجزی کا ان الفاظ میں اعلان کردیا:

(قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا)"آپ اعلان کردیجئے !اگر سارے انسان وجن اس بات پر متفق ہوجائیں کہ اس قرآن جیسا کلام لے آئیں گے، تووہ نہیں لاسکتے، اگرچہ وہ اس کام کے لیے ایک دوسرے کی مدد ونصرت کے ساتھ ساری کوشش صرف کردیں۔"(4)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:(ما من الأنبياء من نبي إلا وقد أعطى من الآيات ما مثله آمن عليه البشر وإنما كان الذى اوتيت وحيا أوحي الله إلى فأرجو أن أكون أكثرهم تابعا يوم القيامة) "کوئی نبی نہیں گذرا مگر اسے معجزات میں اتنا دیا گیا جس پر انسان ایمان لاسکے، اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ قرآن ہے جو اللہ تعالی نے میرے پاس وحی کی ہے، اور مجھے امید ہے کہ میرے پیروکار قیامت کے دن سب سے زیادہ ہوں گے"۔(5) علماء نے اعجاز قرآن کے اقسام پر الفاظ، معانی، اخبار ماضیہ اور آئندہ آنے والے غیب کی پیشن گوئی، غرض کہ ہر اعتبار سے کتابیں لکھی ہیں، تاہم اعجاز قرآن کا وہ اتنا ہی حصہ بیان کرسکے جتنا کہ چڑیا چونچ مار کر سمندر سے پانی اٹھاتی ہے۔ (1)طور:34 (2)ہود:13 (3)یونس:38 (4)الاسراء:88 (5)بخاری:4981، مسلم:152 ملاحظہ فرمائیں: البرهان-زرکشي، الإتقان سيوطي، مناهل في علوم القرآن- محمد الزرقاني، مباحث في علوم القرآن للقطان۔	
یوم آخرت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟ یوم آخرت پر ایمان کا مطلب ہے کہ اس کے لامحالہ واقع ہونے پر پختہ یقین و تصدیق کرنا اور اس کے مقتضی پر عمل کرنا، اور اس پر ایمان لانے میں قیامت کی علامتوں اور نشانیوں پر ایمان بھی داخل ہے، جو ہر حال میں قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہوں گے۔ نیز موت اور مرنے کے بعد فتنۂ قبر، اور قبر کا عذاب اور اس کی نعمت بھی اس میں شامل ہے، اور یہ امور بھی داخل ہیں کہ صور پھونکا جائے گا، تمام مخلوق قبروں سے اٹھے گی قیامت کا موقف بھیانک وخوفناک ہوگا، محشر اپنی تفصیلات کے ساتھ بپا ہوگا، سب کہ نامہ اعمال دیے جائیں گے، میزان قائم ہوگا، پل صراط پر سے سب کو گذرنا ہوگا، اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو شفاعت کبری اور حوض کوثر دیا جائے گا، مؤمنین جنت کی نعمتوں سے نوازے جائیں گے، جن میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہوگا، کافروں کو جہنم میں سزا دی جائے گی، اور سب سے سخت سزا اللہ تعالی کا دیدار سے ان کی محرومی ہوگی۔ ملاحظہ فرمائیں: اصول الایمان في ضوء الكتاب والسنة: ص:209- 239، نبذة في العقيدة الاسلامية- شیخ ابن عثیمین:46-62۔	.56
جنت اور جہنم پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ جنت اور جہنم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس امر کی پختہ، مضبوط اور غیر متزلزل تصدیق کرے کہ جنت و جہنم دونوں تیار کی ہوئی موجود ہیں، اور دونوں اللہ کے حکم سے ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی فنا نہ ہوں گی، ساتھ ہی ساتھ جنت میں ملنے والی تمام نعمتوں اور جہنم میں پہنچنے والے سارے عذابوں پر بھی یقین رکھے۔ ملاحظہ فرمائیں: التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة- شمس الدين القرطبي وفات 671، اصول الایمان في ضوء الكتاب والسنة: ص:238- 240۔	.57
آخرت میں مؤمنین اپنے رب کو دیکھیں گے، اس کی کیا دلیل ہے؟	.58

ارشاد الٰہی ہے:(وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۔ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)"کتنے چہرے اس دن بارونق ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے"۔(1)

(لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ)"جن لوگوں نے نیک کام کئے ان کے لیے خیر (جنت) ہے اور "زیادہ" یعنی اپنے رب کا دیدار بھی"۔(2)

اللہ تعالی نے کافروں کے بارے میں فرمایا:(كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ)"ہر گز نہیں! یہ لوگ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم کر دیئے جائیں گے"۔(3)

جب اللہ تعالی اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کرے گا تو اپنے دوستوں کو محروم نہیں کرے گا۔

بخاری و مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کی نظر چودھویں رات کے چاند پر پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا:(إنكم سترون ربكم عيانا كما ترون هذا ، لا تضامون في رؤيته.) "عنقریب تم اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھو گے، جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل نہیں ہوگی"۔(4)

اس حدیث میں "رؤیت رب کو" "رؤیت قمر" سے تشبیہ دی گئی ہے، نہ کہ ذات باری تعالی کو قمر سے۔

کیونکہ اللہ تعالی اپنی ذات وصفات میں کسی بھی مخلوق کی مشابہت سے منزہ وپاک ہے، اسی طرح نبی ﷺ کا کلام بھی اس قبیل کی تشبیہ دینے سے پاک ہے کیونکہ وہ ساری کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالی کو جاننے والے تھے۔

صحیح مسلم میں صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:(فيكشف الحجاب فما أعطوا شيئا أحب إليهم من النظر إلى ربهم عزوجل)"پھر جب اللہ تعالی حجاب ہٹالے گا، جنتیوں کو اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر محبوب جنت کی کوئی چیز نہیں"۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:(لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ) (5)"جن لوگوں نے نیک اعمال کئے ان کے لیے "حسنی" یعنی (جنت) ہے اور "زیادہ" (رب کا دیدار) بھی"۔(6)

اس موضوع پر بکثرت صحیح وصریح احادیث آئی ہیں جن میں 45 حدیثیں تیس سے زائد صحابیوں سے مروی ہیں جو معارج القبول شرح سلم الوصول میں ذکر کی گئی ہیں، جو شخص دیدار الہی کا انکار کرے گا، وہ کتاب اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ذریعہ بھیجی ہوئی شریعت کا منکر ہوگا، اور ایسا شخص ضرور ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے:(كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ) "ہر گز نہیں وہ ضرور اپنے رب کے دیدار سے اس دن محروم کر دیئے جائیں گے"۔(7)

(1)القیامہ:22-23 (2)یونس:26 (3)المطففین:15(4)بخاری: 7434 ،(5)یونس:26 (6) مسلم:،ترمذی:2552 (7)المطففین:15

ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ: 1 / 209 ، التذکرۃ بأحوال الموتی وأمور الآخرۃ - شمس الدین القرطبي ، أعلام السنۃ المنشورۃ - شیخ حافظ الحکمي ص141	
شفاعت پر ایمان لانے کی کیا دلیل ہے؟ اور کب کس کی شفاعت کس کے لیے ہو گی؟ • اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں متعدد جگہوں پر شفاعت کا اثبات بھاری قیود کے ساتھ کیا ہے، اور یہ بتایا ہے کہ شفاعت کا حق صرف اللہ تعالی ہی کو حاصل ہے، اس میں کسی کو ادنی قسم کا اختیار نہیں۔ ارشاد ربانی ہے: (قُل لِّلَّـهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا) "آپ کہہ دیجئے! ساری شفاعت کا حق اللہ تعالی ہی کو حاصل ہے"۔(1) • رہا یہ سوال کہ شفاعت کب ہو گی؟ تو اللہ تعالی نے یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں ہو گی۔ ارشاد الہی ہے: (مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ) "کون ہے جو اللہ کے اذن کے بغیر اس کے پاس شفاعت کرے؟"۔(2) (مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ) "اللہ کے اذن سے پہلے کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکے گا"۔(3) (وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّـهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ) "آسمان میں کتنے ملائکہ ہیں جن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں دے گی، مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالی جس کے لیے چاہے اجازت دیدے اور اس کے لیے شفاعت کرنے سے راضی ہو"۔(4) (وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ) "اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کسی کے لیے کام نہیں آتی مگر اس کے لیے جس کی نسبت وہ اجازت دیدے"۔(5) • رہا یہ سوال کہ شفاعت کون لوگ کریں گے؟ تو جس طرح اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ اس کے اذن سے پہلے کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا، اسی طرح یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اس کا اذن اس کے محبوب و مختار اولیاء کو ملے گا۔ ارشاد ہے: (لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَـٰنُ وَقَالَ صَوَابًا) "وہاں کوئی شفاعت کا اختیار نہیں رکھے گا مگر ہاں! رحمن جس کو بولنے کا اذن دیدے، اور وہ بات بھی درست کہے"۔(6) (لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَـٰنِ عَهْدًا) "وہاں کوئی شفاعت کا اختیار نہیں رکھے گا مگر ہاں! جس نے رحمن کے پاس سے اجازت لی ہے"۔(7) اور رہا یہ سوال کہ شفاعت کس کے لیے ہو گی؟ تو اللہ تعالی نے یہ بھی قرآن میں بتلا دیا ہے کہ وہ اسی کے لیے شفاعت کا اذن دے گا جس سے وہ خوش ہو گا۔ ارشاد ہے: (وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ) "اور کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے بجز اس کے جس کے لیے شفاعت کرنے کی اللہ تعالی کی مرضی ہو"۔(8)	.59

(يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا) "اس دن کسی کو کسی کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر ایسے شخص کو جس کے واسطے رحمن نے اجازت دیدی ہو، اور اس کے واسطے بولنا پسند کر لیا ہو"۔(9)

اور یہ معلوم ہے کہ اہل توحید واخلاص کے علاوہ اللہ سبحانہ وتعالی کسی سے خوش نہیں ہو گا، جو لوگ موحد و مخلص نہیں ہیں ان کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:(مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ)"ظالموں کا کوئی مخلص دوست ہو گا نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے"(10)

(فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۔ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ)"ہمارے نہ سفارشی ہیں نہ جگری دوست"۔(11)

(فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ) "سفارشیوں کی سفارش انہیں فائدہ نہیں دے گی"۔(12)

- نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ آپ کو شفاعت کا اختیار دیا گیا ہے لیکن آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے اپنے رب کی ایسی تعریف کرینگے جو آپ کے دل میں اسی وقت ڈالی جائیگی، آپ اس وقت تک شفاعت نہیں کرینگے جب تک آپ سے یہ نہیں کہا جائے گا(ارفع رأسك وقل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع)"آپ اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کی سنی جائیگی، مانگیے آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی"۔(13)

نبی ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ ایک ہی مرتبہ سارے گنہگار اہل توحید کے لیے آپ شفاعت نہیں کریں گے بلکہ آپ نے فرمایا: (فيحد لي حدا فادخلهم الجنة)"میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی، اور میں ان کو جنت میں لے جاؤں گا"۔(14)

پھر آپ دوبارہ عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے، پھر آپ کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔۔۔۔۔۔ نبی ﷺ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:"وہ خوش نصیب کون ہو گا جو آپ کی شفاعت سے سر فراز ہو گا؟ آپ نے فرمایا:(من قال لا إلا الله خالصا من قلبه)"وہ شخص ہو گا جس نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی ہو گی"۔(15)

(1)الزمر:(44) (2)البقرة:255 (3)یونس:3 (4)النجم:26 (5)سباء:23 (6)النبأ:38

(7)مریم:87(8)الانبیاء:28(9)طہ:108(10)غافر:18(11)الشعراء:100-101 (12)المدثر:48۔

(13)بخاری:7510، مسلم: 193(14)بخاری: 4476، مسلم: 193(15) بخاری:99

ملاحظہ فرمائیں: اصول الایمان فی ضوء الکتاب والسنۃ:ص:234- 236۔

.60	شفاعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ پہلی شفاعت جو سب سے بڑی شفاعت بھی ہے میدان محشر کی ہو گی جب اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کے لیے آئے گا، اور یہ شفاعت ہمارے نبی محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اور یہی "مقام محمود" ہے جس کا اللہ تعالی نے آپ کو عطا کرنے کا وعدہ فرمایا

ہے، ارشاد ربانی ہے:(عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا)"عنقریب آپ کا رب آپ کو" مقام محمود" پر فائز کرے گا"۔(1)

وہ شفاعت اس طرح ہوگی کہ میدان محشر میں تکلیف و تنگی سخت ہوگی، قیام لمبا کھنچتا چلا جائے گا، پریشانیاں شدید ترین ہوتی چلی جائیگی، منہ تک لوگ پسینوں میں ڈوبے ہونگے، تو لوگ ایک ایک کرکے آدم، نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس جائیں گے، اور سب کے سب" نفسی نفسی"یعنی مجھے اپنی پڑی ہے کہیں گے، سب سے اخیر میں ہمارے نبی محمد ﷺ کے پاس آئیں گے، آپ فرمائیں گے کہ:(أنا لها)"میں شفاعت کا مجاز ہوں"۔(2)

دوسری شفاعت، جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی، سب سے پہلے ہمارے رسول محمد ﷺ دروازہ کھلوائیں گے، سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کو جہنم میں داخل کئے جانے کا حکم ہوگا۔اور شفاعت کرکے ان کو داخل ہونے سے بچالیا جائے گا۔

چوتھی شفاعت ان گنہگار اہل توحید کے لیے ہوگی جن کا حلیہ جہنم میں جل کر بگڑ چکا ہوگا، اور وہ کوئلہ کی مانند ہوچکے ہونگے، ان کو "نہر حیات" میں نہلایا جائے گا، جس سے ان کا جسم دوبارہ اسی طرح بھر جائیگا جیسے پرنالہ میں گھاس اگ آتی ہے۔

پانچویں شفاعت جنتیوں کے درجات بلند کرنے کے لیے ہوگی، اور یہ تینوں شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص نہیں ہیں، بلکہ دوسرے انبیاء، ملائکہ اولیاء اور مقربین بھی کریں گے، مگر آپ ﷺ سب سے پہلے کریں گے۔

پھر اللہ تعالی بلا شفاعت کے اپنی رحمت خاص سے کچھ جہنمیوں کو نکالیں گے جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

چھٹی شفاعت بعض کفار کے عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی، اور یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے، آپ صرف اپنے چچا ابوطالب کے لیے شفاعت کریں گے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے۔(3)

جہنم کا مطالبہ بڑھتا چلا جائے گا، جہنم کہے گی:(هَلۡ مِن مَّزِيدٖ)"کیا اور جہنمی ہیں؟؟"(4)"یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا قدم مقدس جہنم کے اندر ڈال دے گا تو جہنم کہے گی"قط قط""بس، بس تیری عزت کی قسم!" اور جہنم کا ایک حصہ دوسرے سے سمٹ جائیگا، اور جنت میں ابھی وسعت باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالی دوسرے لوگوں کو پیدا کرے گا پھر ان کو جنت میں داخل کرے گا"۔(5)

(1)الاسراء:79 (2)بخاری:، مسلم:(3)بخاری:، مسلم:(4)سورہ ق:30 (5)بخاری:، مسلم:

ملاحظہ فرمائیں: اثبات الشفاعۃ–امام ذہبی: ص20، الشفاعۃ–الوادعی:17۔

.61	کیا کوئی اپنے عمل کے بدلے جنت میں جا سکتا ہے؟ یا جہنم سے نجات پا سکتا ہے؟ کوئی بھی اپنے عمل کے بدلے جنت میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی جہنم سے نجات پا سکتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(قاربوا و سددوا و اعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله قالوا يا رسول الله ولا أنت؟ قال : ولا أنا إلا أن يتغمدني الله برحمة منه و فضل)"دین سے قربت پیدا کرو، درست راستہ پر رہو اور یاد رکھو کہ کوئی شخص اپنے عمل کے بدلے جہنم سے نجات نہیں پا سکتا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لے"۔ (صحیح بخاری:6463، صحیح مسلم:2816) اور ایک دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "درست راستہ پر قائم رہو، اللہ سے قربت حاصل کرو، اور خوش خبری لے لو، کیونکہ کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں نہیں لے جا سکتا، صحابہ کرام نے دریافت کیا: کیا آپ بھی اپنے عمل کے بدلے جنت میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں جاؤں گا، مگر یہ کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانک لے، یاد رکھو! اللہ تعالی کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ عمل ہے جس پر مداومت برتی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو"۔
.62	ایمان بالقدر کے کتنے درجے ہیں؟ ایمان بالقدر کے چار درجے ہیں: (1) پہلا درجہ اللہ تعالی کے علم پر ایمان جو ہر چیز کو محیط ہے، اس سے نہ آسمانوں میں ذرہ برابر کوئی چیز پوشیدہ ہے اور نہ ہی زمین میں، نیز اللہ تعالی مخلوقات کی تخلیق سے پہلے ہی تمام مخلوقات کا علم رکھتا تھا، نیز اس سے ان کے رزق، موت وحیات، اقوال وعمال، حرکات وسکنات، اسرار وظواہر سب کا علم ہے، اور اس امر کا بھی علم ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ (2) دوسرا درجہ، مذکورہ امور کے لکھے جانے پر ایمان، اور اس امر پر ایمان کہ اللہ تعالی نے تمام امور کو لکھ رکھا تھا جو اس کے علم میں ہونے والے تھے۔ اس ضمن میں "لوح وقلم" پر ایمان بھی آجاتا ہے۔ (3) تیسرا درجہ، اللہ تعالی کی مشیت نافذہ اور ہمہ گیر قدرت پر ایمان، اور یہ مشیت وقدرت "ماکان ومایکون "(جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے) دونوں جہت سے آپس میں لازم وملزوم ہیں لیکن (لم یکن) اور (لا یکون) (جو نہ ہوا اور نہ ہونے والا ہے) کی جہت سے لازم وملزوم نہیں۔ اللہ تعالی جو چاہے وہ اس کی قدرت سے لا محالہ ہونے والا ہے اور جو نہ چاہے وہ ہونے والا نہیں، اس وجہ سے نہیں کہ اللہ تعالی اس پر قادر نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالی کی مشیت اس کی مقتضی نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:(وَمَا كَانَ اللَّـهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا)"اللہ تعالی ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو عاجز کردے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں، وہ بڑا علم والا اور بڑی قدرت والا ہے"۔(فاطر:44)

(4) چوتھا درجہ اس امر پر ایمان کہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے، اور اس امر پر ایمان کہ وہ آسمان و زمین اور ان دونوں کے مابین ہر ہر ذرہ کا ہی خالق نہیں، بلکہ اس کے تمام حرکات و سکنات کا بھی وہی خالق ہے، اس کے علاوہ نہ کوئی خالق ہے نہ کوئی رب۔

ملاحظہ فرمائیں: القضاء والقدر - بیہقی، رسالة في القضاء والقدر - محمد بن صالح العثیمین: 21

63. کتابت تقدیر کے مراحل

تقدیر لکھے جانے میں پانچ تقدیریں داخل ہیں، اور سب کے سب علم کی طرف لوٹتی ہیں:

(1) پہلی تقدیر، آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے اس کا لکھا جانا جب اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا، اس کو "تقدیر ازلی" کہتے ہیں۔

(2) دوسری تقدیر، "تقدیر عمری" کہلاتی ہے جب اللہ تعالی نے سب سے (ألست بربکم) "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں" کا عہد و یثاق لیا تھا۔

(3) تیسری تقدیر، اسے بھی "تقدیر عمری" کہہ سکتے ہیں، جب کہ رحم مادر میں نطفہ کی تخلیق ہوتی ہے۔

(4) چوتھی تقدیر، "تقدیر حولی" کہلاتی ہے، یہ لیلة القدر میں ہوتی ہے۔

(5) پانچویں تقدیر، "تقدیر یومی" کہلاتی ہے، اس کا مطلب ہے ہر تقدیر کو اس کے وقت پر جاری و نافذ کرنا۔

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول - حافظ الحکمی: 3/928-940

64. بندوں کو اپنے افعال و اعمال پر قدرت و مشیت حاصل ہے یا نہیں؟

ہاں! بندوں کو اپنے افعال و اعمال پر قدرت حاصل ہے، وہ اپنے ارادہ و مشیت سے کام انجام دیتے ہیں اور یہ اعمال و افعال حقیقتًا ان کی طرف منسوب ہیں اور اسی کی وجہ سے ان کو مکلف بنایا گیا ہے اور اسی بنیاد پر جزا و سزا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالی نے بندہ کو اس کی قدرت و استطاعت سے باہر مکلف نہیں بنایا، کتاب و سنت میں بندہ کے ارادہ و مشیت کو ثابت کیا گیا ہے، بلکہ اسی کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ بندہ اسی پر قادر ہو سکتا ہے جس پر اللہ تعالی نے اسے قادر بنایا ہو، اور وہی چاہ سکتا ہے جو اللہ تعالی نے چاہا ہو، اور وہی کر سکتا ہے جو اللہ کرائے۔ پھر جس طرح بندہ اپنے آپ کو وجود میں نہیں لا سکتا اسی طرح اپنے افعال کو بھی وجود میں نہیں لا سکتا، معلوم ہوا کہ بندہ کی قدرت، مشیت وارادہ اور افعال و اعمال سب اللہ کی قدرت، مشیت وارادہ اور فعل کے تابع ہیں، کیونکہ اللہ بندہ کا بھی خالق ہے اور اس کے ارادہ و مشیت، افعال و قدرت کا بھی، البتہ بندہ کا یہ ارادہ، فعل، قدرت اور مشیت عین اللہ کی قدرت، مشیت، ارادہ و فعل نہیں ہے، جس طرح بندہ عین اللہ نہیں ہے۔ اللہ تعالی اس سے منزہ و پاک ہے، بلکہ بندہ کے افعال اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں، بندہ ہی کے ساتھ قائم ہیں اور حقیقتا بندہ ہی کے طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اسی بنیاد پر دونوں فعل میں سے ہر ایک کو اسی کی طرف منسوب کیا گیا ہے جو جس کے ساتھ قائم ہے، مثلًا: یہ آیت (ومن

ABM Workshops

يهد الله) "اللہ جسے ہدایت دے"۔(الاسراء:97)اس میں اللہ حقیقتًا فاعل ہے اور بندہ حقیقتا منفعل۔اللہ حقیقت میں ھادی (ہدایت دینے والا)اور بندہ واقعتا(ہدایت پانے والا)ہے،اسی لیے دونوں فعل میں سے ہر ایک کو اسی کی طرف منسوب کیا گیا ہے جو جس کے ساتھ قائم ہے۔ارشاد ربانی ہے:(مَن يَهْدِ اللَّـهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي) "جسے اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہے"۔اس میں اللہ کی طرف "ہدایت" کی اضافت حقیقی ہے اور "اہتداء" کی اضافت بندہ کی طرف حقیقی ہے،پھر جس طرح ھادی عین مہتدی نہیں،اسی طرح "ہدایت" عین "اہتداء" نہیں ہے۔یہی معاملہ اس میں ہے "اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے" حقیقت ہے،اور وہ بندہ حقیقت میں گمراہ ہے۔نیز یہی حال بندوں میں اللہ تعالی کے تمام تصرفات کا ہے،اس لیے جو فعل وانفعال دونوں کو بندہ کی طرف منسوب کرے وہ کافر ہے،اسی طرح جو دونوں کو اللہ کی طرِ منسوب کرے وہ بھی کافر ہے اور جو فعل کو حقیقتا اللہ ک طرف اور انفعال کو بندہ کی طرف منسوب کرے وہ مؤمن حقیقی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: خلق افعال العباد-امام بخاری، مجموع الفتاوی-ابن تیمیہ مجلد 8 کتاب القدر۔

.65 ایمان کی کتنی شاخیں ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(الإيمان بضع و ستون وفی رواية بضع و سبعون شعبة,فأعلاها قول لا إله إلا الله ,وأدناها : إماطة الأذى عن الطريق,والحياء شعبة من الإيمان)"ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور ایک دوسری روایت کے مطابق ستر سے اوپر شاخیں ہیں،سب سے اعلی شاخ لا الہ الا اللہ اور سب سے ادنی راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹانا ہے،اور "شرم وحیاء" ایمان کی ایک شاخ ہے"۔(1)

(1)بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان:9 کے الفاظ "بضع وستوں" بلا تردد کے، مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان:35 کے الفاظ "بضع وسبعون او بضع وستون شعبة"تردد کے ساتھ ہے لیکن امام بیہقی اور ابن الصلاح نے بخاری کی روایت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ اس میں ایک تو تردد والی بات نہیں دوسری اقل عدد متعین ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: شعب الإیمان-امام بیہقی، شعب الایمان-ابن کثیر

.66 ایمان کی ضد کیا چیز ہے؟

ایمان کی ضد کفر ہے،اور جس طرح ایمان کی شاخیں ہیں اسی طرح کفر کی بھی شاخیں ہیں۔جیسا کہ ایمان کی اصل، غیر متزلزل تصدیق کے ساتھ ساتھ اطاعت وعمل کے لیے انقیاد کلی بھی ہے،اسی کی ضد کفر اصلا انکار وعناد کو کہتے ہیں جو تکبر وعصیان کو مستلزم ہے،جس طرح تمام طاعات کو ایمان کہا گیا ہے،اسی طرح تمام معاصی کفر کی شاخیں ہیں اور بہت سارے نصوص میں معصیت کو بھی کفر کہا گیا ہے۔

کفر کی دو قسمیں ہیں ایک کفر اکبر جس سے آدمی بالکلیہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، یہ "کفر اعتقادی" کہلاتا ہے جو قول یا دلی عمل دونوں کے منافی ہے یا دونوں میں سے کسی ایک کے۔ کفر کی دوسری قسم "کفر اصغر" ہے جو کمال ایمان کے منافی ہے، لیکن مطلق ایمان کے منافی نہیں، اسے "کفر عملی" بھی کہتے ہیں، جو قول اور دلی عمل کے منافی ہے لازم نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: مجموع الفتاوی- شیخ الإسلام ابن تیمیۃ: 12/335، أسئلۃ وأجوبۃ في مسائل الإیمان والکفر- صالح الفوزان۔	
کفر اکبر کی کتنی قسمیں ہیں، جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتی ہیں؟ کفر اکبر کی پانچ قسمیں ہیں: کفر جہل و تکذیب، کفر جحود، کفر عناد و استکبار، کفر نفاق اور کفر شک و ریب۔ ملاحظہ فرمائیں: الایمان حقیقتہ خوارمہ نواقضہ عند اہل السنۃ- عبد اللہ بن عبد الحمید الاثری: ص 245، أعلام السنۃ المنشورۃ 177، نواقض الإیمان القولیۃ والعملیۃ- شیخ عبد العزیز آل عبد اللطیف 36 – 46۔	.67
کفر جہل و تکذیب کسے کہتے ہیں؟ ماضی کی بعض امتوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:(الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) "جن لوگوں نے کتاب اور ان امور کی تکذیب کی جو ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا، وہ عنقریب جان لیں گے"۔(1) نیز فرمایا:(وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ)"جاہلوں سے اعراض کیجئے"۔(2) نیز فرمایا:(وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۔ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) "جس دن ہم ہر امت سے ایک جماعت کو جمع کریں گے جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی اور وہ قطاروں میں تقسیم کئے جائیں گے، یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں گے تو اللہ کہے گا کیا تم نے میری آیات کی تکذیب کی تھی؟ حالانکہ یہ تمہارے احاطۂ علم سے باہر تھا، یا تم کیا کچھ عمل کرتے تھے؟"۔(3)(بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ) "بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا جو ان کے احاطہ علم میں نہ تھی اور نہ اب تک اس کا آخری نتیجہ ملا تھا"۔(4) (1)الغافر:70 (2)الاعراف:199 (3)النمل:83-84 (4)یونس:39۔ ملاحظہ فرمائیں: کتاب التوحید- شیخ صالح بن فوزان الفوزان:15-17	.68
کفر جحود کسے کہتے ہیں؟ کفر جحود، کتمان حق اور حق کے آگے سر تسلیم خم نہ کرنے کو کہتے ہیں حالانکہ دل میں اس کے حق ہونے کا اعتراف و یقین ہے۔ جیسے فرعون اور اس کی قوم کا موسی علیہ السلام کا انکار کے سلسلہ میں اللہ تعالی نے فرمایا: (وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا)"فرعون اور اس کی قوم نے معجزہ کا محض ظلم و تکبر کے سبب انکار کیا جبکہ ان کے دل میں اس کا یقین بیٹھ چکا تھا"۔(1)	.69

اللہ تعالی نے یہودیوں کے بارے میں فرمایا:(فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ)"جب وہ امر آگیا جس کو وہ خوب جانتے تھے تو اس کا انکار کر دیا"۔(2)

(وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ)"یہود کی ایک جماعت حق کو چھپاتی ہے جبکہ وہ اسے خوب جانتی ہے"۔(3)

(1)النمل:14 (2)البقرہ:89 (3)البقرہ:146

ملاحظہ فرمائیں:کتاب التوحید- شیخ صالح بن فوزان الفوزان:15-17

.70 کفر عناد و تکبر کیا ہے؟

اقرار کے باوجود حق کے آگے سر تسلیم خم نہ کرنا "کفر عناد و تکبر" کہلاتا ہے جیسے ابلیس، ارشاد ربانی ہے:(إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ)"مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اس نے انکار و تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا"۔(1)

کیونکہ وہ اللہ کے سجدہ کرنے کے حکم کا انکار نہیں کر سکتا تھا البتہ اس کا اعتراض صرف اللہ کی حکمت امر و عدل پر تھا، اس نے کہا: (أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا)"کیا میں اسے سجدہ کروں؟ جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے"۔(2) (لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ)"میں ایسے انسان کو سجدہ نہیں کرتا جسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے کھنکھناتے ٹھیکرے سے پیدا کیا ہے"۔(3) (أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ)"میں آدم سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے"۔(4)

(1)البقرہ:34 (2)الاسراء:61 (3)الحجر:33 (4)الاعراف:21۔

ملاحظہ فرمائیں:کتاب التوحید- شیخ صالح بن فوزان الفوزان:15-17

.71 کفر نفاق کیا ہے؟

کفر نفاق کہتے ہیں لوگوں کے دکھاوے کی خاطر ظاہر اطاعت و فرماں برداری کرے اور دل میں بالکل ایمان و تصدیق نہ ہو۔ جیسے عبد اللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین اور اس کے گروہ کا کفر جن کے بارے میں اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:(وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّـهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۔ يُخَادِعُونَ اللَّـهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۔ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّـهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ --- الى قوله تعالى-- إِنَّ اللَّـهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)"بعض انسان ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مؤمن نہیں ہیں، وہ اللہ اور مؤمنوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جبکہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ

دے رہے ہیں اور انہیں اس کا احساس بھی نہیں ان کے دلوں میں مرض ہے تو اللہ نے ان کے مرض میں مزید اضافہ کر دیا ہے، ان کے لیے ان کے کذب کے سبب دردناک عذاب ہے۔۔۔ تا قولہ تعالی۔۔۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔(البقرہ:8-20)

ملاحظہ فرمائیں: کتاب التوحید – شیخ صالح بن فوزان الفوزان:15-17

72. کفر عملی کیا ہے؟ جس سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

کفر عملی ہر اس معصیت کو کہتے ہیں جسے شارع نے بقاء ایمان کے ساتھ کفر کا نام دیا ہے، جیسے قتال، نبی ﷺ نے فرمایا:(لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض)"تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو"۔(1)

نیز نبی ﷺ نے فرمایا:(سباب المسلم فسوق وقتاله کفر)"مسلمان کا گالی دینا فاسقانہ عمل ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے"۔(2)

نبی ﷺ نے مسلمانوں کے ایک دوسرے کی گردن مارنے کو کفر کہا ہے اور جو ایسا کرے اسے کافر کا نام دیا ہے، جبکہ اللہ تعالی نے فرمایا:(وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّـهِ ۚفَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚوَاتَّقُوا اللَّـهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) " اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔(3)

اس آیت میں اللہ تعالی نے ان کے لیے ایمان اور اخوت ایمانی دونوں کو برقرار رکھا ہے اور کچھ بھی نفی نہیں کی ہے۔

آیت قصاص میں ہے(فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ) "پھر اگر اس کو (یعنی قاتل کو) اس کے بھائی (یعنی مقتول کے وارث) کی طرف سے کچھ (یعنی قصاص) معاف کر دیا جائے تو چاہیئے کہ بھلے دستور کے موافق پیروی کی جائے اور (خون بہا کو) اچھے طریقے سے اس (مقتول کے وارث) تک پہنچا دیا جائے "۔(4) اس آیت میں اخوت اسلام کو ثابت رکھا گیا ہے اور اس کی نفی نہیں کی گئی ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا:(لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن والتوبة معروضة بعد) "جب زانی زنا کرتا ہے

اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، اسی طرح چور جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، یہی حال شرابی کا ہے کہ جب وہ شراب پیتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا، اس کے بعد اس پر توبہ پیش کی جاتی ہے"۔(5)

ایک روایت میں اضافہ ہے:(ولا يقتل وهو مؤمن – وفي رواية - ولا ينتهب نهبة ذات شرف يرفع الناس إليه فيها أبصارهم) "جب قاتل قتل کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا،، اور ایک روایت میں ہے:"اچکا جب کوئی قیمتی شئ اچک لیتا ہے جس کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی رہتی ہیں اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا"۔(6) نیز ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:(ما من عبد قال : لا إله إلا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة قلت وإن زنى وإن سرق قال :"وإن زنى وإن سرق" ثلاثا ثم قال في الرابعة : على رغم أنف أبي ذر)"جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اس پر اس کی وفات ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا، میں نے کہا:"اگر وہ زنا وچوری کرے پھر بھی؟ آپ نے فرمایا: ابوذر کی ناک (مزاج) کے برخلاف"۔(7)

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ آپ نے زانی، سارق، شرابی اور قاتل سے بالکلیہ ایمان کی نفی نہیں کی ہے، جبکہ ان لوگوں کا عقیدہ توحید پر مبنی ہو، اگر آپ کی یہی مراد ہوتی تو آپ یہ نہ بیان کرتے کہ جو "لا الہ الا اللہ" کہے گا وہ جنت میں جائے گا، گرچہ وہ مذکورہ بالا معاصی کرے، اگر یہی بات ہو تو کوئی بھی مومن جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، بلکہ نبی ﷺ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ایمان ناقص ہو جائے گا کامل نہیں رہے گا۔ البتہ بندہ مذکورہ معاصی کے ارتکاب سے اس وقت کافر ہو جائے گا جب اسے حلال سمجھنے لگے، کیونکہ حلال سمجھنا اللہ کی کتاب اور رسول کی رسالت کی تکذیب کو لازم ہے، یہی نہیں بلکہ اگر ان معاصی کا بالفعل ارتکاب نہ کرے اور حلال وجائز سمجھنے کا صرف اعتقاد رکھے تب بھی کافر ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

(1) صحیح بخاری

(2) صحیح بخاری

(3)الحجرات:9-10

(4)البقرہ:178

(5) صحیح بخاری، صحیح مسلم

(6) صحیح بخاری، صحیح مسلم

(7) صحیح بخاری، صحیح مسلم

ملاحظہ فرمائیں: اعلام السنۃ المنشورۃ-حافظ الحکمی:99

73. ظلم، فسق وفجور اور نفاق میں سے ہر ایک کی کتنی قسمیں ہیں؟

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ایک اکبر جو کفر کہلاتا ہے، اور دوسرا اصغر جو کفر سے کم ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلی علم الأصول –حافظ الحکمی: 3/1017	
ظلم اکبر واصغر کو مثال سے سمجھائیں۔ ظلم اکبر جیسے غیر اللہ سے مدد مانگنا اور شرک کرنا، اللہ تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ہے(وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّـهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ) "اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان، اگر آپ ایسا کریں تو آپ بھی ظالموں میں (شمار) ہو جائیں گے"۔(1) نیز فرمایا:(إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)"شرک سب سے بڑا ظلم ہے"۔(2) (إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ)"جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دیا ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی ناصر و مددگار نہیں"۔(3) کفر سے کم ظلم کی مثال جیسے حق تلفی کرنا، اس آیت میں اللہ تعالی نے طلاق کے بارے میں فرمایا:(وَاتَّقُوا اللَّـهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ)"اپنے رب سے ڈرو، (مطلقہ) عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، الا یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کے حدود ہیں۔ جو حدود اللہ کو پھاندے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا"۔(4) نیز فرمایا:(وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ) "انہیں ایذا دہی کی غرض سے نہ روک رکھو تاکہ تم ان پر ظلم ڈھاؤ، جو ایسا کرے وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے"۔(5) (1)یونس:106 (2)لقمان:13 (3)المائدہ:72 (4)الطلاق:1 (5)البقرہ:231۔ ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلی علم الأصول –حافظ الحکمی: 3/1019۔	.74
فسق اکبر واصغر دونوں کو مثال سے سمجھائیں۔ فسق اکبر جیسے نفاق، اللہ تعالی اس آیت میں ذکر کیا ہے:(إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ)"منافقین ہی فاسق ہیں"۔(1) نیز فرمایا:(إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ)"مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) جو جنوں کی نسل سے ہے، اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی (فسق) کی"۔(2) (وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ)"ہم نے لوط علیہ السلام کو ان کے گاؤں والوں سے نجات دی جو گھناؤنے اور خبیث عمل کرتے تھے، وہ بری اور فاسق قوم تھی"۔(3) فسق اصغر جیسے اللہ تعالی نے بہتان لگانے والوں کے بارے میں فرمایا:(وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ)"ان کی کبھی شہادت قبول نہ کرو، یہی لوگ فاسق ہیں"۔(4)	.75

ABMWorkshops

نیز فرمایا:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ)"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانی میں لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو اور اپنی اس حرکت پر تمہیں ندامت اٹھانی پڑے"۔(5)

(1)التوبہ: 67(2)الکھف:50(3)الانبیاء:74(4)نور:4 (5)الحجرات:6۔

ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول –حافظ الحکمی:3/1019۔

76. نفاق اکبر واصغر کو مثال سے واضح کریں۔

نفاق اکبر کی مثال سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتوں میں بیان کی گئی ہے، ارشاد الہی ہے: (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّـهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ)-إلى قوله-إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ) "منافقین اللہ تعالی کو فریب دیتے ہیں اور اللہ تعالی ان کو– تا قولہ– منافقین جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوں گے"۔(1) نیز فرمایا:(إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّـهِ ۗ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّـهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ)"جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں"۔(2)

نفاق اصغر کی مثال نبی ﷺ نے اپنے اس قول سے بیان کی ہے:(آية المنافق ثلاث : إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان) "منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو خیانت کرے"۔(3)

نیز نبی ﷺ نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا:(أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا، اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)"چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔ "۔(4)

(1)النساء:142-145(2)المنافقون:1 (3)بخاری، کتاب الایمان، باب علامت المنافق:1/14۔ مسلم، کتاب الایمان، باب، خصال المنافق:1/56۔(4)بخاری:34۔

ملاحظہ فرمائیں: الایمان حقیقتہ خوارمہ نواقضہ عند اہل السنۃ–عبد اللہ بن عبد الحمید الاثری:ص240۔

.77	سحر (جادو) اور ساحر (جادو گر) کا کیا حکم ہے؟ جادو برحق ہے، اور اس کی تاثیر تقدیر کونی کی موافقت سے متحقق ہوتی ہے۔ اللہ کی اجازت سے ہی کوئی کام ہوتا ہے اس کی حکمت وہ بہتر جانتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:(فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّـهِ)" یہ لوگ ہاروت وماروت سے ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی میں تفریق کر دیتے تھے ،حالانکہ وہ جادو سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر یہ کہ اللہ کی مرضی اس میں شامل ہو جائے"۔(1) جادو کا اثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر جادو گر کا جادو شیاطین سے لیا گیا ہو جو سورہ بقرہ کی آیت سے ثابت ہے تو وہ کافر ہے ،کیونکہ ارشاد باری ہے:(وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ)"ہاروت وماروت کسی کو جادو نہیں سکھاتے مگر یہ کہتے کہ ہم بطور امتحان آئے ہیں اس لیے کفر نہ کرو"۔(2) (1،2)البقرہ:102 ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید – شیخ محمد بن صالح العثیمین:1/489-490،حقیقۃ السحر وحکمہ فی الکتاب والسنۃ – عواد بن عبد اللہ المعتق۔
.78	ساحر (جادو گر) کی سزا کیا ہے؟ ساحر کی سزا قتل ہے، امام ترمذی نے جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(حد الساحر ضربة بالسيف) "ساحر کی سزا تلوار سے اس کی گردن اڑا دینا ہے"۔(1) امام البانی رحمہ اللہ موقوفا روایت کو صحیح قرار دینے کے بعد فرماتے ہیں "اس حدیث پر عمل نبی ﷺ کے بعض اہل علم اصحاب کا ہے اور یہی قول امام مالک کا بھی ہے امام شافعی فرماتے ہیں:"ساحر کو قتل کیا جائے گا، اگر وہ اپنے سحر سے ایسا عمل کرے جو کفر کی حد کو پہنچ جائے، ہاں! اگر عمل سحر کفر سے کم ہو تو ان کے نزدیک قتل نہیں کیا جائے گا۔ ساحر کو قتل کی سزا عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمر، حفصہ بنت عمر، عثمان بن عفان، اور یہی عمر بن عبد العزیز اور امام احمد وابو حنیفہ رحمہم اللہ وغیر ھم کا مسلک ہے۔ (1)ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد الساحر:4/60۔ ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید – شیخ محمد بن صالح العثیمین، حقیقۃ السحر وحکمہ فی الکتاب والسنۃ – عواد بن عبد اللہ المعتق۔
.79	نشرہ کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟ مسحور (جس کو جادو لگا ہے) سے جادو اتارنے کو "نشرہ" کہتے ہیں۔ اگر یہ اسی جیسا جادو سے ہو تو یہ شیطانی عمل ہے، اور اگر مشروع جھاڑ پھونک اور دعا سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید – شیخ محمد بن صالح العثیمین:1/553-558۔

80. مشروع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟

مشروع جھاڑ پھونک وہ ہے جو خالص قرآن وسنت سے ہو اور عربی زبان میں ہو۔اور جھاڑ پھونک کرنے والا اور جس پر جھاڑ پھونک کیا جارہاہے دونوں کا عقیدہ ہو کہ اس کے اندر تاثیر صرف اللہ کی مرضی سے ہوتی ہے،اس کے سوااس کی اپنی کوئی تاثیر نہیں۔دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ پر جبریل علیہ السلام نے جھاڑ پھونک کی ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے بہت سے صحابہ کرام کی جھاڑ پھونک کی ہے"۔(1) اور صحابہ کرام کے "عمل رقیہ" (جھاڑ پھونک) کو برقرار رکھا ہے، بلکہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا ہے،اس پر اجرت لینے کو حلال کیا ہے۔اور یہ سب روایتیں صحیحین وغیرہ کی ہیں۔

(1) جن صحابہ پر نبی ﷺ نے جھاڑ پھونک کی ہے ان میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سرفہرت ہیں۔دیکھئے، بخاری، کتاب الانبیاء : 4/119۔

ملاحظہ فرمائیں: الرقیۃ الشرعیۃ لعلاج السحر والعین والمس -اعداد دار القاسم، کیف تعالج مریضک بالرقیۃ الشرعیۃ- شیخ عبد اللہ محمد السدحان۔

81. ممنوع رقیہ (جھاڑ پھونک) کیا ہے؟

ممنوع رقیہ (جھاڑ پھونک) وہ ہے جو قرآن سے ہو نہ حدیث سے اور نہ ہی عربی زبان میں ہو، بلکہ وہ شیطانی عمل ہو اور شیطان کے استخدام، اور اس کی پسندیدہ چیز کے ذریعہ اس کا تقرب حاصل کیا گیا ہو، جیسا کہ شعبدہ باز، دجال، اٹکل پچو پیشین گوئی کرنے والے اور مداری لوگ کرتے ہیں اور بہت سارے وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو طلسم اور ہمزاد کی کتابوں مثلا شمس المعارف، شموس الانوار وغیرہ پر عمل کرتے ہیں، جسے اعداء اسلام نے اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔ان چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق ہے نہ اسلامی علوم سے، بلکہ ان پر اسلام کی ادنی چھاپ اور پرچھائی بھی نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید شرح کتاب التوحید–ص 167 ،الرقی وأحکامھا- شیخ صالح عبد العزیز آل شیخ۔

82. جو چیزیں مریض کے بدن پر لٹکائی جاتی ہیں، ان سب کا کیا حکم ہے؟

جو چیزیں مریض کے بدن پر لٹکائی جاتی ہیں، مثلا تعویذ، گنڈے، تانت، دھاگہ، کڑا، کوڑی اور گھونگھ وغیرہ، سب ناجائز اور حرام ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (من علق تميمة فقد أشرك) "جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا"۔(1)

نبی ﷺ نے اپنے بعض سفر میں ایک قاصد کو بھیجا کہ: (أن لا يبقين في رقبة بعير قلادة من وتر أوقلادة إلا قطعت) "کسی بھی اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ (پٹہ) نہ رہے، یا اگر قلادہ ہو تو اسے کاٹ دیا جائے"۔(2)

نیز نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: (إن الرقى و التمائم و التولة شرك) "جھاڑ پھونک، تعویذ، گنڈے اور عمل حب سب شرک ہیں"۔(3)

(1) مسند احمد:4/156،الصحیحہ رقم:492 میں علامہ البانی نے صحیح قرار دیاہے۔
(2) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب ما قیل فی الجرس ونحوہ فی اعناق ابل:4/18، مسلم، کتاب الباس، باب کراہیۃ قلادۃ الوتر فی رقبۃ البعیر: 6/163
(3) سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی التمائم رقم: 3883، سنن ابن ماجہ، باب تعلیق التمائم رقم:13576 الصحیحہ لالبانی رقم: 331،حاکم: 4/217،حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے۔
ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید: ص136 - 138 ، معارج القبول: 2 / 510 - 512 .

83. ہاتھ میں دھاگہ وغیرہ باندھنے کا کیا حکم ہے؟
نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا، دریافت کیا: "یہ کس لیے ہے؟" اس نے جواب دیا: "یہ کمزوری دور کرنے کے لیے ہے" آپ نے فرمایا:(انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهنا فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبدا) "اسے اتار پھینکو، کیونکہ یہ تمہاری کمزوری میں اضافہ کرے گا، اور اگر تم اس حال میں مر جاؤ کہ یہ کڑا تمہارے بدن پر ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے"۔(1) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں دھاگہ بندھا ہوا دیکھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا، اور اس آیت کی تلاوت کی:(وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّـهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ)" ان میں اکثر لوگ ایمان کا دعوی تو کرتے ہیں مگر مشرک ہوتے ہیں"۔(2) سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(من قطع تميمة من انسان كان كعدل رقبة)" جو کسی آدمی سے تعویذ کاٹ کر پھینک دے، اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا"۔(3) ان کا یہ قول مرفوع کے حکم میں ہے۔

(1) مستدرک حاکم:4/219،حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے، مسند احمد:17/435 علامہ احمد محمد شاکر نے صحیح کہاہے۔
(2) یوسف:106
(3) مصنف ابن ابی شیبہ:23939

84. اگر لٹکائی جانے والی چیز قرآن مجید کی آیت یا احادیث ہو تو اس کا کیا حکم ہو گا؟
بعض سلف سے اس کا جواز منقول ہے، لیکن سلف صالحین کی اکثریت اس کے ناجائز ہونے کی قائل ہے، ان میں عبد اللہ بن حکیم، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔ اور یہی مسلک صحیح بھی ہے، کیونکہ لٹکانے کی نہی عام ہے خواہ قرآن وحدیث سے ہو یا کسی دوسری چیز سے اور اس کی تخصیص کے لیے کوئی مرفوع حدیث منقول نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے قرآن مجید کی ناقدری، بے عزتی اور اہانت ہوتی ہے، کیونکہ لٹکانے والے اکثر اسے حالت ناپاکی میں لٹکاتے پھرتے ہیں جو ناجائز ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ لوگ قرآن والے تعویذ کو غیر قرآن والے تعویذ کے لیے دلیل بنالیں گے، جو کسی قیمت پر جائز نہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ تاکہ حرام وناجائز چیزوں پر لوگوں کا اعتقاد پختہ ہو جانے کا دروازہ بند ہو، خاص طور سے اس زمانہ میں جبکہ بے دینی اور شرک کا سیلاب اُمڈ آیا ہے اور غیر اللہ کی طرف لوگوں کی توجہ بڑھتی جارہی ہے۔ ان تمام وجود کے سبب قرآن کے تعویذ اسی طرح حدیث کی دعا وغیرہ سے تعویذ ناجائز اور حرام ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید: ص136 - 138 ، معارج القبول: 2 / 510 - 512 .

85. کاہنوں کا کیا حکم ہے؟

کاہن شیطان کے اولیاء اور طاغوت ہیں، جن کے پاس شیطان شیطنت کی وحی کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: (وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ) "اور شیاطین اپنے اولیاء کے پاس وحی کرتے رہتے ہیں"۔(1) شیطان ان پر اترتے ہیں اور ملائکہ سے سنی ہوئی بات ان کے پاس پہنچاتے ہیں، اور اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی ملادیتے ہیں۔

مزید ارشاد ہے: (هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۔ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۔ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ) "کیا تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں، یہ گناہگار اور گھڑی ہوئی بات بنانے والوں پر اترتے ہیں، ملائکہ سے سنی ہوئی باتوں کو پہنچاتے ہیں، اور وہ اکثر جھوٹے ہوتے ہیں"۔(2)

نبی کریم ﷺ نے "حدیث وحی" میں فرمایا: "ملائکہ کی اس گفتگو کو چوری چھپے شیطان سن لیتا ہے اور یہ چھپ کر سننے والے شیطان ایک دوسرے کے اوپر نیچے گھات لگائے بیٹھے رہتے ہیں، اس طرح اوپر والا شیطان نیچے والے شیطان کو پہنچاتا ہے پھر وہ اپنے سے نیچے والے کو پہنچاتا ہے، یہاں تک کہ جادوگر اور کاہن کی زبان پر ڈال دیتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ملائکہ کی گفتگو پہنچانے سے پہلے ہی اس شیطان کو شھاب یعنی ٹوٹنے والے تارے کی مار لگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے، اور کبھی شھاب کی مار لگنے سے پہلے ہی وہ پہنچا چکا ہوتا ہے، اور اس اک سچ میں سو جھوٹ کی آمیزش کر دیتا ہے"۔(3) ہاں یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ کہانت میں علم رمل وجفر یعنی زمین میں لکیر کھینچ کر کسی چیز کا پتہ لگانا، اور جادو ومنتر کی کنکریاں مارنا بھی داخل ہے۔

(1) الانعام:121 (2) الشعراء:221-223 (3) بخاری: 3223، ابن ماجہ:182۔

ملاحظہ فرمائیں: حکم السحر والکھانۃ وما یتعلق بھا- عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، القول المفید علی کتاب التوحید:1 / 531- 5552۔

86. جو شخص کاہن کی بات کو سچ مانے، اس کا کیا حکم ہے؟

جو شخص کاہن کی بات کو سچ جانے وہ شریعت محمدیہ کا منکر ہے، کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ ارشاد الہی ہے: (قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّـهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ)"اے نبی! آپ اعلان کر دیجئے کہ اللہ کے علاوہ آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی ہستی غیب نہیں جانتی"۔(1)

نیز: (وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ)"اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔(2)

(أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ) "کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے ہیں"۔(3) نیز فرمایا: (أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ) "کیا اسکے پاس علم غیب ہے جسے وہ دیکھ رہا ہے"۔(4)

نیز نبی ﷺ نے فرمایا: (من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد ﷺ)"جو شخص غیب کا پتہ بتانے والے یا کاہن کے پاس آئے، اور جو کچھ وہ بتائے اس کو سچ جانے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتری ہے"۔(6) ایک دوسری حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا: (من أتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يوما) "جو غیب کا پتہ بتانے والے کے پاس آئے اور اس غیب کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے جو بتایا اس کو سچ جانے تو ایسے شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہو گی"۔(7)

(1) النمل: 65۔(2) الانعام: 59(3) القلم: 47 (4) النجم: 35(5) البقرہ: 216(6) حدیث صحیح ہے، ابو داؤد: 3904، مسند احمد: 2/429، حاکم: 1/8 (7) مسلم، کتاب الطب، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان: 7/37۔

ملاحظہ فرمائیں: حکم السحر والکھانۃ وما یتعلق بھا- عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، القول المفید علی کتاب التوحید: 1/531- 5552۔

87. علم نجوم کا کیا حکم ہے؟

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالی نے نجوم کو تین فائدوں کے لیے بنایا ہے: آسمان کی زینت کے لیے، شیطان کو رجم کرنے کے لیے، راستہ معلوم کرنے کو لیے جس سے لوگ تاریکیوں میں راستہ معلوم کریں، ان تین فائدوں کے علاوہ اگر کوئی دوسری توضیح کرے تو (فقد أخطا حظه وأضاع نصيبه وتكلف مالا علم له)"اس نے خود کو خطا کار ٹھرایا، اپنے نصیب کو بگاڑا، اور ایسی چیز کی مشقت اٹائی جس کا اسے علم نہیں ہے"۔(1)

علم نجوم ناجائز اور حرام ہے، اور یہ علم سحر (جادو) کے درجہ میں ہے، ارشاد ربانی ہے: (وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ)"وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو بنایا تا کہ تم خشکی ودریا کی تاریکیوں میں ان کے ذریعہ راستہ معلوم کر سکو"۔(2) نیز فرمایا: (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا

لِّلشَّيَاطِينِ)"ہم نے دنیوی آسمان کو ستاروں سے مزین کیا، اور اسے شیاطین کی مار کا آلہ بنایا"۔(3) (وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ)"اور ستارے اللہ کے حکم کے تابع ہیں"۔(4)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد)"جس نے علم نجوم کا ایک شعبہ حاصل کر لیا اس نے علم سحر کا ایک شعبہ سیکھا، جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا ہی علم سحر ہو گا"۔(5)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کے بارے میں جو ابجد سے نمبر نکالتے ہیں اور نجوم کو موثر مانتے ہیں، فرمایا:(ما أرى من فعل ذلك له عند الله من خلاق)"میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ایسا کرے اس کا اللہ تعالی کے یہاں کچھ حصہ ہے"۔

(1)بخاری، کتاب بدء الخلق، باب فی النجوم:4/74 تعلیقا(2)الانعام:97(3)الملک:5(4)النحل:12(5)حدیث صحیح ہے، ابوداؤد کتاب الطب، باب فی النجوم رقم:3905، مسند احمد:1/227، الصحیحہ رقم:793

ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید في شرح کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید-سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوھاب: 1/378-386، القول المفید علی کتاب التوحید- شیخ ابن عثیمین:2/5-17۔

88. "طیرہ"یعنی بدفالی وبدشگونی کا کیا حکم ہے؟اور اسے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

بدشگونی، بدفالی، نحوست اور چھوت چھات کی کوئی حقیقت نہیں، ارشاد ربانی ہے:(إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّـهِ)"سن لو ان کی بدشگونی وبدفالی اللہ کے پاس ہے"۔(1)نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر) "چھوت چھات کی کچھ حقیقت نہیں اور نہ بدفالی کی نہ بدروحوں کی اور نہ ہی صفر کے مہینے کی نحوست کی"۔(2)ایک دوسری حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:(الطيرة شرك الطيرة شرك) "بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے"۔(3)

بدفالی وبدشگونی دور کرنے کا طریقہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:(وما منا إلا ولكن الله يذهبه بالتوكل) "اللہ تعالی پر توکل وبھروسہ کرنے سے اللہ بدفالی دور کر دیتا ہے"۔(4)

نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: (إنما الطيرة ما أمضاك أو ردك)"بدفالی وہ ہے جو تمہیں لے جائے، یا واپس کر دے"۔(5)مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:(من ردته الطيرة عن حاجته فقد أشرك)"جس کو بدشگونی اپنی حاجت کو جانے سے روک دے اس نے شرک کیا"۔لوگوں نے دریافت کیا، اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:"یہ دعا اس کا کفارہ ہے"(اللهم لا خير إلا خيرك ولا طير إلا طيرك ولا إله غيرك)"اے اللہ! خیر نہیں مگر صرف تیری جانب سے، بدفالی نہیں مگر صرف تیری جانب سے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں"۔(6)

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(أصدقها الفأل ولا ترد مسلما فإذا رأي أحدكم ما يكره فليقل: اللهم لا يأتي بالحسنات إلا أنت ولا يدفع السيئات إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بك)"بدشگونی میں سب سے سچا نیک فال ہے، اور یہ کسی مسلمان کو اپنی ڈرورت سے واپس نہیں کرتا "اگر تم میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھے تو یہ دعا پڑھے: "اے اللہ! خیر تو ہی لاتا ہے اور شر تو ہی دفع کرتا ہے اور ساری طاقت و قوت تجھ ہی سے ہے"۔(7)

(1)الاعراف: 131(2)بخاری، کتاب الطب، باب المجذوم: 1/17، مسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی ولا طیرۃ الخ: 7/31(3)مسند احمد: 1/440، مستدرک حاکم: 1/17، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذھبی نے موافقت کی ہے، ترمذی باب ما جاء فی الطیرۃ: 4/160، الصحیحہ رقم: 42۔(4) ابوداؤد: 3910، ترمذی: 1214، علامہ البانی نے الصحیحہ: 428 میں صحیح قرار دیا ہے۔(5)ضعیف ہے، دیکھئے مسند احمد: 3/239رقم: 1824، فتح المجید: 322 (6) صحیح ہے، مسند احمد: 2/220، الصحیحہ: 3/54رقم: 1065 (7)مرسل ہے، ابوداؤد کتاب الطب، باب الطیرۃ رقم: 3919۔
ملاحظہ فرمائیں: تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید-سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوھاب: 1/360-376، القول المفید علی کتاب التوحید- شیخ محمد بن صالح العثیمین: 1/559-583۔

89. نظر بد کا کیا حکم ہے؟

نظر بد برحق ہے، اور یہ انسان کو لگ جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (العين حق) "نظر برحق ہے"۔(1)

نبی ﷺ نے ایک لونڈی کا چہرہ زرد و پیلا دیکھا تو آپ نے فرمایا:(استرقوا لها فإن بها النظرة) "اسے نظر لگ گئی ہے، اس پر رقیہ کرو"۔(2)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:(أمر النبي ﷺ أن يسترقى من العين) "نبی ﷺ نے حکم دیا کہ نظر بد لگنے سے رقیہ کرو"۔(3)

نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:(لا رقية إلا من عين أو حمة)" نظر بد اور زہر کا اثر دور کرنے کے لیے رقیہ جائز ہے"۔(4)

لیکن نظر بد بذات خود مؤثر نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے مؤثر ہے، اور اس کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالی کی مرضی شامل حال ہو۔

اور آیت(وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ)"اور قریب ہے کہ کافر جب وہ قرآن سنت ہیں آپ کو اپنی بد نظری سے پھسلادیں"۔(5) کی تفسیر اکثر سلف صالحین سے یہی منقول ہے کہ آپ ﷺ کو نظر بد لگادیں۔

ABM Works

(1) بخاری، کتاب الطب ، باب العین حق: 7/23، مسلم باب الطب والمرض الح: 7/13 (2) بخاری، اب رقیۃ العین: 7/23، مسلم، 7/18، (3) بخاری: 7/23، مسلم: 7/18 (4) ابو داؤد: 3884، ترمذی: 2057، مسند احمد: 4/438 (5) القلم: 51
ملاحظہ فرمائیں: العین اٗحکام وتنبیھات - شیخ ابراھیم بن علی الحدادی۔

90. "صراط مستقیم" کیا ہے جس پر اللہ تعالی نے چلنے کا حکم دیا ہے اور جس کے علاوہ دوسرے راستے پر چلنے سے منع کیا ہے؟

دین اسلام ہی "صراط مستقیم" ہے جسے اللہ تعالی نے تمام رسولوں کو دے کر بھیجا ہے اور اپنی تمام کتابوں کو اسی کے لے اتارا ہے اس کے علاوہ کسی مذہب سے وہ راضی نہیں، جو اس دین پر چلے وہی نجات پا سکتا ہے، اور جو اس کے علاوہ دوسرے راستہ پر چلے اس پر راستے مختلف ہو جائیں گے، اور اس کی راہیں متفرق ہو جائیں گی۔ ارشاد ربانی ہے: (وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ) "یہ میری "صراط مستقیم" ہے، اس کی پیروی کرو، اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو، یہ تمہیں اللہ کے راستہ سے ہٹا دیں گے"۔ (1) نبی کریم ﷺ نے ایک سیدھی لکھیر کھینچی اور فرمایا: "یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے" اور اس کے دائیں بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا: یہ دوسرے راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس کی طرف بلا رہا ہے۔ (2) پھر آپ نے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔

نبی ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی نے "صراط مستقیم" کی مثال بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ: "ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں جانب دو دیوار ہیں، اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردہ لٹکا ہوا ہے، اور سیدھے راستہ کے دروازہ پر ایک پکارنے والا پکار رہا ہے "لوگو! صراط مستقیم میں داخل ہو جاؤ اور ادھر ادھر منتشر نہ ہو، اور ایک پکارنے والا راستہ کے اوپر سے بھی پکار رہا ہے۔ جب کوئی انسان ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ پکارنے والا کہتا ہے: تمہارا برا ہو، اسے نہ کھولو، اگر کھولو گے تو اندر داخل ہو جاؤ گے۔ اس مثال میں "صراط" سے مراد "اسلام" ہے اور "دو دیواروں" سے مراد اللہ کے حدود ہیں اور کھلے دروازوں سے مراد "اللہ کے محارم" یعنی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ اور راستہ کے دروازے پر جو داعی ہے اس سے مراد "کتاب اللہ" ہے، اور راستے کے اوپر جو داعی ہے اس سے مراد "واعظ اللہ" ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے"۔ (3)

(1) الانعام: 153 (2) حدیث حسن ہے، مسند احمد: 1/465، مستدرک حاکم: 2/318، شرح السنہ: 1/196، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی ن موافقت کی ہے۔ (3) حدیث صحیح ہے، مسند احمد 4/182، مستدرک حاکم: 1/73، حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی نے موافقت کی ہے۔
ملاحظہ فرمائیں: مدارج السالکین بین منازل ایاک نعبد وایاک نستعین - ابن قیم: 1/37۔

91. صراط مستقیم پر چلنا کیسے ممکن ہے اور اس سے انحراف سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

ABM Workshops

صراط مستقیم پر چلنا کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے، ان پر عمل کرنے اور ان کے حدود پر رک جانے سے ہی ممکن ہے، کتاب وسنت پر عمل ہی سے سچی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی سچی اتباع حاصل ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری ہے: (وَمَن يُطِعِ اللَّـهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّـهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا) "جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالی نے انعام واکرام کیا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہونگے، اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں"۔(1) ان مذکورہ نوازے گئے ہستیوں کی طرف اللہ تعالی سورہ فاتحہ میں صراط کی نسبت کی ہے: (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) "ہمیں صراط مستقیم پر چلا، ان لوگوں کی صراط جن پر تونے انعام واکرام کیا ہے، ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تونے غضب نازل کیا ہے اور نہ ہی گمراہوں کا راستہ"۔(2)

اس صراط مستقیم کی ہدایت اور گمراہ کن راستوں سے حفاظت وسلامتی سے بڑھ کر بندہ پر اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اسی شاہراہ مستقیم پر چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: (تركتكم على المحجة البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك) "میں نے تمہیں واضح شاہراہ پر چھوڑا ہے، جس کی رات بھی دن کی طرح ہے، میرے بعد اس سے بدنصیب ہلاک ہونے والا ہی ہٹ سکتا ہے"۔(3)

(ا)النساء:69(2)الفاتحہ:6-7(3) ابن ماجہ:35، الصحیحہ:937 (4)بخاری:3/167، مسلم:5/132۔
ملاحظہ فرمائیں: اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم- شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔

.92 سنت کی ضد کیا ہے؟

سنت کی ضد بدعت ہے جو دین میں گھڑلی جاتی ہے، بدعت ایسی شریعت ہے جس کی اللہ تعالی نے اجازت نہیں دی ہے۔ اور نبی ﷺ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: (من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد) "جو ہمارے دین میں ایسی چیز کی ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔(1)

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (عليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ و إياكم و محدثات الأمور فإن كل محدثة ضلالة) "تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اور ایجاد کردہ بدعت سے بچتے رہو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے"۔(2) بدعت کے وجود کی طرف نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں اشارہ کیا ہے: (وستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة) "اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر (72) فرقے جہنمی ہوں گے، صرف ایک جنتی ہوگا"۔(3)

نبی کریم ﷺ نے اس جنتی فرقے کی تعیین اپنی زبان مبارک سے کردی ہے(هم من كان على مثل ما أنا عليه وأصحابي)"یہ وہ لوگ ہونگے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہونگے"۔(4) نیز اللہ تعالی نے اپنے اس قول سے نبی کریم ﷺ کو بری قرار دیاہے: (إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ)"جن لوگوں نے اپنے دین میں تفریق کرلی اور فرقوں میں بٹ گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، بس ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے"۔(5)

(1) صحیح مسلم:1718(2) صحیح حدیث ہے، مسند احمد:4/126، ابوداؤد، باب لزوم السنۃ رقم:4607، ترمذی:5/44رقم:2676، امام ترمذی نے کہایہ حدیث حسن صحیح ہے۔(3)و(4)حدیث شواہد کی بنیاد پر حسن ہے، حاکم کتاب العلم:1/129، ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی افتراق ہذہ الامۃ:5/26رقم:2641 (5)الانعام:159

ملاحظہ فرمائیں: البدع والنہی عنہا-ابن وضاح القرطبی ، الاعتصام -امام شاطبي، البدع الحولیہ-عبد اللہ بن عبد العزیز التویجری، البدعۃ ضوابطہا وآثرھا السيء في الأمۃ- علی بن محمد بن ناصر الفقیھي۔

.93 دین میں فساد وبگاڑ کے اعتبار سے بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

دین میں فساد وبگاڑ، رخنہ اندازی اور خلل اندازی کے اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک بدعت مکفرہ اور دوسری غیر مکفرہ، یعنی ایک کافر بنادینے والی بدعت، دوسری فاسق بنادینے والی بدعت۔

ملاحظہ فرمائیں: الاعتصام -امام شاطبي: 2/37

.94 "بدعت مکفرہ" کسے کہتے ہیں؟

بدعت مکفرہ بہت ساری ہیں، اور یہ وہ بدعت ہے جس سے دین وشریعت کی کسی اجماعی، متواتر اور بدیہی مسئلہ کا انکار لازم آئے۔ ایسی بدعت کی ایجاد سے آدمی کافر ہوجاتاہے، کیونکہ اس سے کتاب اللہ کی تکذیب اور رسولوں کی شریعت کا انکار لازم آتا ہے جسے دے کر اللہ نے بھیجاہے۔ جیسے "جہمیہ"(1) کی بدعت، یہ لوگ اللہ تعالی کی ہر صفات کا انکار کرتے ہیں اور قرآن مجید کو مخلوق مانتے ہیں، یہی نہیں بلکہ اللہ تعالی کی ہر صفات کو مخلوق کہتے ہیں، نیز اللہ تعالی کے ابراہیم علیہ السلام کو "خلیل" اور موسی علیہ السلام کو "کلیم" بنانے کا انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح "قدریہ"(2) کی بدعت یہ لوگ اللہ تعالی کے علم، افعال اور قضاوقدر کا انکار کرتے ہیں۔ نیز "مجسمہ" کی بدعت، یہ لوگ اللہ تعالی کو مخلوق کے مشابہ قرار دیتے ہیں غیرہ۔

البتہ ایسی بدعت ایجاد کرنے والوں کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل ہے: وہ یہ کہ جس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس کا مقصد اس بدعت سے قواعد دین (دین کی بنیادوں) کو کمزور کرنا اور مسلمانوں کو تشکیک کے ذریعہ دین سے برگشتہ کرنا ہے، تو ایسا شخص یقیناکافر ہے بلکہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، اور دین کے سب سے برے دشمنوں میں سے ایک ہے۔ اور جن کا مقصد یہ نہ ہو

بلکہ وہ خود دھوکہ کھا گئے اور ان پر حق وباطل واضح نہ ہو سکا اور خلط ملط ہو گیا تو ایسے لوگوں کو حق بتلایا جائے گا، ان پر حجت قائم کی جائے گی۔ اگر اس پر بھی وہ حق کو تسلیم نہ کریں تو پھر ان کے کافر ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

(1) جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے جس نے جعد بن درہم سے یہ بدعت اخذ کی تھی، اور جسے سالم بن احوز نے مرو میں قتل کر دیا تھا۔ (2) یہ معبد بن خالد جہنی کے پیروکار ہیں جس نے سب سے پہلے تقدیر پر کلام کیا جس کا مذہب ہے کہ سزا وجزا جبر ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: الاعتصام - امام شاطبي: 2/37

.95 بدعت غیر مکفرہ کسے کہتے ہیں؟

بدعت غیر مکفرہ وہ بدعت ہے جو ایسی نہ ہو کہ جس سے کتاب اللہ کی تکذیب ہوتی ہو، اور نہ ایسی چیز کا انکار لازم آتا ہو جسے اللہ تعالی نے رسولوں کو دے کر بھیجا ہے، جیسے "مروانیوں "(1) کی بدعت، جس پر بڑے بڑے صحابہ کرام نے نکیر کی تھی اور ان کی بدعت کو جائز نہیں سمجھا تھا، لیکن اس سے ان کی تکفیر نہیں کی تھی، لیکن اس سے ان کی تکفیر نہیں کی تھی، اور نہ اس کی وجہ سے ان کی بیعت سے ہاتھ کھینچا تھا، مثلا یہ لوگ بعض نمازوں کو وقت سے مؤخر کر دیتے تھے، نماز عید سے قبل خطبہ دینا شروع کر دیا تھا، اور جمعہ میں حالت خطبہ میں کئی دفعہ بیٹھ جاتے تھے، اور منبروں پر بعض بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دیتے تھے، یہ بدعتیں کسی شرعی بدعقیدگی کے سبب نہ تھیں بلکہ بعض اوقات تاویل کے طور پر اور بعض دفعہ سیاسی اور دنیوی اغراض اور خواہشات نفس کی پیروی کے سبب تھیں۔

(1) مروان بن حکم کی طرف منسوب ہے۔ یہی عثمان رضی اللہ عنہ کے گھیراؤ کا بڑا سبب تھا، جب یہ مدینہ کا گورنر تھا تو خطبہ میں علی رضی اللہ عنہ کو گالی دیا کرتا تھا، اسی نے سب سے پہلے عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا تھا۔ گلا گھٹ کر مرا تھا۔

ملاحظہ فرمائیں: الاعتصام - امام شاطبي: 2/37

.96 بدعت کی وقوع کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

دو قسمیں ہیں:

عبادات میں بدعت اور معاملات میں بدعت۔

ملاحظہ فرمائیں: تنبیہ أولی الابصار إلی کمال الدین وما فی البدع من الأخطار-صالح بن سعد السحیمی۔

.97 عبادات میں بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

دو قسمیں ہیں:

(1) پہلی ایسی چیز کو بطور عبادت کرنا جس کی اللہ تعالی نے مطلقا اجازت نہیں دی ہے، جیسے جاہل صوفی لوگ لہو ولعب کے آلات، ناچ گانے، سیٹی وتالی اور مختلف انواع کی بانسری وغیرہ کو عبادت کے طور پر جائز سمجھتے ہیں، جس میں ان لوگوں کی مشابہت کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: (وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً) "بیت اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹی اور تالی بجانا تھی"۔(1) (2) دوسری ایسی چیز کو عبادت کے طور پر کرنا جس کی اصل شریعت میں موجود تو ہے مگر اس کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ مثلا: احرام میں سر کو کھلا رکھنا عبادت ہے، لیکن غیر محرم روزہ یا نماز، یا اور کسی چیز میں عبادت کی نیت سے سر کو کھلا رکھے تو یہ بدعت ہوگا جو حرام ہے، اسی طرح وہ تمام عبادات جو شریعت میں جائز ہیں انہیں ایسے وقت میں کرنا جو جائز نہیں ہے۔ جیسے نفلی نماز ممنوع وقت میں پڑھنا، اور جیسے شک کے دن روزہ رکھنا، اسی طرح عیدین کے دن روزہ رکھنا وغیرہ ۔یہ سب بدعت ہے اور حرام ہیں۔ (1)الانفال:35	
عبادات میں بدعت کی کتنی حالتیں ہیں ؟ عبادات میں بدعت کی دو حالتیں ہیں: (1) پہلی حالت: ایسی بدعت جو اس عبادت کو بالکلیہ باطل کر دیتی ہے، جیسے فجر کی نماز دو کی بجائے تین پڑھے، یا مغرب کی چار پڑھے، اور چار رکعت والی نماز میں جان بوجھ کر قصدا پانچ یا تین رکعت پڑھے۔ (2) دوسری حالت: یہ کہ صرف وہ بدعت باطل ہو جو حقیقت میں باطل ہے، لیکن وہ عمل جس میں بدعت واقع ہوئی ہے بالک صحیح اور درست ہو، مثلا: کوئی شخص اعضاء وضو کو وضو کرتے وقت تین مرتبہ سے زیادہ دھلے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس فعل کے باطل ہونے کی بات نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا:(فمن زاد على هذا فقد أساء وتعدى و ظلم)"جو تین مرتبہ سے زیادہ دھلے اس نے برا کیا، حد سے تجاوز اور ظلم کیا"(1) وغیرہ۔ (1) حدیث حسن ہے، ابوداؤد رقم:135، نسائی:1/88، ابن ماجہ رقم:440، صحیح الجامع رقم:2892۔	.98
معاملات میں بدعت کیا ہے؟ ایسی چیز کی شرط لگانا جو کتاب اللہ میں ہے نہ سنت رسول میں، جیسے غیر معتق یعنی آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے "حق ولاء" کی شرط لگانا، جیسا کہ "قصہ بریرہ" میں ہے کہ اس کے مالکوں نے فروخت کرتے وقت اپنے لیے "حق ولاء" کی شرط رکھی یہ سن کر نبی ﷺ کھڑے ہوگئے اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:(فما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله فأيما شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وإن كان مائة شرط فقضاء الله أحق وشرط	.99

الله أوثق ما بال رجال منكم يقول أحدهم أعتق يا فلان وَلِيَ الولاء إنما الولاء لمن أعتق)"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسی چیزوں کی شرط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شرط بھی کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ سینکڑوں شرطیں لگائی جائیں، کیونکہ اللہ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے، تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی کہتا ہے: اے فلاں! تم غلام آزاد کرو مگر "حق ولاء" مجھے ملے گا، سن لو! "حق ولاء" اسے حاصل ہو گا جس نے آزاد کیا ہے۔"(1)

اسی طرح وہ شرط بھی بدعت اور حرام ہے جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔

(1) بخاری: 3/126، مسلم: 4/213۔

ملاحظہ فرمائیں: الاعتصام - امام شاطبی: 2/73

100. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اہل بیت اور آپ کے اصحاب کے سلسلہ میں کس چیز کا التزام واجب ہے؟

ہم پر واجب ہے کہ ہم اہل بیت اور صحابہ کرام کے بارے میں اپنے دل وزبان کو پاک وصاف رکھیں، ان کے مناقب وفضائل کو بیان کریں، ان کی برائیوں سے زبان روک لیں، اور ان کے آپس میں اختلافات اور لڑائیوں کے بارے میں سکوت اختیار کریں، اور ان کی شان میں گستاخی نہ کریں، اللہ نے ان کا ذکر توریت، انجیل اور قرآن میں کیا ہے، ان کے فضائل ومناقب میں صحیح احادیث آئی ہیں جو امہات کتب حدیث میں موجود ہیں، اللہ تعالی نے ان کی شان میں فرمایا: (مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّـهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) "محمد اللہ کے رسول ہیں، اور آپ کے ساتھ جو ایمان والے ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحیم وشفیق، آپ انہیں رکوع وسجود میں اللہ کے فضل وکرم اور رضا مندی مانگتے دیکھیں گے، ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں، ان کے یہی اوصاف توریت وانجیل میں مذکور ہیں مثل اس کھیتی کہ جس نے اپنی سوئی نکالی، وہ مضبوط ہوئی، پھر موتی ہوئی، اور اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کہ کاشت کار کو بھلی معلوم ہونے لگے۔ تاکہ ان (صحابہ) سے کفار کا غیظ وغضب مزید بڑھے۔ اللہ تعالی نے ان میں ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے اجر عظیم اور مغفرت کا وعدہ کیا ہے"۔(1) نیز فرمایا: (وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ) "جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی وہ حقیقت میں خالص مومن ہیں ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے"۔(2) نیز فرمایا: (وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّـهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ) "اور مہاجرین وانصار میں سابقین اولین اور جنہوں

نے احسان کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ تعالی ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، اور اللہ تعالی نے ان کے لیے جنتیں تیار رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے "۔(1)

نیز فرمایا:(لَّقَد تَّابَ اللَّـهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ)"اللہ تعالی نے نبی ﷺ اور ان کے مہاجرین وانصار کی توبہ قبول کر لی جنھوں نے تنگی کی گھڑی کے زمانہ میں آپ کی پیروی کی"۔(2)

نیز فرمایا: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۔ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) "(فیء کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں (8) اور (ان کے لیے) جنھوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو "۔(3)

ان کے علاوہ اور بہت ساری آیات ہیں جن میں مہاجرین وانصار کی بڑی تعریف اور فضیلت بیان کی گئی ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہے اور ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے بدری صحابیوں کو خطاب کر کے فرمایا:(اعملو ا ما شئتم فقد غفرت لکم) "تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے"۔(4)

اسی طرح ہمارا عقیدہ ہے کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے "بیعت رضوان" کی تھی ان میں سے کوئی بھی جھنم میں داخل نہیں ہو گا، بلکہ اللہ تعالی ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے۔ ارشاد ربانی ہے: (لَّقَدْ رَضِيَ اللَّـهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ)"اللہ تعالی ان مومنین سے راضی ہو گیا جب کہ وہ آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے، اللہ نے ان کے دلوں میں جو تھا اسے معلوم کر لیا"۔(5)

ہم اس امر کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ امت محمدیہ جو افضل الامم ہے، ان میں سب سے افضل ترین صحابہ کرام کی جماعت ہی ہے، اور اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تب بھی وہ صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھا مد خرچ کرنے کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔(6)

نیز ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ انبیاء کی طرح معصوم نہیں تھے، ان سے خطا و غلطی ہو سکتی ہے، ہاں! وہ مجتہد تھے، اگر انکا اجتہاد درست نکلا تو انہیں دگنا اجر ملے گا، اگر ان کا اجتہاد درست نہ نکلے تب بھی وہ ایک اجر کے یقینی طور پر مستحق ہیں۔ ان کے اتنے

ABM Workshops

فضائل ومناقب اور حسنات ہیں جو ان کے برے عملوں کو دھو دیتے ہیں۔ معمولی نجاست اگر بحر بیکراں میں گر جائے تو کیا اسے آلودہ کر سکتی ہے؟" رضی اللہ عنہم"

ہمارا یہی عقیدہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت کے بارے میں بھی ہے۔ جن سے اللہ تعالی نے نجاست اور آلودگی دور کر دی تھی اور انہیں پاک وصاف کر دیا تھا۔

ہم ہر اس شخص سے براءت کا اعلان کرتے ہیں جس کے سینے میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب، آپ کے اہل بیت، یا کسی بھی صحابی کے بارے میں کینہ وبغض ہو، یا وہ ان کو گالی دے، یا ان کی شان میں معمولی اور ادنی قسم کی بھی گستاخی کرے۔ اور ہم اللہ تعالی کو ان کے ساتھ ہماری محبت ودوستی کا گواہ بناتے ہیں، اور اپنی بساط وطاقت بھر ان کی طرف سے دفاع کرتے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی وصیت میں اسی کی تائید کی تھی، آپ نے فرمایا تھا: (لا تسبوا أصحابي الله الله في أصحابي) "میرے اصحاب کو گالی نہ دو اور نہ برے الفاظ کے ساتھ یاد کرو، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو"۔(7) نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: (إني تارك فيكم ثقلين : أولها كتاب الله فخذوا بكتاب الله و تمسكوا به ثم قال : وأهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي) "میں تمہارے درمیان دو گراں نما چیزیں چھوڑ جاتا ہوں: ایک اللہ کی کتاب، اسے مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور دوسری میرے اہل بیت، میرے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتے ہو"۔(8)

(1) التوبہ:100 (2) التوبہ:117 (3) الحشر 8-9 (4) بخاری، کتاب باب فضل من شهد بدرا 5/9 مسلم رقم:2494۔(5) الفتح:18 (6) بخاری 4/195 ومسلم، رقم:2541 کی اس حدیث کی طرف اشارہ ہے "لا تسبوا اصحابی فلو أن أحد اأنفق مثل أحدذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصفه" (7) بخاری: 4/191، مسلم: 7/188 (8) مسلم، باب فضائل علی بن ابی طالب: 7/123، مسند احمد: 4/366، مستدرک حاکم: 3/148 علامہ ذھبی نے حاکم کی تصحیح کی موافقت کی ہے۔
ملاحظہ فرمائیں: عقیدہ طحاویہ-ابو العز الحنفی ص 467-471، لمعۃ الاعتقاد-موفق الدین ابن قدامۃ: 178۔

.101 صحابی کسے کہتے ہیں؟

اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

الصحابي هو من لقي النبي ﷺ مسلما ومات على ذلك.

صحابی وہ شخص ہے جو اسلام کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملا اور پھر اسی حالت میں فوت ہوا۔

.102 صحابہ میں سب سے افضل کون ہیں؟

رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، پھر بقیہ عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، پھر بیعت رضوان والے، پھر تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ABM Workshops

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:(كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا تعدل بأبي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم) "نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ برابر اور پھر ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر، پھر ہم سارے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے"۔(1)

(1) بخاری، کتاب فضائل اصحابی النبی ﷺ: 4/203، ابوداؤد: 4627، ترمذی: 3807

ملاحظہ فرمائیں: عقیدۃ أہل السنۃ والجماعۃ فی الصحابۃ الکرام – ناصر بن علی عائض۔

103. اولیاء اللہ کی کرامت کا کیا حکم ہے؟

اولیاء کی کرامت حق ہے۔ کرامت اس خارق عادت شیء کے ظہور کو کہتے ہیں جو اولیاء کے ہاتھ سے ظاہر ہوتی ہے، لیکن اس میں ان کا کوئی اختیار اور تصرف نہیں ہوتا، اور نہ ہی کرامت کسی چیلینج کے طور پر ظاہر ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالی ان کے ہاتھ صرف جاری کر دیتاہے اور انہیں اس کی کوئی خبر تک نہیں ہوتی۔ جیسے اصحاب کہف(1)، اصحاب غار (2) اور جریج راہب(3) کا واقعہ۔

در حقیقت اولیاء کے یہ کرامت انبیاء کے معجزات ہی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس امت میں زیادہ اور بڑی بڑی کرامت ظاہر ہوئی۔

کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کے معجزات زیادہ بھی ہیں اور بڑے بھی، جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مرتد ہو جانے کے زمانے میں آپ سے کرامت ظاہر ہوئی۔(4) اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:(يا سارية الجبل) "اے ساریہ پہاڑ کی طرف آؤ"۔(5) اور آپ کی آواز شام میں ساریہ تک پہنچی۔ اسی طرح آپ نے مصر کے دریائے نیل کے نام خط لکھا اور دریا بہنے لگا۔(6) اور علاء بن الحضرمی کا گھوڑا، آپ نے رومیوں کے ساتھ جنگ میں دریا میں ڈال دیا تھا۔(7) اور جیسے ابو مسلم خوانی نے آگ کے اندر نماز پڑھی (8)، جسے اسود عنسی کذاب نے جلایا تھا۔ وغیرہ کرامات جو نبی ﷺ کے دور میں ظاہر ہوئیں اور صحابہ وتابعین کے دور میں بھی اور اس کے بعد بھی آج تک ظاہر ہوتی رہی ہیں، اور قیامت تک ظاہر ہوتی رہیں گی۔ در حقیقت یہ سب ہمارے نبی ﷺ کے معجزات ہیں، کیونکہ آپ کی پیروی ہی سے ان اولیاء کو یہ درجہ نصیب ہوا۔

یہ بات یاد رکھو کہ اگر کسی غیر متبع رسول اور کافر و فاسق سے اس قسم کی کوئی خارق عادت چیز ظاہر ہوتی ہے تو وہ کرامت نہیں، بلکہ وہ فتنہ اور شعبدہ بازی کے سوا کچھ نہیں۔ اور یہ شعبدہ بازی کسی ولی اللہ سے صادر نہیں ہو سکتی، یہ شیطان کے اولیاء سے صادر ہو سکتی ہے۔

(1) اصحاب کہف کا قصہ (البدایہ والنہایہ ج2 ص:10 تا 110) میں دیکھئے۔(2) اصحاب صخرہ کا واقعہ دیکئے بخاری، کتاب الاجارۃ: 3/51، مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب قصہ اصحاب الغار الثلاثۃ رقم: 3743۔(3) مسند احمد: 2/307، البدایہ والنہایہ: 2/123۔(4) تاریخ الاسلام وطبقات

المشاہیر والاعلام للذھبی:3/20-25۔(5)اسد الغابۃ:4/65، مجموع الفتاوی ابن تیمیہ:11/78(6)النجوم الزاھرۃ:1/35، تاریخ الخلفاء: 49۔(7)اصابۃ:7/38، طبقات ابن سعد:4/77، مجموع الفتاوی:11/278۔(8)تاریخ ابن عساکر:9/15، مجموع الفتاوی:11/279۔
ملاحظہ فرمائیں:کرامات الأولیاء – اللالکائی۔اصول الإیمان فی ضوء الکتاب والسنۃ–ص 203۔

104. اللہ تعالی کا ولی کون ہے؟

ہر وہ شخص اللہ تعالی کا ولی ہے جو اللہ تعالی پر ایمان لائے، اس سے ڈرے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرے۔ ارشاد ربانی ہے:(أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّـهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)"سن لو!اللہ تعالی کے اولیاء پر نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔(1) آگے اللہ تعالی نے اولیاء کے بارے میں بیان کیا:(الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ)"جو اللہ تعالی پر ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے"۔(2) نیز فرمایا: (اللَّـهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ)"اللہ تعالی مومنوں کا ولی ہے، اللہ انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکالتا ہے، اور کافروں کے اولیاء طاغوت ہیں جو انہیں نور سے تاریکیوں کی طرف نکال لے جاتے ہیں ۔"(3) نیز فرمایا:(إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّـهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (٥٥) وَمَن يَتَوَلَّ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّـهِ هُمُ الْغَالِبُونَ)"تمہارا ولی اللہ ہے، اور رسول اور مومنین ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے منہ موڑے تو سن لو! اللہ تعالی کا گروہ ہی غالب رہے گا۔(4)"

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:(إذا رأيتم الرجل يمشي علي الما، أويطير في الهواء فلا تصدقوه ولا تغتروابه حتى تعلموا متابعته للرسول صلى الله عليه وسلم) "جب تم کسی آدمی کو پانی پر چلتے یا ہوا میں اڑتے دیکھو، تو اس کی نہ تصدیق کرو، نہ اس سے دھوکہ کھاؤ یہاں تک کہ یہ جان لو کہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کا متبع ہے یا نہیں"۔(5)

(1)یونس:62۔(2)یونس:63۔(3)البقرہ:257۔(4)المائدہ:55-56 (5)شرح العقیدہ الطحایۃ، ص: 508، مطبوعۃ المکتب السلامی، بیروت، تحقیق الشیخ ناصر الدین البانی، امام شافعی رحمہ اللہ کے اس قول پر ان تمام لوگوں کے اقوال وافعال کو پرکھنا چاہئے جن کو ہم ولی مانتے ہیں اور جن کی طرف سینکڑوں کرامات اور خوارق عادت امور منسوب کئے جاتے ہیں اور جنہیں ہم اپنی محفلوں میں بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں، ان کی ذاتی زندگیوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ ایا وہ اطاعت ومتابعت رسول ﷺ (فداه أبي و أمي) کی کسوٹی پر پورا اترتے ہیں؟ یا کہیں ہم دھوکہ تو نہیں کھائے ہوئے ہیں۔
ملاحظہ فرمائیں:الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان–ابن تیمیہ، ولایۃ اللہ والطریق الیہا–ابراہیم ہلال۔

BM Workshops

.105	وہ کون سا گروہ ہے جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے:"میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہے گا،لوگوں کی مخالفت سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے"۔ وہ گروہ تہتر (73) فرقوں میں "فرقہ ناجیہ " ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے استثناء کرکے بتلادیا ہے(كلها في النار إلا واحدة وهي الجماعة) "بہتر(72) فرقے جہنمی ہوں گے، صرف ایک فرقہ ناجیہ ہوگا اور وہ اہل سنت والجماعت (1) ہیں "۔(2) ایک روایت میں نبی ﷺ نے فرمایا:(ما أنا عليه وأصحابي) "یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریق پر ہیں"۔(3) (1)"جماعت "کا مطلب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:(الجماعة ما وافق الحق وإن كنت وحدك) "جماعت اسے کہتے ہیں جو حق کے موافق ہو گر تم تنہا ہی رہ جاؤ"۔ (2) صحیح ہے، ابن ماجہ رقم:4041، احمد:3/145، علامہ البانی نے ظلال الجنۃ فی تخریج السنۃ:1/32-33 میں صحیح قرار دیا ہے۔(3) ترمذی، ابواب الایمان، باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ رقم : 2641، حاکم:1/128/129۔ یہ حدیث شواہد کی بنیاد پر حسن ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: تحدید الفرقۃ الناجیۃ۔ مجید الخلیفۃ ص16
.106	قیامت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ قیامت کے دن پر ایمان لانے میں موت کے بعد پیش آنے والے ان تمام امور پر ایمان لانا شامل ہے جن کی اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں سے چند امور درج ذیل ہیں: 1۔ موت 2- قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا 3- قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا 4- قیامت کبری 5- میزان عمل 6- اعمال نامہ 7- حساب 8- حوض کوثر 9- صراط 10- شفاعت

	11-جنت اور جہنم
.107	(1) موت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت : يا ويلها أين تذهبون بها ؟ يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعها الإنسان لصعق"(1) جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر چلنے لگتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو، اور اگر برا تھا تو کہتا ہے: ہائے بربادی! اسے کہاں لے جا رہے ہیں؟ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور اگر اسے انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه وإن تكن غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم".(2) جنازہ کو لے کر تیز چلو، کیونکہ اگر وہ نیک تھا تو اسے خیر کی طرف پہنچا دو گے، اور اگر برا تھا تو اپنے کندھوں سے شر کو اتار دو گے۔ (1) صحیح بخاری:1316،1314۔ (2) متفق علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ : بخاری کتاب الجنائز، باب السرعۃ بالجنازۃ، 2/108، حدیث 1315، مسلم، کتب الجنائز، باب الاسرائ بالجنازۃ، 2651، حدیث 944۔ ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول - حافظ الحکمی: 2/681-906، الحیاۃ الآخرۃ - غالب العواجی، القیامۃ الکبریٰ - عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي، القیامۃ الصغری عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي۔
.108	2-قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا: یعنی اس بات پر کہ لوگوں کا مرنے کے بعد اپنی قبروں میں بھی امتحان لیا جاتا ہے، انسان سے سوال ہوتا ہے کہ تمہارا رب کون ہے ؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو اس کے جواب میں بندہ مومن کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، لیکن گنہگار کہتا ہے ہائے ہائے، میں نہیں جانتا، لوگوں کو کچھ کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا، اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو تم نے جانا اور نہ کتاب اللہ کی تلاوت کی (کہ جان سکتے) پھر اس پر لوہے کے ہتھوڑے سے ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ اسے انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسے انسان و جنات کے علاوہ اس کے قریب کی ہر چیز سنتی ہے۔

ABM workshops

	اللہ تعالیٰ نے فرمایا:(يُثَبِّتُ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّـهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّـهُ مَا يَشَاءُ)"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دینا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ظالموں کو اللہ بہکا دیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزرے"۔(1) (1)دیکھئے: صحیح، بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، 2/123، حدیث(1374،1329)مسند احمد 4/296،295،288،287، مستدرک حاکم 1/37تا40۔ ملاحظہ فرمائیں:التذکرة فی أحوال الموتی وأمور الآخرة ص125، شرح العقیدة الطحاویہ ص265۔
.109	3- قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا: یہ چیز کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ برحق ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، قبر میں عذاب صرف روح کو ہوتا ہے اور جسم اس کے تابع ہے، لیکن قیامت کے دن روح اور جسم دونوں کو عذاب ہو گا- بہر حال قبر کا عذاب اور راحت وآسائش برحق ہے، کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں اس کے دلائل موجود ہیں۔(1) (1)دیکھئے:کتاب الروح، از ابن القیم، 1/311،263۔ ملاحظہ فرمائیں:شرح العقیدة الطحاویہ ص267۔
.110	4- قیامت کبری: جب حضرت اسرافیل صور میں پہلی بار پھونک ماریں گے، پھر قبروں سے اٹھا دینے والا صور پھونکیں گے تو روحیں اپنے اپنے جسموں میں واپس لوٹا دی جائیں گی اور لوگ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر اللہ رب العالمین کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:القیامۃ الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي۔
.111	5-میزان عمل: اس میزان (ترازو) پر بندہ اور اس کے عمل دونوں کا وزن کیا جائے گا: (فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَـٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ)"پس جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات پانے والے ہو گئے۔ اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا تو یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے"۔المؤمنون 102-103 ملاحظہ فرمائیں:شرح العقیدة الطحاویہ ص281، الحیاة الآخرة–غالب العواجی۔
.112	6- اعمال نامہ

اعمال نامے اور صحیفے پھیلا دئے جائیں گے، تو بعض لوگوں کو ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور بعض کو پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے گا:(فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (١٩) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (٢٠) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٢١) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (٢٢) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (٢٣)كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (٢٤) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (٢٥) وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (٢٦) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (٢٧) مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۜ (٢٨) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ) الحاقہ 19-29

سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا۔ بلند و بالا جنت میں۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔(ان سے کہا جائے گا)مزے سے کھاؤ پیو اپنے اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے۔ لیکن جسے اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ کاش کہ موت میرا کام ہی تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:(وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ . فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا . وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا) الانشقاق 10- 12

"اور جس شخص کو اس (کے عمل) کی کتاب اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دی جائے گی۔ تو وہ موت کا پکارے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔"

ملاحظہ فرمائیں: الحیاۃ الآخرۃ–غالب العواجی: 2/ 859۔

113. 7- حساب:

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ "

ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے :اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا"۔ (1)

(1) سنن ترمذی: 2417، صحیح

ملاحظہ فرمائیں: القیامۃ الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي ص 193۔

ABM Workshops

.114	8-حوض کوثر: اس بات کی پختہ تصدیق بھی واجب ہے کہ قیامت کے میدان میں نبی ﷺ کا حوض ہو گا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھا ہو گا، اس کے آبخورے آسمان کے تاروں کی گنتی کے برابر ہوں گے اور اس کا طول و عرض ایک ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہو گا، جسے اس حوض کا ایک گھونٹ پانی نصیب ہو جائے اسے پھر کبھی پیاس محسوس نہیں ہو گی۔(1) یہ حوض ہماری نبی ﷺ کے لیے خاص ہو گا، ویسے تو ہر نبی کا ایک حوض ہو گا، لیکن ہمارے نبی ﷺ کا حوض سب سے بڑا ہو گا۔ (1) صحیح بخاری:(6575 تا6593) صحیح مسلم: (2289 تا2305)۔ ملاحظہ فرمائیں: تیسیر الکریم العلی فی وصف حوض النبی–عبد السلام البالی۔ الحیاۃ الآخرۃ–عالب العواجی:2/1427۔
.115	9-صراط: صراط جہنم کے اوپر نصب ہے جس سے اولین وآخرین تمام لوگ گزریں گے، یہ تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے، لوگ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے اس کے اوپر سے گذریں گے، چنانچہ بعض لوگ آنکھ جھپکنے کی مانند گزر جائیں گے، بعض بجلی کی مانند، بعض ہوا کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور بعض اونٹ کی رفتار سے، اور بعض لوگ دوڑ کر، بعض عام چال چل کر اور بعض گھسٹ کر اسے پار کریں گے، پل کے کناروں پر لوہے کے آنکوڑے نصب ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا وہ اسے اچک لیں گے۔ جب مومنین پل صراط پار کرلیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر انہیں کھڑا کیا جائے گا اور ایک دوسرے سے قصاص دلوایا جائے گا، جب بالکل پاک وصاف ہو جائیں گے تو انہیں دخول جنت کی اجازت ملے گی۔(1) (1) دیکھئے صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب قصاص المظالم، حدیث(2440) وکتاب الرقاق، حدیث(6533 تا6535) صحیح مسلم ،کتاب الایمان، 1/163 تا187، حدیث(186 تا195)۔ ملاحظہ فرمائیں: صفۃ الصراط–حاي الحاي۔ القیامۃ الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي ص 279۔
.116	10-شفاعت: دوسرے کے لیے خیر طلب کرنے کو شفاعت کہتے ہیں۔ شفاعت کی کئی قسمیں ہیں: ابن ابی العز نے شرح عقیدہ طحاویہ میں شفاعت کی آٹھ قسمیں ذکر کی ہیں: 1-شفاعت عظمی تاکہ لوگوں کا حساب وفیصلہ شروع ہو۔ 2-ان لوگوں کے بارے میں شفاعت جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ 3-ان لوگوں کے بارے میں شفاعت جنہیں جہنم رسید کرنے کا حکم ہو چکا ہو گا کہ اللہ انہیں جہنم میں نہ ڈالے۔

4-جو لوگ جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کے رفع درجات کے لیے شفاعت۔
5-کچھ لوگوں کے لیے حساب کے بغیر جنت میں داخل ہونے کی شفاعت۔
6-نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے چچا ابو طالب کے عذاب کی تخفیف کے لیے شفاعت۔
7-نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کہ تمام مومنوں کے لیے دخول جنت کی اجازت مل جائے۔
8-امت محمدیہ میں سے جو لوگ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ان کے لیے شفاعت۔ (1)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ یہ شفاعت فرمائیں گے:
1 – جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔
2 – جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔
3 – پھر جس کے دل میں رائی کے ادنی دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔
4 – پھر ہر اس شخص کے بارے میں جس نے "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کیا ہو گا شفاعت فرمائیں گے۔
اس کے بعد اللہ تعالی فرمائے گا:
"شفعت الملائكة وشفع النبيون وشفع المومنون ولم يبق إلا أرحم الرحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما لم يعملو خيرا قط"(2)
فرشتے شفاعت کر چکے، انبیاء شفاعت کر چکے، مومنین شفاعت کر چکے، اب صرف ارحم الراحمین (اللہ) باقی رہ گیا، چنانچہ اللہ تعالی جہنم سے مٹھی بھر کر ان لوگوں کو نکال دے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہو گی۔

(1) شرح عقیدہ طحاویہ، صفحہ 252 تا 262، (2) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالی: (لما خلقت بيدي) حدیث (7410) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفہ طریق الرؤیہ، 1/170، حدیث (183) وباب ادنی الجنۃ منزلۃ، 1/80، حدیث (193)۔
ملاحظہ فرمائیں: اثبات الشفاعۃ – امام ذہبی، الحیاۃ الآخرۃ – غالب العواجی: 1/469، الشفاعۃ – مقبل بن هادي الوادعي۔

.117 11-جنت اور جہنم:

یہ عقیدہ رکھنا بھی واجب ہے کہ جنت اور جہنم دو مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گے، جنت اللہ کے اولیاء کا گھر ہے اور جہنم اللہ کے دشمنوں کا ٹھکانہ، اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے اور کفار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں، اس وقت بھی جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نماز کسوف میں اور معراج کی رات دونوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کیا جائے گا اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر کے ذبح کر دیا جائے گا، پھر یہ منادی کر دی جائے گی کہ اے اہل جنت! جنت میں اب ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے بعد موت نہیں، اور اے اہل جہنم! جہنم میں ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے بعد موت نہیں۔(1)

(1) صحیح مسلم:2849

ملاحظہ فرمائیں: الجنۃ والنار – عمر بن سلیمان الأشقر۔

118. کتب العقیدۃ القدیمۃ

شمار	نام کتاب	مصنف	تاریخ وفات
1.	کتاب الایمان و معالمه و سننه	الامام والمجتهد ابو عبید القاسمی ابن سلام	224ھ
2.	کتاب الایمان	امام ابن ابی شیبه	235ھ
3.	اصول السنة	امام اهل السنة والجماعة احمد بن حنبل	241ھ
4.	الرد علی الجهمیة والزنادقة	امام اهل السنة والجماعة احمد بن حنبل	241ھ
5.	خلق افعال العباد	امام البخاری	256ھ
6.	کتاب الایمان (الجامع الصحیح)	امام البخاری	256ھ
7.	کتاب التوحید (الجامع الصحیح)	امام البخاری	256ھ
8.	السنة	وأبو بکر أحمد بن هانئ الکلبی الأثرم	273ھ
9.	کتاب السنة (سنن)	امام ابو داؤد	275ھ
10.	الاختلاف فی اللفظ، والرد علی الجهمیة والمشبهة	امام ابن قتیبه	276ھ
11.	اصول السنة واعتقاد الدین	حافظ و امام ابو حاتم الرازی	277ھ
12.	الرد علی الجهمیة	امام الدارمی	280ھ

13.	السنة	حافظ ابن ابی عاصم	287ھ
14.	السنة	عبداللہ ابن امام احمد	290ھ
15.	السنة	محدث ابوبکر المروزی	292ھ
16.	السنة	المروزی (شاگرد امام احمد)	292ھ
17.	صريح السنة	مجتہد مفسر امام ابن جریر طبری	310ھ
18.	كتاب التوحيد واثبات صفات الرب	فقیہ امام ابن خزیمہ	311ھ
19.	عقيدة الطحاوية	ابو جعفر الطحاوی	321ھ
20.	المقالات الاسلامية	امام عبدالحسن الاشعری	324ھ
21.	الرسالة الى اهل الثغر	امام عبدالحسن الاشعری	324ھ
22.	الابانة عن اصول الدين	امام عبدالحسن الاشعری	324ھ
23.	شرح السنة	الحسن بن علی بن خلف البربہاری	329ھ
24.	كتاب السنة	ابو احمد الاصال	349ھ
25.	الشريعه	امام ابوبکر الاجری	360ھ
26.	اعتقاد ائمة الحديث	امام ابوبکر اسماعیلی	371ھ
27.	كتاب الصفات	امام دارقطنی	385ھ
28.	كتاب النزول	امام دارقطنی	385ھ
29.	الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة	أبو عبد الله عبيد الله بن محمد بن بطة العكبری الحنبلی	387ھ
30.	شرح الابانة عن اصول السنة والديانة	أبو عبد الله عبيد الله بن محمد بن بطة العكبری الحنبلی	387ھ
31.	كتاب التوحيد	ابن مندہ	395ھ
32.	الردعلى الجهمية	ابن مندہ	395ھ
33.	شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة	لالکائی	428ھ

ABM Workshops

34.	الوصول إلى معرفة الأصول فى مسائل العقود فى السنة	ابو عمرو الطلمنکی الاندلسی	429ھ
35.	الاعتقاد	ابو نعیم الاصبہانی	430ھ
36.	الرسالة فى اثبات الاستواء	ابو محمد الجوینی	438ھ
37.	عقیدة السلف اصحاب الحدیث	امام ابو عثمان الصابونی	449ھ
38.	الاعتقاد على مذهب السلف اهل السنة والجماعة	امام بیہقی	458ھ
39.	ذم الكلام	شیخ الاسلام ابو اسماعیل الھروی	481ھ

.11 کچھ کتب عقیدہ کا تعارف

(1)- الشريعة للإمام الآجري

مولف کا نام: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجری (درب الآجر کی طرف نسبت ہے، جو کہ بغداد کے مغربی جانب کا ایک محلہ ہے) رحمہ اللہ۔

ولادت اور وفات: ۲۶۴ھ سنہ ولادت ہے، اور ۹۶ سال کی عمر میں سنہ ۳۶۰ھ میں وفات پائے۔

کتاب کا نام: الشریعۃ۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: مولف کے بقول آپ کے عہد میں بدعات اور اہل الاہواء کی کثرت، اور عام اہل اسلام کے لئے اصل دین سمجھنے میں مشکل ہونا وغیرہ۔

کتاب کے اہم موضوعات: ۱- جماعت کو لازم پکڑنا اور فرقہ واریت سے گریز کرنا۔ ۲- پچھلی امتوں کا افتراق پھر اس امت میں افتراق پھر خوارج کا ذکر کیا ہے۔ ۳- عقیدہ اہل السنہ کے مصادر آپ نے بیان کئے ہیں کہ کہاں سے عقیدہ لیا جائے۔ ۴- تمسک بالکتاب والسنہ اور سنن الصحابہ۔ ۵- دین میں جدال کی مذمت۔ ۶- خلق قران پر سیر حاصل گفتگو۔ ۷- ایمان میں عمل کا موجود ہونا پھر تارک الصلاۃ کے کفر کا مسئلہ اور ایمان کے نقص وازدیاد پر بحث۔ ۸- مرجئہ، قدریہ، معتزلہ، اور حلولیہ وغیرہ پر رد۔ ۹- عذاب قبر کا برحق ہونا، علامات قیامت صغری وکبری، جنت وجہنم کا برحق ہونا اور اس کی بقا۔ ۱۰- فضائل الصحابہ، عشرہ مبشرہ، اہل بیت، حجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، شیخین تدفین، اور فضائل ام المومنین عائشہ و معاویہ، عمار و عمرو بن العاص، رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ ۱۱- مشاجرات صحابہ کی بابت کف لسان، ان سے تبرا اور ان پر سب وشتم کرنے والوں کی شناعت، اور روافض کے سوء مذہب پر بحث کئے ہیں۔

کتاب کی اہمیت: ۱- عقیدہ کی مصادر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ۲- عقیدہ کے موضوع پر یہ انسائکلوپیڈیا ہے۔ ۳- کتاب کے سارے موضوعات باسند پیش کئے گئے ہیں۔ ۴- ہر مسئلہ میں کتاب وسنت کے ساتھ اقوال صحابہ وتابعین بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ۵- حدیث کی مخلف الانواع تصانیف میں اس کی حیثیت مستخرج کی بھی ہے۔ ۶- آپ کے بعد آنے والے اہل علم نے عقیدہ اہل السنہ کی بابت اس کتاب کو مرجع مانا ہے۔

ABM Workshops

الشریعہ کے مصادر: ۱- کتاب الایمان ازاحمد بن حنبل رحمہ اللہ۔ ۲- کتاب الایمان ازابو نصر الفلاس۔ ۳- کتاب المصابیح ازابو بکر بن ابوداود۔ ۴- کتاب غریب الحدیث ازابوعبید۔

مصنف کا منہج: ۱- عقیدہ اہل السنہ والجماعہ کے اثبات اور مخالفین کے رد میں محدثین کا طریقہ اپنائے ہیں، یعنی نصوص کا ذکر، اقوال صحابہ وتابعین، اور کتاب، باب وغیرہ۔ ۲- احادیث صحیحہ سمیت ضعیف روایات بھی لائے ہیں۔ ۳- مخالفین کا قول ذکر کرتے ہیں پھر اس کا بھرپور رد کرتے ہیں۔ ۴- بڑے بڑے تقریباً سارے فرقوں کا ذکر کرکے ان پر رد کئے ہیں۔ ۵- مصنف اسلوب الحوار یعنی سوال وجواب کا انداز اختیار کرتے ہیں۔ ۶- کتاب میں بعض اہم مباحث ذکر نہیں کئے گئے ہیں جیسے اللہ تعالی کی صفت وجہ وغیرہ۔

(2)- الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية لابن بطة

مولف کا نام: امام ابوعبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن حمدان العکبری الحنبلی رحمہ اللہ، جو ابن بطہ سے مشہور ہیں۔

ولادت اور وفات: ۳۰۴ھ تا ۳۸۷ھ۔

کتاب کا نام: الابانہ عن شریعۃ الفرقۃ الناجیۃ ومجانبۃ الفرق المذمومۃ۔

کتاب کے اہم موضوعات: ۱- عقیدہ اہل السنہ والجماعہ کا بیان اور ان کے مخالفین پر رد۔ ۲- اطاعت پر ابھار گیا اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے تحذیر کیا گیا ہے۔ ۳- جماعت کو لازم پکڑنا اور فرقہ واریت سے گریز کرنا۔ ۴- دین میں جدال اور تعمق کی مذمت۔ ۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتن سے متعلق پیشن گوئیاں۔ ۶- ایمان میں عمل کا موجود ہونا پھر تارک الصلاۃ کے کفر کا مسئلہ اور ایمان کے نقص وازدیاد پر بحث۔ ۷- مرجئہ، رافضہ اور خوارج وغیرہ پر رد۔ ۸- فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم اور روافض کے سوء مذہب پر بحث کئے ہیں۔ ۹- ہدایت توفیق کی اہمیت۔ ۱۰- ایمان بالقدر سے متعلق تفصیلی بیان۔ ۱۱- اللہ تعالی کی صفت کلام پھر خلق قران کے بیان کے بعد جہمیہ پر ٹھوس رد۔ ۱۲- کتاب کے کچھ حصے مفقود ہیں۔ ۱۳- یہ کتاب "الابانہ الکبری" سے معروف ہے۔

کتاب کی اہمیت: ۱- عقیدہ کی مصادر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ۲- عقیدہ کے موضوع پر یہ انسائکلوپیڈیا ہے۔ ۳- کتاب کے سارے موضوعات باسند پیش کئے گئے ہیں۔ ۴- ہر مسئلہ میں کتاب وسنت کے ساتھ اقوال صحابہ وتابعین بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ۵- آپ کے بعد آنے والے اہل علم نے عقیدہ اہل السنہ کی بابت اس کتاب کو مرجع مانا ہے، خصوصاً امام الالکائی نے "شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعہ میں مکمل اسی نہج کو اختیار کئے ہیں۔ ۶- مذہب احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اصول وفروع میں اس کا خاص مقام ہے۔

مصنف کا منہج: ۱- آغاز کتاب میں ایک مقدمہ بیان کیا گیا ہے، جس میں مصنف کے عہد کے حالات بھی قلم بند کئے گئے ہیں۔ ۲- اس تصنیف کو کتب اور اجزاء میں منقسم کئے ہیں، اور عقیدہ اہل السنہ والجماعہ کے اثبات اور مخالفین کے رد میں محدثین کا طریقہ اپنائے ہیں، یعنی نصوص کا ذکر، اقوال صحابہ وتابعین، اور کتاب، باب وغیرہ۔ ۳- احادیث کی صحت وضعف پر بحث کرتے ہیں۔ ۴- مخالفین سے خاصا طویل نقاش کرتے ہیں۔ ۵- مصنف اکثر مقامات پر دلائل کے ساتھ اہل السنہ اور اہل بدعت کے مابین ہوئے مناظرے بھی بیان کرتے ہیں۔

(3)- شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي رحمه الله

مولف کا نام: امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الرازی الطبری اللالکائی، یہ نسبت دراصل پیر پر پہنے جانے والے موزے کی تجارت کی وجہ سے ہے۔

ABM Workshops

ولادت اور وفات: آخری دنوں بغداد میں تھے، پھر شہر دینور نکلے اور راستہ میں ہی وفات پائی، سنہ وفات ۴۱۸ھ ہے۔

کتاب کا نام: کتاب کے نام میں اختلاف ہیں، کسی نے "السنہ" کہا، کسی نے "شرح السنہ"، اور کسی نے "اصول السنہ"۔ معروف نام: شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعہ۔ یہ مولف کی آخری کتاب ہے۔ ۴۱۶ھ کی تصنیف ہے۔

سبب تالیف: مولف نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ آپ سے اعتقاد اہل الحدیث سے متعلق لکھنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور دوسرا مقصد عام اہل علم کا اصل کو چھوڑ کر دیگر علوم میں دلچسپی لینا اور علوم شرعیہ سے انصراف کرنا۔ اس مقدمہ میں مصنف نے کتاب میں اپنے شروط کی وضاحت بھی کی ہے۔

کتاب کے اہم موضوعات: ۱- عقیدہ اہل السنہ والجماعہ کا بیان کرنے کے بعد ان سے مناظرے سے روکا ہے۔ ۲- تعقل پسندی اور معتزلہ اور حدیث رسول کی جہالت سے واقف کرائے ہیں۔ ۳- بدعات کے ظہور اور اہل علم و حکمران طبقہ کا ان کے تئیں موقف کا بیان۔ ۴- اہل الحدیث کے فضائل اور اس کی وجہ تسمیہ اور اس کے دیگر نام۔ ۵- اطاعت پر ابھارا گیا اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے تحذیر کیا گیا ہے۔ ۳- جماعت کو لازم پکڑنا اور فرقہ واریت سے گریز کرنا۔ ۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات اور پیشن گوئیاں۔ ۶- ایمان میں عمل کا موجود ہونا پھر تارک الصلاۃ کے کفر کا مسئلہ اور ایمان کے نقص وازدیاد پر بحث۔ ۷- مرجئہ، رافضہ اور خوارج وغیرہ پر رد۔ ۸- فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم اور روافض کے سوء مذہب پر بحث کئے ہیں۔ ۹- ایمان بالقدر سے متعلق تفصیلی بیان۔ ۱۱- اللہ تعالی کی صفت کلام پھر خلق قران کے بیان کے بعد جہمیہ پر ٹھوس رد۔ ۱۲- غیر مرئی مخلوقات سے متعلق بیان۔ ۱۳- علامات الساعۃ اور قبر وامور آخرت کا بیان۔

کتاب کی اہمیت: ۱- اہل السنہ کے عقیدہ کے بیان میں مرجع کی حیثیت ہے۔ ۲- کتاب کی حیثیت متخرج کی ہے۔ ۳- منہج اہل السنہ کی توضیح میں بکثرت دلائل موجود ہیں۔ ۴- منہج کی وضاحت میں اہل علم کے اقوال کی بھرمار ہے۔ ۵- علمائے اہل السنہ کے ناموں کا یہ موسوعہ ہے۔

مصنف کا منہج: مصنف نے مقدمہ میں کہا: ۱- آپ نے تاریخ بیان کی کہ امت میں کب اور کیسے اختلاف واقع ہوا؟ ۲- اہل السنہ کے برحق ہونے کو مدلل ثابت کئے ہیں۔ ۳- فہم صحابہ کے حجت ہونے کو ثابت کئے ہیں۔ ۴- آپ نے ساری روایات اپنی سند سے لائے ہیں۔ ۵- صحیح احادیث کے ساتھ ضعیف روایات بھی لائے ہیں۔ ۶- مخالفین کے اقوال اور ان کے دلائل کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔ ۷- اہل السنہ کی تقویت میں کچھ اہل علم کے منامات بھی بیان کرتے ہیں۔ ۸- آثار کبھی بغیر سند کے لاتے ہیں پھر مسئلہ بیان کرکے اس کی اسانید نقل کرتے ہیں۔

(4)- كتاب السنة لعبد الله بن أحمد بن حنبل رحمهما الله

مولف کا نام: امام ابو عبد الرحمن عبد اللہ ابن امام اہل السنہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمہا اللہ۔

ولادت اور وفات: ۲۱۳ھ تا ۲۹۰ھ۔

کتاب کا نام: کتاب السنۃ

سیاسی، علمی اور اجتماعی حالات: خلفائے عباسیہ میں تنافس، اتراک اور اعاجم پر اعتماد کے برے نتائج، متوکل علی اللہ کا ذمیوں سے متعلق لباس میں تمیز کا حکم دینا اور نئے منادر کو ڈھانے کا آرڈر جاری کرنا، پھر آخری دنوں ابو سعید الجنابی کا ظہور ہے جو کہ قرامطہ کا رئیس تھا۔ ساتھ میں مسلم قیادت کی مضبوطی، اغیار پر کنٹرول، اسلامی ثقافت کی دیگر پر چھاپ اور دنیوی علوم کا عربی میں ترجمہ، ہر فن میں ائمہ محدثین کی تصنیفات، کبار محدثین کا وجود، فتنہ ء خلق قرآن کا مسئلہ، اعتزالی فکر کا عروج۔

ABM Workshops

کتاب کے اہم موضوعات:۱- خلق قرآن کا قائل کافر ہے۔۲- قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے وہ اس کی مخلوق نہیں ہے۔۳-جنت میں رویت باری تعالی۔۴-الکرسی۔۵-اہل السنہ کے ہاں ایمان کی تعریف اور مرجئہ پر رد۔۶-قدریہ اوران کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم۔۷- دجال اوراس کی صفات کا بیان۔۸- صفت وجہ کا اثبات۔۹- جہمیہ کے دلائل کا جائزہ۔۱۱- خلفائے راشدین کی خلافت اور صدیق اکبر کی اولیت کا بیان۔۱۲- قبر اوراس کے فتنے کا بیان۔۱۳- خوارج کا ذکر۔

کتاب کی اہمیت: ۱-اہل السنہ کے عقیدہ کے بیان میں مرجع کی حیثیت ہے،اور مصادراولی میں معدود ہوتی ہے،امام آجری،ابن بطہ کے لئے یہ بھی مرجع رہی ہے۔۲-یہ کتاب دیگر عقیدہ کی کتابوں میں جس موضوع میں ممتازہے وہ جہمیہ پر تفصیلی رد ہے۔

مصنف کا منہج: مصنف نے مقدمہ میں کہا: ۱-آپ نے ساری روایات اپنی سند سے لائے ہیں۔۵- صحیح احادیث وآثار کے ساتھ ضعیف روایات بھی لائے ہیں،البتہ اس کے سارے طرق بھی جمع کردیتے ہیں،مزید سند میں مذکور کسی راوی سے متعلق اپنے والد سے سوال بھی کرلیتے ہیں۔

(5)- كتاب التوحيد للحافظ ابن خزيمة

مولف کا نام: امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ۔

ولادت اوروفات: ۲۲۳ھ تا ۳۱۱ھ۔

کتاب کا نام: کتاب التوحید واثبات صفات الرب عزوجل۔

سیاسی،اجتماعی اور علمی حالات: آپ کی ولادت معتصم باللہ کے عہد میں ہوئی جس میں اتراک نے اپنے پیر مضبوطی سے جمار کھے تھے،اعتزالی دور اور محدثین کے حق میں امتحان اوراحقاق حق میں کی جانے والی جدوجہد کا دور ہے۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: ۱- مولف کے بقول: اہل الزیغ کی کثرت اور مبتدئین کی فرمائش پر ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے کہ وہ کہیں اہل باطل سے متاثر نہ ہو جائیں۔۲-اس عہد میں توحید کی اہم قسم اسماء وصفات سے متعلق بحث ومباحثہ اور جدال تھا اس لئے اس موضوع سے متعلق آپ نے تالیف فرمائی۔

کتاب کے اہم موضوعات:۱- صفات خبریہ کا ٹھوس دلائل سے اثبات، جیسے: اللہ تعالی کا اپنے لئے نفس،وجہ،دوہاتھ، آنکھ،اللہ تعالی کا دیکھنا اور سننا،انگلی کا اثبات،اللہ کے لئے پیر،مسئلہ استواء،آخری ساعت میں آسمان دنیا پر نزول باری تعالی،اوراللہ تعالی کے افعال میں سے جیسے کلام کا اثبات وغیرہ۔۲-کل انسان روز قیامت اللہ تعالی کو دیکھیں گے،مومن ومنافق،مسلم وکافرسب۔۳-صفات فعلیہ کا اثبات جیسے: اللہ تعالی کا کلام کرنا، ہنسنا۔۴-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملنے والی شفاعت عظمی اور دیگر شفاعات کا بیان۔۵-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی تئیں شفقت رحمت کا بیان۔۶-کلمہ ءتوحید کی فضیلت کے اس کے لئے بہر صورت جنت آخری ٹھکانہ ہو گا۔۷-خوارج اور مرجئہ جو کہ متضاد فرقے ہیں ان کا خوب خوب رد کیا ہے۔۱۰-بعض آیات جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موت دومرتبہ اوراحیاء بھی دومرتبہ، جس سے معتزلہ وغیرہ نے یہ استدلال کیا کہ عذاب قبر نہیں ہے جس انسان مرجائے،ان غلط استدلالات کا بہترین جواب دئے ہیں۔۱۱- آخر میں موضع العرش کہاں ہے اس کو واضح فرمائے ہیں۔

کتاب کی اہمیت:۱-عقیدہ کی مصادمیں اس کا شمار ہوتا ہے۔۲-کتاب کے سارے موضوعات باسند پیش کئے گئے ہیں۔

مصنف کا منہج: ا- عقیدہ اہل السنہ والجماعہ کے اثبات اور مخالفین کے رد میں محدثین کا طریقہ اپنائے ہیں، یعنی نصوص کا بہترین طریقہ سے ذکر کرنا۔ ۲- احادیث صحیحہ سمیت ضعیف روایات بھی لائے ہیں۔ ۳- جہمیہ کے رد میں نہایت عمدگی سے نصوص ترتیب دیئے ہیں۔ ۴- صفات باری تعالی سے متعلق آپ نے موسوعہ کی شکل دی ہیں۔ ۵- نصوص ذکر کرنے کے بعد اس کو مختلف طریقے سے سمجھاتے ہیں، جس سے ایک متلاشیء حق کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

مولف سے ہونے والی اخطاء: ا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب العلمین کو خواب میں دیکھنا، جسے آپ نے رویت بصریہ قرار دیا۔

(6)- السنة لأبي بكر الخلال

مولف کا نام: امام ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال رحمہ اللہ۔

ولادت ووفات: ۲۳۴ھ تا ۳۱۱ھ۔

سیاسی، علمی اور اجتماعی حالات: عباسی خلیفہ متوکل علی اللہ کے عہد میں آپ کی ولادت ہوئی جس میں اہل السنہ کے لئے راحت اور تکریم کا معاملہ روا رکھا گیا تھا۔ البتہ اتراک اور دیگر عجمی عناصر اپنا منفی جذبہ رکھے ہوئے تھے، تا آنکہ متوکل کو قتل بھی کر دیا گیا۔ اور متوکل کے بعد خلافت عباسیہ زوال پذیر ہونے لگی۔ علمی ناحیہ سے متوکل کے دور اہل السنہ کا عروج کا دور ہے، کتب ستہ، سمیت سیکڑوں کتب حدیثیہ وجود میں آئیں، متوکل کے بعد امام خلال نے مختلف سمت سفر کر کے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مسائل جمع کئے ہیں، عقیدہ اہل السنہ کو واضح فرمائے ہیں۔

کتاب کا نام: السنة (المسند من مسائل أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل رضي الله عنه)۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: مولف نے کچھ واضح نہیں کیا ہے، البتہ آپ کے دور میں ہوئے سیاسی حادثات کو پیش نظر رکھتے ہوئے امارت کے مسائل کو بیان کئے ہیں، جس میں قریش کے فضائل، اور ان کی امارت پھر ائمہ سے خروج وغیرہ مسائل ذکر کئے ہیں۔

کتاب کے اہم موضوعات: یہ کتاب امام اہل السنہ کے منہج وعقیدہ کی نمائندگی کرتی ہے اس کے اہم موضوعات یہ ہیں: ا- امارت کے مسائل اور اس میں خروج علی الائمہ سے تحذیر کرایا گیا ہے، اور لزوم الجماعہ کی تلقین کی گئی ہے۔ ۲- احکام الخوارج۔ ۳- چوروں سے متعلق مسائل۔ ۴- خلفائے اربعہ کا ذکر، ابو بکر کی تقدیم اور علی بن ابو طالب کی تربیع، اور معاویہ کی خلافت رضی اللہ عنہم۔ ۵- فضائل النبی اور مقام محمود کا بیان۔ ۶- فضائل الصحابہ اور روافض پر رد۔ ۷-۔ ۸- قدریہ، مرجئہ اور جہمیہ پر رد۔

کتاب کی اہمیت: ا- امام اہل السنہ کے عقیدہ سے متعلق اقوال کا مجموعہ ہے۔ ۲- اکابرین اہل السنہ جیسے اسحاق راہویہ، سفیان بن عیینہ، امام مالک، الاوزاعی، عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اقوال بھی اس میں بکثرت موجود ہیں۔

مصنف کا منہج: ا- مصنف نے پورا زور امام اہل السنہ کے سارے مسائل کو یکجا کرنے کی کوشش کئے ہیں، جس کے لئے کافی سفر بھی کئے ہیں۔ ۲- اس میں امام اہل السنہ کے اقوال جمع کرنے کے ساتھ آپ کے خود کئی اقوال موجود ہیں جیسا کہ ابن تیمیہ نے ذکر کیا ہے، مزید اپنے ہم عصر علماء کے اقوال بھی موجود ہیں۔ ۳- اس میں کچھ ضعیف اور کچھ موضوع روایات بھی لائے ہیں۔ ۴- ترتیب میں مراعات نہیں رکھی گئی ہے۔

(7)- السنة لأبي عبد الله محمد بن نصر المروزي رحمه الله

مولف کا نام: امام ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن حجاج المروزی رحمہ اللہ۔

ولادت ووفات: ۲۰۲ھ تا ۲۹۴ھ، ۹۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

سیاسی، علمی اوراجتماعی حالات: آپ کی ولادت بغداد میں ہوئی جو کہ عباسی خلافت کا دور تھا۔ علمی طور سے خلق قرآن کا مسئلہ عروج پر تھا۔

کتاب کا نام: السنۃ۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے دین سے متعلق رجال کی آراء کو جو اہمیت دی جارہی ہے اس کے سدباب کے لئے تالیف فرمائے ہیں، اسی طرح اہل سے جوڑ پیدا کرنے کے لئے بھی آپ نے اس جانب قدم اٹھائے ہیں۔

کتاب کے اہم موضوعات: کتاب کا آغاز سورہ حجرات کی آیت کریمہ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ﴾(الحجرت: 7)۔ سے کیا گیا ہے،:۱- علماء کی قدر اوران کی فرمانبر داری۔ ۲- حسد، بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔ ۳- نص کے ہوتے ہوئے کسی رائے کو اخذ کرنا کی کراہت۔ ۴- امر بالمعروف والنھی عن المنکر کا بیان۔ ۵- فضائل الصحابہ کا بیان۔ ۶- فرقہ بندی سے تحذیر، سنت کو لازم پکڑنا، اوراہل کتاب کی مخالفت۔ ۷- سنت کا قرآن پر قاضی ہونا۔ ۸- بدعات اور غلو کے مطابق فتوی دینے کی کراہت۔ ۹- حجیت حدیث اور سنت کی اقسام۔ ۱۰- حجیت حدیث کے ضمن میں ارکان اسلام کی توضیح، اور فقہ المعاملات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب کی اہمیت: ۱- امام اہل السنہ کے تلامذۃ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، اس سے کتاب کی اہمیت واضح ہے۔

مصنف کا منہج: ۱- کتاب محدثین کے طرز پر ہے، نصوص سے پر اور سلفی نقطۂ نظر سے استدلال کیا گیا ہے۔ ۲- نصوص کی توضیح میں علمائے اہل السنہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ ۳- بہت ساری احادیث اور آثار واقوال اہل العلم معلق لائے ہیں۔

(8)- كتاب الإيمان، كتاب القدر، كتاب الفتن، كتاب الأحكام، كتاب التوحيد للإمام البخارى رحمه الله

مولف کا نام: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ۔ ولادت ووفات: ۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ۔

سیاسی، علمی اوراجتماعی حالات: آپ کی ولادت بخاری میں ہوئی جو اس دور میں مشرق میں چین کی طرف اسلامی سرحد تھی۔

کتاب کا نام: الجامع الصحیح (کتاب الإیمان، کتاب القدر، کتاب الفتن، کتاب الأحکام، کتاب التوحید).

کتاب کی تالیف کا مقصد:

کتاب کے اہم موضوعات: ۱- کتاب الایمان میں مرجئۃ وخوارج پر رد ہے۔ ۲- کتاب القدر میں قدریہ پر رد ہے۔ ۳- کتاب الفتن اور کتاب الاحکام میں خوارج وروافض پر مزید رد ہے۔ ۴- جہمیہ، مشبہ، اور جمیع اہل تاویل کی تردید میں کتاب التوحید ترتیب دئے ہیں۔

کتاب کی اہمیت: ۱- یہ کتاب "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" یعنی صحیح بخاری کی یہ کتابیں ہیں۔

مصنف کا منہج: ۱- کتاب التوحید میں پہلے قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہیں پھر ان احادیث کو لاتے ہیں جن میں صفات باری تعالی کا ذکر ہے۔ ۲- اس سلسلہ میں ۲۴۵ مرفوع روایات لائے ہیں، جن میں ۵۵ معلق اور ۱۹۰ موصول ہیں، اصل احادیث ۱۱ ہیں انہیں کو مکرر لائے ہیں۔ ۳- ان میں چار روایات میں امام مسلم سے متفق ہیں، بقیہ میں امام بخاری منفرد ہیں۔ ۴- مرفوع احادیث کے علاوہ مختلف صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ۳۶ آثار بھی بیان کئے ہیں۔ ۵- پھر ان احادیث وآثار پر ۵۸ عنوانات قائم کئے ہیں۔ ۶- اسماء وصفات پر بلا تمثیل وتکییف اور بلا تاویل وتعطیل سلف کی طرح ایمان لایا جائے یہ امام بخاری نے موقف اختیار کیا ہے۔

(9)- كتاب التوحيد لابن منده رحمه الله

ABM Workshops

مولف کا نام: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی ابن مندہ رحمہ اللہ۔

ولادت ووفات: ۳۹۶ھ۔

کتاب کا نام: التوحید و معرفۃ أسماء اللہ عز و جل وصفاتہ علی الاتفاق والتفرد۔ (عقیدہ سے متعلق آپ کی دیگر کتابیں: کتاب الإیمان، الرد علی الجہمیہ، الروح والنفس، الرد علی اللفظیہ).

کتاب کے اہم موضوعات: ۱- سب سے پہلے اللہ تعالی کی وحدانیت کو بیان کئے ہیں۔ ۲- ربوبیت سے متعلق مباحث ترتیب دئے گئے ہیں، جس میں: خلق ،تقدیر، تدبیر، مقلب القلوب اللہ ہی ہے، سب کی موت وحیات اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی رازق مغنی اور مفقر ہے، وہی بیماری دینے والا اور وہی شفا دینے والا ہے، وغیرہ۔ پھر اسی توحید ربویت کو ذکر کرکے یہ بتلائے ہیں یہ توحید الوہیت کو لازم ہے۔ ۳- اسماء وصفات کا مطول ذکر ہے۔ ۴- ۹۹ ناموں والی حدیث ذکر فرمائے ہیں، پھر اسم اعظم پر گفتگو فرمائے ہیں۔ ۵- اسماء وصفات کے اثبات میں معروف اہل السنہ کے اصول کی وضاحت فرمائے ہیں۔ ۶- صفات خبریہ کا مفصل بیان ہے۔

کتاب کی اہمیت: ۱- یہ کتاب معروف اور عظیم محدث کی مرتب کردہ ہے، باسانید لکھی گئی ہے، مراجع میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ۲- بہت سارے مسائل میں یہ کتاب حافظ ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی "کتاب التوحید" سے ہم آہنگ ہے۔

مصنف کا منہج: ۱- کتاب کی ترتیب میں محدثین کا نہج اپنائے ہیں، بکثرت احادیث لائے ہیں، اس کے طرق کو واضح کئے ہیں، جس سے حدیث کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ ۲- باب کے تحت آیت یا حدیث مبارکہ ذکر کرنے پر اکتفا کئے ہیں، تعلیقات بہت کم ہیں۔ ۳- احادیث کو امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح مکرر لائے ہیں۔ ۴- امام مسلم رحمہ اللہ کی طرح احادیث کی طرق یکجا فرمائے ہیں۔ ۵- امام ترمذی رحمہ اللہ کی طرح احادیث پر صحیح ،حسن یا ضعیف ہونے کا حکم لگاتے ہیں، مزید حدیث کے شواہد کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔

مصنف سے ہونے والی اخطا: ۱- ایمان اور اسلام میں عدم تفریق۔ ۲- متفق علیہ حدیث جس میں موسی علیہ السلام کا ملک الموت کی آنکھ پھوڑنے کا ذکر ہے اس کی تاویل کرنا ہے کہ اس سے مراد ان کی دلیل کا ابطال ہے۔ ۳- لفظی بالقرآن مخلوق کا مسئلہ۔ ۴- اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت میں پیدا فرمایا، اس حدیث کی آپ نے تاویل فرمائی ہے۔

(10)- الرد على الجهمية للدارمي رحمه الله

مولف کا نام: امام ابو سعید عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ۔

ولادت ووفات: ۲۰۰ھ تا ۲۸۰ھ

سیاسی، علمی اور اجتماعی حالات:

کتاب کا نام: الرد علی الجہمیہ۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: جہمیہ اور معتزلہ کا عامۃ الناس پر غالب ہونا جس سے ان پر کماحقہ رد نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے اس جانب قلم اٹھایا ہے۔

ABM Workshops

کتاب کے اہم موضوعات:١- غیبیات میں اہل السنہ کا موقف واضح فرمائے ہیں کہ وہ اس میں جدال اور خوض سے گریز کرتے تھے۔٢-صفات باری تعالی سے متعلق بے گفتگو کرنے والوں سے متعلق پیشین گوئیوں کا بیان۔٣- عرش کا معنی اوراس سے متعلق اہل السنہ کا موقف، پھر باری تعالی کا استواء علی العرش کا بیان۔٤- وحی اوراس کے اقسام، بالخصوص رب کبریا کا حجابا گفتگو فرمانا۔٥- نزول باری تعالی: جیسے ہر رات آسمان دنیا پر نزول ،نصف شعبان کی رات، یوم عرفہ، میدان حشر میں، اہل جنت کے ہاں۔٦- رویت باری تعالی کا بیان۔٧- اللہ تعالی کے علم اوراس کی صفت کلام کا بیان، اسی کے ضمن میں قرآن کے کلام اللہ ہونے اور خلق قرآن کے باطل نظریئے کا رد فرمائے ہیں، مزید ایک باب ان کے رد میں قائم کئے ہیں جو اس میں توقف کرتے ہیں۔٨- غلاۃ جہمیہ کے تکفیر کا بیان جو کہ اجماعی مسئلہ ہے، بلکہ ان پر حجت قائم ہو جانے کے بعد توبہ نہ ہو تو ان سے قتال بھی کیا جائے گا۔

کتاب کی اہمیت:١- بقول حافظ ابن القیم رحمہ اللہ یہ کتاب جہمیہ کے رد میں بہت بہترین کتاب ہے۔ مطالعہ کرنے کے بعد قاری اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔

مصنف کا منہج:١- ابتداء اللہ تعالی کی حمد وثناء فرمائے ہیں جس میں اللہ تعالی کی وحدانیت، ربوبیت، اوراسماء وصفات کا اہل السنہ کے طریق پر ذکر موجود ہے، بعد ازاں صفات باری تعالی میں تاویل کا آغاز کس مجرم نے کیا ہے اس کی وضاحت ہے۔٢- ہر عنوان اور موضوع کی وضاحت میں بکثرت آیات اور احادیث لائے ہیں، پہلے آیات ذکر کرتے ہیں، ان آیات کی تفسیر بسند لاتے ہیں، پھر احادیث مبارکہ۔٣- چونکہ آپ عصر الروایہ سے ہیں اس لئے ساری احادیث اپنی سند سے لائے ہیں۔٤- کچھ ضعیف روایات بھی لائے ہیں۔٥- اصل مسئلہ کی وضاحت کے ساتھ مخالفین کے شبھات ذکر کر کے ان پر مزید رد کرتے ہیں۔٦- عنوان اور باب کے ذکر کے بعد اس کی توضیح بھی کرتے ہیں۔

(11)- الرد على الجهمية والزنادقة لإمام أهل السنة أحمد بن حنبل رحمه الله

مولف کا نام: امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

ولادت ووفات: ١٦٤ھ تا ٢٤١ھ

سیاسی، علمی اوراجتماعی حالات:

کتاب کا نام: الرد علی الجہمیہ والزنادقہ فیما شکوافیہ من تشابہ القرآن وتأولوہ من غیر تأویلہ۔

کتاب کی تالیف کا مقصد: فرق ضالہ کے مدمقابل آپ نے ایک جماعت کا رول ادا فرمایا، انہیں پر حجت قائم کرنے اور عامۃ الناس کو ان سے آگاہ کرنے کے لئے تالیف کی ہیں۔

کتاب کے اہم موضوعات:١- زنادقہ کا تعارف اوران کے گمراہ ہونے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔٢- قرآن کی جس جس آیت سے انہوں نے استدلال کیا ہے اس کا مفصل علمی جواب تحریر فرمائے ہیں۔٣- جہمیہ سے ہوئے مناظرے کی روداد بیان کی گئی ہے، ساتھ میں ان کی عربی دانی کا محاسبہ بھی کیا گیا ہے، جیسے قول اور خلق میں فرق، قرآن میں مذکور "لعمری" اور قرآن کو لفظ "شيء" کے تسمیہ سے ان کا منخدع ہونا۔٤- رویت باری تعالی کا اثبات اوران کے شکوک وشبہات کا ازالہ۔٥- رب العلمین کی صفت کلام، اوراستواء علی العرش پر سیر حاصل گفتگو فرمائے ہیں، مزید اللہ تعالی کا مخلوق سے بائن ہونا بھی بیان کیا گیا ہے۔٦- ان احادیث کا بھی صحیح دراسہ کیا گیا ہے جن سے جہمیہ استدلال کرتے ہیں۔

ABM Workshops

کتاب کی اہمیت: ۱- کتاب کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ امام اہل السنہ کی تالیف ہے۔ جو بہت ساری مرجع کا رتبہ حاصل کی ہوئی کتابوں کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔

مصنف کا منہج: ۱- ابتداء اللہ تعالی کی حمد وثناء فرمائے ہیں جس میں اللہ تعالی کی وحدانیت، ربوبیت، اوراسماء وصفات کا اہل السنہ کے طریق پر ذکر موجود ہے، بعد ازاں صفات باری تعالی میں تاویل کا آغاز کس مجرم نے کیا ہے اس کی وضاحت ہے۔ ۲- ہر عنوان اور موضوع کی وضاحت میں بکثرت آیات اور احادیث لائے ہیں، پہلے آیات ذکر کرتے ہیں، ان آیات کی تفسیر بسندلاتے ہیں، پھر احادیث مبارکہ۔ ۳- چونکہ آپ عصر الروایہ سے ہیں اس لئے ساری احادیث اپنی سند سے لائے ہیں۔ ۴- کچھ ضعیف روایات بھی لائے ہیں۔ ۵- اصل مسئلہ کی وضاحت کے ساتھ مخالفین کے شبھات ذکر کرکے ان پر مزید رد کرتے ہیں۔ ۶- عنوان اور باب کے ذکر کے بعد اس کی توضیح بھی کرتے ہیں۔

12. اسلامی عقیدہ ایک نظر میں

اللہ ایک ہے۔ اکیلا ہے۔ بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اس جیسا کوئی ہے۔ نہ اس کا کوئی وزیر ہے نہ مشیر۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد۔ وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ جو ہو چکا ہے، جو ہونے والا ہے، اور جو نہیں ہوا، اور اگر ہو گا تو کیسے ہو گا سب کا جاننے والا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی جو چاہے کر گزرتا ہے۔ اللہ تعالی کی تمام صفات اور اس کے اسمائے حسنی اچھے ناموں کو اسی طرح حق ماننا چاہیئے جس طرح وہ اللہ کی کتاب اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مثلاً علم، (جاننا) سمع (سننا) بصر (دیکھنا)، قدرت، ارادہ، کلام، استواء علی العرش وغیرہ اور وہ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اہل ایمان قیامت کے دن اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور اللہ کے تمام ذاتی، فعلی اور خبری صفات پر اسی طرح ایمان رکھنا چاہیئے جیسے وہ مذکور ہیں نہ ان میں کوئی ردوبدل کیا جائے نہ ان کو معطل وبیکار سمجھا جائے نہ ان کو کسی چیز سے تشبیہ دی جائے نہ ان کی کوئی کیفیت بیان کی جائے۔ عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہیئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیئے۔ نہ اس کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھا جائے۔ اور نہ سجدہ کیا جائے نہ کسی اور کی نذر مانی جائے۔ صرف اللہ غنی ہے باقی اس کے سوا سب محتاج ہیں۔

اللہ کے تمام نبی برحق تھے۔ حضرت محمد ﷺ نبیوں میں سب سے افضل اور آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔ قیامت کے دن اہل توحید کے لئے آپ ﷺ کی شفاعت حق ہے۔ آپ ﷺ کو حمد کا جھنڈا دیا جائے گا۔ آپ ﷺ کے حوض کوثر سے اہل توحید کو جام پلایا جائے گا۔

قیامت حق ہے۔ مرنے کے بعد لوگ اٹھائے جائیں گے۔ حساب کتاب حق ہے۔ میزان عدل، پل صراط، جنت، دوزخ سب حق ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ تقدیر خیر وشر حق ہے۔ کوئی چیز اللہ کی تقدیر سے باہر نہیں جاسکتی نہ اسکی تدبیر کے بغیر پیدا ہو سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، پھر بقیہ عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، پھر بیعت رضوان والے، پھر تمام

ABM Workshops

	صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ تمام صحابہ کرام عادل تھے۔ تمام امھات المؤمنین (یعنی رسول اللہ ﷺ کی بیویاں) پاک تھیں۔ اولیاء کرام کی کرامت حق ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے حق میں کسی سے کسی حق کے مستحق نہیں۔ یعنی وہ اللہ کے بندے ہیں، نہ نفع کے مالک نہ نقصان کے اور کرامت ان کے اختیار میں نہیں اللہ کے حکم سے سرزد ہوتی ہے۔ تمام ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حق پر تھے۔ ان کے جتنے اجتہادات کتاب وسنت کے مطابق ہیں ان پر وہ اجر وثواب کے مستحق ہیں۔ جن میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف کرے۔ ان پر عمل امت کے لئے ضروری نہیں۔ چاروں مذاہب میں سے صرف کسی ایک مذہب کا پابند ہونا کسی بھی مسلمان کے لئے شرعا ضروری نہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ (ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنتی) "میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک ان دونوں پر مضبوطی سے قائم رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور میری سنت (احادیث صحیحہ)"۔ یہ حدیث ہر مسلمان کے لئے شرعی دستور ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: ملخص تعلیم الاسلام تالیف مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ
121.	اسلام کی خصوصیات (1) اسلام ہی ایسا دین ہے جو ہر میدان میں علم اور عقل کو ساتھ رکھتا ہے۔ (2) اسلام ہی ایسا دین ہے جو تہذیب وتمدن کا داعی ہے۔ (3) اسلام ہی ایسا دین ہے جو روحانیت اور مادیت کا حامل ہے۔ (4) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کے حق میں تمدن دنیا کے فلسفہ نے شہادت دی ہے۔ (5) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کا تجربات سے ثابت کرنا آسان ہے۔ (6) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی بنیادی تعلیم تمام انبیاء ورسل اور آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ (7) اسلام ہی ایسا دین ہے جو بنی نوع انسان کی تمام ضروریات زندگی کا جامع ہے۔ (8) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی شہادت علمی تجربات نے دی ہے۔ (9) اسلام ہی ایسا دین ہے جس میں آسانی اور لچک ہے۔ (10) اسلام ہی ایسا دین ہے جو ہر امت اور ہر زمانہ کے لیے مناسب ہے۔ (11) اسلام ہی ایسا دین ہے جس پر ہر حال میں عمل کرنا آسان ہے۔ (12) اسلام ہی ایسا دین ہے جو افراط وتفریط سے خالی ہے۔ (13) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی مقدس کتاب (قرآن) محفوظ ہے۔

ABM Workshops

(14) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی مقدس کتاب تمام بنی نوع انسان کے لئے سر چشمہ ہدایت ہے۔

(15) اسلام ہی ایسا دین ہے جو تمام مفید علوم کے حصول کی اجازت دیتا ہے۔

(16) اسلام ہی ایسا دین ہے جس سے موجودہ تہذیب مستفاد (فائدہ اٹھا رہی) ہے۔

(17) اسلام ہی ایسا دین ہے جس میں موجودہ تہذیب کی خرابیوں کا صحیح علاج ہے۔

(18) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی تہذیب کے روح اور مادہ کے جامع ہونے کی شہادت تاریخ نے دی ہے۔

(19) اسلام ہی ایسا دین ہے جس سے دنیاوی امن وآسائش پوری ہو سکتی ہے۔

(20) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کا اثبات علمی تجزیہ سے آسان ہے۔

(21) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے تمام طبقاتی امتیازات کو ختم کر دیا ہے۔

(22) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے تمام انسانون کے مابین یکساں قانونی معاملات کا اعلان کیا۔

(23) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے سماجی انصاف قائم کیا۔

(24) اسلام ہی ایسا دین ہے جس میں خلاف فطرت کوئی چیز نہیں ہے۔

(25) اسلام ہی ایسا دین ہے جس میں احکام کو ظلم وتشدد سے روکتے ہوئے باہمی مشورے کا درس دیا ہے۔

(26) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے دشمنوں کے ساتھ بھی اتفاق قائم رکھنے کا سبق دیا ہے۔

(27) اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی بشارت آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔

(28) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے عورت کا خواہ بیوی ہو یا بیٹی تحفظ کیا ہے۔

(29) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے گورے کالے، عربی وعجمی میں مساوات قائم کی۔

(30) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے سیاسی حقوق ثابت کئے۔

(31) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے تعلیم دین کی ترغیب دیتے ہوئے علم نافع کے چھپانے کو حرام قرار دیا۔

(32) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے اپنے اوامر کو جدید طبی اکتشافات کے موافق رکھا۔

(33) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے غلاموں کو بہیمانہ سلوک سے بچاتے ہوئے حکام کو مساوات اور حریت کی ترغیب دی۔
(جس کے نتیجہ میں تاریخ گواہ ہے کہ غلام بھی سربر آراء سلطنت پر فائز ہوئے اور بادشاہ بنے)

(34) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے عقل کی بالادستی اور اس کے فیصلے کی اطاعت ثابت کی۔

(35) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے فقراء کے لئے اغنیاء کے مال میں حصہ متعین کر کے دونوں کو بچایا ہے۔

(36) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے فطرت اور حکمت الٰہی کے مطابق اخلاق کی سختی اور نرمی کے موقف کو ثابت کیا ہے۔

ABM Workshops

	(37) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے تمام مخلوقات کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ (38) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے فطری اصول کے مطابق شہری حقوق کے اصول سکھلائے ہیں۔ (39) اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے انسان کی صحت اور ثروت کی حفاظت کی ہے۔ (40) اسلام ہی ایسا دین ہے جو دل ودماغ اور اخلاق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: شیخ عبد الفتاح الامام بعنوان التفسیر العصری القدیم جلد 3
.122	عقیدہ طحاویہ اللہ کے توفیق کے ہم توحید باری تعالی میں اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں: بلا شبہ اللہ تعالی ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ کوئی شئے اس کی مثل نہیں۔ کوئی چیز اس کو عاجز کرنے والی نہیں۔ وہ قدیم ہے، اس کی کوئی ابتدا نہیں۔ وہ دائمی ہے، اس کو کوئی انتہا نہیں۔ وہ فنا ہونے والا اور مٹنے والا (مرنے یا ختم ہونے والا) نہیں۔ دنیا میں وہی کچھ ہوتا ہے، جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ انسانی وہم و فکر اس کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے، نہ ہی انسانی فہم اس کی ذات کا ادراک کر سکتی ہے۔ وہ مخلوق کے مشابہ نہیں۔ وہ (تنہا) سب کا خالق ہے، (اور یہ سب کو پیدا کرنا ان میں سے) کسی کے محتاج ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بدون کلفت وہ سب کو روزی دینے والا ہے۔ وہ بے خوف و خطر سب کو موت دینے والا ہے، اور دوبارہ سب کو پیدا کرنے والا ہے بلا مشقت۔

ABM Workshops

وہ اپنی جمیع صفات کے ساتھ تخلیق عالم کے قبل ہی سے متصف ہے۔ مخلوقات کی تخلیق سے اس کی صفات میں ایسی کوئی چیز زیادہ نہیں ہوئی جو پہلے نہ تھی، وہ جس طرح اپنی صفات کے ساتھ ازل سے ہے، اسی طرح ان صفات سے ابد تک متصف رہے گا۔

"خالق" کی صفت سے اس کا اتصاف تخلیق کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے) اسی طرح "باری" کی صفت سے اتصاف بریت (مخلوق) کو پیدا کرنے کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے)۔

"ربوبیت" کی صفت سے وہ تب سے متصف ہے، جب کہ کوئی مربوب (تربیت پانے والا) نہ تھا اور "خالق" کی صفت سے تب سے متصف ہے جب کہ کوئی مخلوق پیدا بھی نہ کی گئی تھی۔

وہ جس طرح کسی مردے کو زندہ کرنے کے وجہ سے "محی" (زندہ کرنے والا) کہا جاتا ہے اسی طرح اس (صفتی) نام سے زندہ کرنے سے قبل بھی متصف ہے۔ اور اسی طرح "خالق" کا (صفتی) نام بھی تخلیق سے قبل ہی اس کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کہ وہ تمام چیزوں پر (پہلے سے) قادر ہے، اور تمام اشیاء (وجود میں) اسی کی محتاج ہیں۔ اور یہ سب کچھ کرنا اس پر سہل ہے، اور وہ کسی چیز کا محتاج و ضرورت مند بھی نہیں۔

اس کے مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

مخلوق کو اسی طرح پیدا کیا جیسا کہ وہ جانتا (اور چاہتا) تھا۔

اور ان کی تقدیریں مقدر فرمائیں،

مدت حیات کی تعیین فرمائی۔

اللہ تعالی پر کوئی شۓ اس کی تخلیق سے قبل بھی پوشیدہ نہ تھی۔

اور جو کچھ یہ کرنے والے ہیں، وہ اسے تخلیق کے قبل ہی سے جانتا ہے۔

تمام کو اس نے اپنی فرماں برداری کا حکم دیا ہے، اور نافرمانی سے منع فرمایا ہے۔

اور ہر شۓ اس تقدیر اور مشیت کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اور (ہر جگہ) اسی کی مشیت (ارادہ) کارفرما ہے، نہ کہ بندوں کی مشیت و ارادہ۔ ہاں کچھ کسی بندے کے بارے میں اللہ چاہے، تو جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، اور جو کچھ وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

ABM Workshops

جس کو چاہے وہ ہدایت دیتا ہے، اور اپنے فضل سے عافیت و حفاظت دیتا ہے، اور جسے چاہے وہ گمراہ کرتا ہے اور انصاف کے ساتھ ذلیل و مبتلائے (عذاب) کرتا ہے۔ اور اس طرح تمام ہی لوگ اس کے ارادے کے مطابق اس کے فضل و عدل میں دائر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ہمسروں اور ہم مثل اضداد سے پاک ہے، (یعنی کوئی ہمسر و ضد نہیں)

کوئی اس کے فیصلہ کو رد کرنے والا نہیں، اور نہ کوئی کسی بات پر اس کی گرفت کرنے والا ہے، اور نہ ہی کسی کو اس کے برخلاف غلبہ حاصل ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً اس کے منتخب بندے، خاص نبی، اور پسندیدہ رسول ہیں۔ وہ خاتم النبیین ہیں، تمام متقیوں (نیکوں) کے امام، نبیوں کے سردار، اور پروردگار عالم کے محبوب ہیں۔

آپ کے بعد کسی قسم کا دعویٰ نبوت گمراہی اور نفس پرستی ہے۔

آپ تمام جناتوں اور جمیع انسانوں کے لیے دین حق، راہ ہدایت، نور ایمان اور ضیاء اسلام لے کر بطور نبی مبعوث کیے (بھیجے) گئے تھے۔

قرآن کلام الٰہی ہے، وہ باری تعالیٰ کی ہی فرمائی (تکلم کی) ہوئی بات ہے، اس کی کوئی کیفیت متعین نہیں، اپنے رسول پر بطریق وحی نازل فرمایا۔ اور جمیع مسلمان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں، اور یقین رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے، اور مخلوق کے کلام کی طرح مخلوق نہیں؛ لہٰذا جو شخص قرآن سنے اور یہ کہے کہ وہ انسان کا کلام ہے تو وہ کفریہ بات کہتا ہے اور ایسے انسان کی اللہ تعالیٰ نے برائی بیان کی ہے اور اسے جہنم (سقر) کی دھمکی دی ہے، چنانچہ قرآن میں ہے: "ساصلیہ سقر" (میں عنقریب اسے جہنم میں ڈالوں گا)۔ اللہ کی یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو یہ کہتا تھا کہ "ان ہذا الا قول البشر" (کہ یہ تو انسان کی باتیں ہیں)، پس ہمیں یقین ہے کہ یہ قرآن خالق بشر کا کلام ہے، اور کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو انسانی صفت و حالت سے متصف کرے وہ کفر کرتا ہے، پس جس شخص نے یہ سمجھ لیا، اس نے درست کام کیا۔ اور کافروں جیسی باتیں کرنے سے بچ گیا، اور اس نے جان لیا کہ حق تعالیٰ اپنی صفات میں کسی انسان کے مشابہ نہیں۔

حق تعالیٰ کی رویت (دیدار) اہل جنت کو یقیناً نصیب ہوگا۔ جس میں ذات باری تعالیٰ کا احاطہ نہ ہوگا اور نہ کوئی کیفیت ہوگی۔

چنانچہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے: "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ (بہت سے چہرے (لوگ) اس دن تر و تازہ اپنے رب کو دیکھیں گے)۔

اس رویت کی کیفیت و تفصیل وہی ہوگی جیسی کہ اللہ کے علم و ارادہ میں ہے۔ اور صحیح احادیث میں اس بابت جو کچھ ہے وہ سب جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا، برحق ہے اور اس سے رسول اللہ نے جو مطلب مراد لیا وہ سب درست ہے۔ اس مسئلہ میں ہم اپنی

رائے سے تاویل و وضاحت نہیں کرتے اور نہ اپنی مرضی کے خیالات باندھتے ہیں۔اس لیے کہ دین کی ایسی باتوں میں وہی شخص سلامت رہتا ہے جو اپنے کو اللہ و رسول کے حوالے کر دے اور ایسی مشتبہ چیزوں کی حقیقت کو اس کے جاننے والے (اللہ و رسول) کے حوالے کر دے۔

اسلام پر وہی شخص ثابت قدم رہ سکتا ہے جو قرآن و سنت کے سامنے سر تسلیم خم کرکے خود کو ان کے حوالے کر دے، لہٰذا جو شخص ایسی چیزوں کی تحقیق و خوض میں مشغول ہوگا، جس کی فہم اس کو نہیں دی گئی تو وہ توحید خالص، معرفت صافیہ اور ایمان صحیح سے دور ہی رہے گا، اور کفر و ایمان، تصدیق و تکذیب، اور اقرار و انکار میں ڈانواڈول، گرفتار وسوسہ، حیران و پریشان اور بتلائے شک و تردد رہے گا۔اور نہ تو مومن مخلص بن پائے گا نہ منکر جاحد۔

جنتیوں کو دیدار الٰہی نصیب ہونے کے عقیدہ پر اس شخص کا ایمان صحیح نہ کہلائے گا، جو اس دیدار کو وہمی کہے یا اپنی فہم سے کوئی دوسری تاویل کرے۔

رویت باری تعالیٰ اور دیگر تمام صفات باری تعالیٰ میں صحیح تاویل (مطلب) یہی ہے کہ (انسانی) تاویلات کو ترک کرکے کتاب وسنت کو تسلیم کر لیا جائے۔اور یہی مسلمانوں کو دین ہے۔

جو شخص جناب باری تعالیٰ کی صفات کی نفی کرنے سے نہ بچا اور (اسی طرح) وہ شخص جو صفات کو مشابہ مخلوق قرار دینے سے نہ بچا وہ گمراہ ہوا اور "تنزیہ" کے راستہ پر نہ چلا۔

باری تعالیٰ یکتائی صفات سے متصف اور منفرد اوصاف کے حامل ہیں۔ مخلوق میں کوئی اس جیسی صفات والا نہیں۔

باری تعالیٰ حد، انتہاء، حصے، اعضاء، اور ادوات (جوارح) سے پاک ہے۔

جہات ستہ (فوق، تحت، یمین، شمال، قدام، خلف) میں سے کوئی جہت باری تعالیٰ کا احاطہ نہیں کرتی، جیسا کہ مخلوقات کا احاطہ کرتی ہیں۔

معراج حق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں معراج کرائی گئی، اور بحالت بیداری نبی کریم صلی اللہ کو بنفس نفیس آسمان پر لے جایا گیا، اور پھر وہاں سے جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی شایان شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا، اور جو کچھ چاہا اس کا حکم (وحی) فرمایا۔ وصلی اللہ علیہ فی الاخرۃ والاولی (آپ پر درود ہو، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)۔

حوض کوثر جو اکرام و اعزاز کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے، وہ برحق ہے۔اور وہ شفاعت بھی جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ کیا گیا ہے، بمطابق بیان حدیث وہ بھی برحق ہے۔

ازل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے معبود ہونے کا جو اقرار حضرت آدم اور اولاد آدم سے لیا وہ بھی حق ہے۔

ABM Workshops

اللہ تعالی کو ازل ہی سے جنت میں داخل ہونے والے اور جہنم میں جانے والے تمام حضرات کی تعداد کا علم ہے، اس میں نہ تو کمی ہوگی نہ زیادتی ہوگی۔ یہی حال بندوں کے افعال کا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ وہ یہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک کے لیے وہ کام جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا آسان کر دیا گیا۔ اور ہر عمل کا (مقبول و غیر مقبول ہونے) اعتبار اس کے خاتمہ سے ہوگا۔

نیک بخت وہ ہے جس کے نیک بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا، اور بد بخت بھی وہ جس کے بد بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا۔

مخلوق کے بارے میں نوشتہ تقدیر دراصل الہ تعالی کا ایک بھید ہے، جس سے نہ تو کوئی مقرب فرشتہ واقف ہے نہ کوئی رسول۔ اس بارے میں فکر و گہرائی میں جانے کی کوشش درماندگی اور اصول اسلام سے برگشتگی کا سبب ہے۔ لہٰذا اس بارے میں فکر و نظر اور خیال و وہم سے بھی دور رہیے۔ اللہ رب العزت نے علم تقدیر کو اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے اور مخلوق کو اس کے درپے ہونے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اللہ جو کرے اس بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور ہاں! لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ پس جو دریافت کرے کہ یہ اللہ نے کیوں کیا؟ اس نے اس حکم قرآنی کو نہ مانا، اور جو حکم قرآنی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

یہ کچھ ضروری باتیں تھیں، اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے لیے جن کے قلوب روشن ہیں، یہ لوگ راسخین فی العلم کے مرتبہ پر فائز ہیں، کیوں کہ علم کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ علم جو مخلوق کو دیا گیا، اور دوسرا وہ جو مخلوق میں مفقود ہے (یعنی نہیں دیا گیا)۔ پس موجود علم کا انکار کفر ہے اور مفقود علم میں رسائی کا دعوی بھی کفر ہے۔ اور ایمان تب ہی سلامت رہ سکتا ہے جب موجود کو مانا جائے اور مفقود کی طلب کو ترک کر دیں۔

ہم لوح و قلم اور جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالی نے جس چیز کے ہونے کو لکھ دیا، تو ساری مخلوق جمع ہو کر بھی اس کو نہ ہونے والی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ساری مخلوق جمع ہو کر جس چیز کے ہونے کو نہیں لکھا، اس کے ہونے والی بنا دینا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ کر قلم تقدیر خشک ہو چکا۔ (یعنی یہ کام تمام ہو چکا)۔

بندے نے جو کچھ خطا کی وہ اس میں درستگی کو پانے والا بھی نہ تھا، اور جہاں اس نے درستگی دکھائی وہ وہاں خطا کرنے والا بھی نہ تھا۔

بندے کو یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی کو اس کی مخلوقات میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم ہے۔ یہ اللہ تعالی کی تقدیر مبرم (پختہ) ہے اور آسمان و زمین میں نہ کوئی اس کا مخالف ہے نہ باز پرس کرنے والا، نہ کوئی اس کو ختم کر سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے،

نہ کوئی کم کر سکتا ہے نہ زیادہ۔ عقیدہ ایمان، اصول معرفت، اور اعتراف توحید اور اقرار ربوبیت کے لیے یہ سب ضروری ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

"اللہ تعالی نے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے، اور ہر ایک کی تقدیر متعین کر دی ہے۔" نیز اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے:

"اور اللہ تعالی کا حکم مقدر کردہ تقدیر کی طرح ہے۔"

پس جو کوئی تقدیر کے باب میں اللہ تعالی کا مقابل ہوا اور اپنی ناقص فہم (بیمار دل) سے اس میں غور و فکر کرے اس کے لیے بربادی ہے۔ ایسا شخص اپنے خیالات سے تلاشِ غیب میں مخفی راز دریافت کرنا چاہتا ہے، اور اپنی تمام باتوں میں گنہ گار کذاب ثابت ہوگا۔

عرش و کرسی برحق ہے۔ اور اللہ تعالی عرش اور دوسری چیزوں سے بھی مستغنی ہے، ہر چیز پر محیط اور بالا و برتر ہے، اور اللہ تعالی کے احاطہ سے اس کی مخلوق عاجز ہے۔

ہم ایمان، تصدیق اور تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ؛

اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، اور حضرت موسیٰ علیہ کو شرف کلام سے نوازا۔

ہم ملائکہ، انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل شدہ کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء حق پر تھے۔

ہماری طرح کعبہ کو قبلہ سمجھنے والوں کو ہم مسلمان کہیں گے جب کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کا اعتراف کرے، اور جو کچھ آپ نے فرمایا اور خبر دی اس کی تصدیق کرے۔

ہم ذات خداوندی (کی حقیقت دریافت کرنے) میں غور و فکر نہیں کرتے، نہ دین خداوندی میں بحث کرتے ہیں، نہ دربارہ قران مجادلہ (نزاع) کرتے ہیں۔

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ قرآن رب العالمین کا کلام ہے، جو حضرت جبرئیل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا۔ یہ قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے، مخلوق کا کلام اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ ہم نہ کلام الٰہی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں، نہ ایسا کہہ کر جماعت مسلمین کی مخالفت کرتے ہیں۔

کسی اہل قبلہ کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہ کہیں گے، جب تک کہ وہ اس گناہ کے فعل کو حلال نہ سمجھیں۔

ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایمان والے کو گناہ کوئی نقصان نہیں کرتا۔

ABM Workshops

نیکوکاروں کے لیے ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ ان کو معاف فرمادے، اور اپنی رحمت سے داخل جنت کردے، البتہ اس کا یقین نہیں اور نہ جنت کی ہم گواہی دیتے ہیں۔ ان کے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں، اور ان کے بارے عذاب کا خوف کرتے ہیں اور مغفرت سے ناامید بھی نہیں۔

گناہ کے باوجود عذاب سے اطمینان اور معافی سے مایوسی آدمی کو مذہب اسلام سے خارج کردیتی ہے اور اہل قبلہ کی راہِ حق اس امید و ناامیدی کے درمیان ہے۔

بندہ ایمان سے اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک ان چیزوں کا انکار نہ کرے جس کے تسلیم سے وہ ایمان میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے، (یعنی دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی وضاحت فرمائی وہ سب برحق ہے۔ اور ایمان ایک ہی جامع چیز کا نام ہے، اور سب ہی مومن اصل ایمان میں برابر ہے۔ ہاں! خشیت، تقوی، گناہوں سے اجتناب اور نیکیوں پر پابندی کے اعتبار سے ہر ایک میں درجہ بندی ہے۔

مومنین تمام اللہ کے ولی ہیں، اور سب سے مکرم اللہ کے نزدیک زیادہ فرماں بردار اور قرآن کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔

اور ایمان نام ہے اللہ تعالی کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی نازل کردہ کتابوں کو، اس کے رسولوں کو، اور آخرت کے دن کو، اچھی بری، کڑوی میٹھی تقدیر کو تسلیم کرنے کا۔ ہم ان تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں (تسلیم کرتے ہیں)

اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ (یعنی کسی کو نبی ماننے اور کسی کو نہ ماننے کی تفریق نہیں کرتے) اور جو بھی خدا کی تعلیمات انہوں نے پیش کیں ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، وہ جہنم میں جائیں گے، لیکن توحید کے قائل ہونے اور ایمان پر مرنے کی صورت میں وہ جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے۔ چاہے وہ توبہ کیے بغیر مرے ہوں۔ ایسے لوگ اللہ کی تعالی کی مشیت اور حکم کے تابع ہوں گے، اگر اللہ چاہے تو ان مغفرت فرمادے اور اپنے فضل سے ان کو معاف کردیں۔ چنانچہ قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "وہ شرک کے علاوہ جو گناہ بھی چاہے گا بخش دے گا"۔ اور اگر اللہ تعالی چاہے تو ان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے جہنم میں عذاب دیں، اور سزا بھگت لینے کے بعد اپنے رحم کرم سے یا نیکوکاروں کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیں۔

اللہ تعالی نے اہل ایمان کو دنیا و آخرت میں ان منکرین و کفار سے جدا قرار دیا ہے، جو ہدایت یافتہ نہیں اور نہ خدا کی مدد کے حق دار ہیں۔

ABM Workshops

اے اللہ ! اے اسلام اور مسلمانوں کے ولی ! ہمیں اسلام پر ثابت قدم رکھ، تاآں کہ ہم تجھ سے ملاقات کریں۔

ہم تمام مسلمانوں کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو فاسق ہو، نماز پڑھنے کو درست سمجھتے ہیں۔اسی طرح نیک اور فاسق تمام کی نماز جنازہ پڑھے جانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

کسی نیک وبد کے بارے میں جنت یا جہنم کا فیصلہ ہم نہیں کرتے، ایسے کسی شخص کے بارے میں کفر، یا نفاق یا شرک کی گواہی بھی نہیں دیتے، جب تک کہ اس سے اس قبیل کی کوئی بات ظاہر نہ ہو، اور ان کے پوشیدہ احوال کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔

کسی مسلمان کو ہم واجب القتل نہیں سمجھتے، جب تک کہ وہ واجب القتل قرار نہ دیا جائے۔

ہمارے امام اور حکام کے خلاف بغاوت کو ہم درست نہیں سمجھتے، چاہے وہ ظلم کریں، نہ ان کے بارے میں بد دعا کریں گے نہ ان کی اطاعت کو چھوڑیں گے جب تک کہ وہ ہم کو کسی معصیت کا حکم نہ دیں، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت سمجھی جائے گی۔ (اور وہ خود ظالم و بدکار ہوں تو) ان کے لیے اللہ سے اصلاح و عفو کی دعا کرتے رہیں گے۔

ہم سنت رسول اور جماعت مسلمین کے طریقہ پر چلنے کا عہد کرتے ہیں، جداگانہ راہ ورائے اختیار کرنے، اختلاف کرنے اور تفرقہ بازی سے دور رہیں گے۔ عدل و امانت والوں کو پسند کرتے ہیں، اور ظلم و خیانت کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔

جن چیزوں کا علم ہم پر مشتبہ ہے، اس بارے میں ہمارا کہنا یہی ہے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔

سفر و حضر میں مسح علی الخفین کو ہم جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں اس کا بیان ہے۔

فریضۂ حج اور فریضۂ جہاد مسلمانون کے امیر کی زیر قیادت چاہے وہ نیک ہو بد، قیامت تک جاری رہیں گے۔ کوئی چیز اس کو منسوخ نہیں کر سکتی۔

ہم کراماً کاتبین کے ہونے پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالی نے ان کو ہم پر نگران مقرر کیا ہے۔

ملک الموت کے بارے میں بھی ہم کو یقین ہے، جنہیں اہل جہاں کی ارواح قبض کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

ہم مردے سے قبر میں اس کے رب، اس کے دین، اور نبی کے بارے میں سوال کیے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور صحابہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔

اور قبر مرنے والے کے لیے یا تو جنت کا ایک باغ ہوتی ہے یا دوزخ کا گڑھا۔

ہم قیامت میں دوبارہ پیدا کیے جانے، اعمال کا بدلہ ملنے، اللہ کے حضور پیش ہونے، حساب وکتاب، اعمال نامہ پیش کیے جانے، اور اس کے مطابق ثواب و عقاب دیے جانے اور پل صراط پر سے گزرنے اور اعمال کے تولے جانے پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

ABM Workshops

جنت و جہنم پیدا کی جاچکی ہیں، یہ کبھی نابود نہ ہوں گی، اور نہ پرانی ہوں گی، اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی سے جنت و جہنم کو پیدا کر لیا تھا، اور پھر ہر دو میں جانے والے انسانوں کو پیدا کیا، پس جس کو چاہا اپنے فضل سے جن کا حقدار بنایا، اور جس کو چاہا اپنے عدل و انصاف سے جہنم کا حق دار بنایا۔

بندے کا خیر و شر اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔

اور "استطاعت فعل" بایں معنی کہ جس حاصل ہونے سے ہی بندہ کوئی کام کر سکے، اور جو بندے کے قبضہ میں نہیں سمجھی جاتی، وہ فعل کے ساتھ ساتھ انسان کو حاصل ہوتی ہے، اور استطاعت بمعنی تندرستی، گنجائش، طاقت، اور اسباب و آلات کا میسر ہونا، یہ بندے کو پہلے سے حاصل ہوتی ہے، اور اسی کی بنیاد پر بندے کو اللہ کی طرف سے کسی کام کا مکلّف بنایا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفساً اِلّا وُسعَہَا، (اللہ ہر ایک کو اس کی طاقت کے بقدر ہی مکلّف بناتے ہیں۔

افعال عباد (بندوں کے افعال) اللہ کے پیدا کردہ اور بندوں کے کسب کردہ ہیں۔ اللہ نے انہیں اسی کا مکلّف بنایا جس کی وہ طاقت رکھتے تھے، اور بندے اسی کی طاقت رکھتے ہیں جس کا انہیں مکلّف بنایا ہے۔ چنانچہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا یہی معنی ہے، یعنی گناہ سے بچنے کا کوئی حیلہ، حرکت، اور طاقت (حول) بندے کو اللہ کی مدد کے بغیر نہیں، اور اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کی قوت و قدرت بھی اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔

ہر چیز اللہ تعالی کے ارادہ، علم، فیصلہ اور تقدیر کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اللہ تعالی کی چاہت دیگر تمام کی چاہتوں پر غالب ہے، اور اللہ تعالی کا فیصلہ دوسرے تمام کی تدبیروں پر غالب آتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہر برائی اور خرابی سے وہ پاک ہے، اور ہر عیب اور خامی سے وہ منزہ ہے۔ قرآن میں ہے: وہ جو کرے اس پر بازپرس نہیں، اور ہاں لوگوں سے بازپرس ہو گی۔

زندوں کے دعا کرنے سے اور صدقہ کرنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے۔ اللہ تعالی لوگوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں ضرورتیں پوری فرماتے ہیں، اور تمام چیزوں کے مالک ہیں، اور اللہ کا کوئی مالک نہیں۔

پلک جھپکنے کے برابر بھی کوئی اللہ سے مستغنی نہیں، جو کوئی خود کو اللہ سے ذرہ برابر مستغنی سمجھے وہ کافر ہے، اور گنہ گار ہے۔

اللہ تعالی غصہ فرماتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں، مگر اللہ کا غصہ اور رضامندی مخلوق کی طرح نہیں۔

ہم صحابہ رسول سے محبت کرتے ہیں، البتہ نہ کسی کی محبت میں غلو کرتے ہیں، نہ کسی سے برات کرتے ہیں، اور جو کوئی ان سے بغض رکھے، اور برائی سے ان کا ذکر کرے، ہم ان سے بغض رکھتے ہیں۔

ہم تو صحابہ کا ذکر خیر ہی سے کریں گے۔ صحابہ سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے دشمنی کفر و نفاق اور سرکشی ہے۔

ABM Workshops

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اولا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت مانتے ہیں، اس لیے کہ آپ ہی پوری امت سے افضل اور مقدم ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کے لیے۔ یہی چار خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔

جن دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی، ہم بھی ان کے حق میں جنت کی گواہی دیتے ہیں، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں جنت کی گواہی دی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات برحق ہے۔ یہ حضرات حسب ذیل ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ،

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ،

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ،

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ،

حضرت سعد رضی اللہ عنہ،

حضرت سعید رضی اللہ عنہ،

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ،

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

جو شخص صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گناہوں سے دور ہونے اور برائیوں سے پاک ہونے کی اچھی بات کرے، وہ منافق نہیں ہو سکتا۔

علماء سلف، ان کے متبعین نیک لوگ، اور اہل فقہ اور اہل نظر کو اچھے لفظوں ہی سے یاد کیا جائے گا۔ اور جو ان کی برائی کرے وہ راہ راست پر نہیں۔

کسی ولی کو ہم کسی رسول سے افضل نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ فقط ایک نبی تمام اولیاء سے بڑھ کر ہے۔

اولیاء کی کرامات کو ہم حق سمجھتے ہیں اور جو قصے معتبر حضرات سے مروی ہیں، ان کو بھی درست سمجھتے ہیں۔

ABM Workshops

اشراط ساعت (علامات قیامت) مثلاً خروج دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور ایک مخصوص چوپایہ جانور کا اس کی جگہ سے نکلنا وغیرہ پر ہم ایمان ویقین رکھتے ہیں۔

کسی کاہن اور نجومی کی ہم اس کی کہانت اور نجوم میں تصدیق نہیں کرتے۔ اسی طرح کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف بات کرنے والے کسی کی ہم تصدیق نہیں کرتے۔

جماعت مسلمین کی بات کو درست اور ان کی مخالفت کو گمراہی اور عذاب کا سبب سمجھتے ہیں، اللہ کا دین آسمان وزمین میں ایک ہی ہے اور وہ "دین اسلام" ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ان الدین عند اللہ الاسلام" (دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی (معتبر) ہے)۔ "ورضیت لکم الاسلام دینا" ("تمہارے لیے میں نے دینِ اسلام کو پسند کیا۔

دین اسلام افراط وتفریط کے درمیان، تشبیہ وتعطیل کے مابین، جبر وقدر کے بیچ، اطمینان وناامیدی میں سے ایک راہ اعتدال فراہم کرتا ہے۔

یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے، ظاہر میں بھی اور دل میں بھی۔

اور جو کوئی اس کا مخالف ہو، ہم اللہ کے سامنے اس سے بری ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے، اور غلط خواہشوں پر چلنے سے، جداگانہ رائے اختیار کرنے سے، اور مشبہ، معتزلہ، جہمیہ، جبریہ، قدریہ، وغیرہ غلط مسالک پر چلنے سے حفاظت فرمائے، جنہوں نے سنت رسول اللہ کی اور جماعت مسلمین کی مخالفت کرکے گمراہی سے ناطہ جوڑ رکھا ہے۔ ہم ایسے گمراہوں سے بری ہیں، اور یہ سب ہمارے نزدیک گمراہ اور بے راہ ہیں۔

اللہ ہی سب کو محفوظ رکھنے والا ہے، اور وہی توفیق بخشنے والا ہے۔

-------------------**********************----------------

	# آیات
.1	(إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ) "اللہ کے یہاں دین صرف اسلام ہے"(آل عمران:19)
.2	(إِنَّ اللَّـهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا) "اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کو کبھی نہیں بخشتا، اور اس سے چھوٹے گناہ کو بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھراتا ہے تو اس نے بہت ہی بڑے گناہ کا بہتان باندھا"۔(نساء:48)
.3	(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا) "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا"۔(النساء:116)
.4	(مَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ) "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت حرام کر رکھی ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔(المائدہ:72)
.5	(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ.) "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پس پرندے اسے نوچ لے یا ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز مکان میں ڈال دے"۔(الحج:31)
.6	(إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّـهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّـهِ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ) " منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے، آپ ان کا کوئی مدد گار نہیں پائیں گے، مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا، اور اسی کے لیے دین کو یکسو کر لیا تو یہ لوگ پھر مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے۔(النساء:145-146)"
.7	(فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا) "جو اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے وہ عمل صالح کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"۔(الکھف:110)
.8	(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ) "اس کے مثل کوئی چیز نہیں، وہ سمیع وبصیر ہے"۔(الشوری:11)

9.	(وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ وَ الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ) ۔ (البقرة:165) بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

ABM Workshops

احادیث

1. (ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی)

"میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑدی ہیں جب تک ان دونوں پر مضبوطی سے قائم رہو گے گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور میری سنت (احادیث صحیحہ)"۔

2. افترقتِ اليَهودُ علَى إحدَى وسبعينَ فرقةً فواحدةٌ في الجنَّةِ وسبعونَ في النَّارِ وافترقتِ النَّصارى علَى ثِنتينِ وسبعينَ فرقةً فإحدَى وسبعونَ في النَّارِ وواحدةٌ في الجنَّةِ والَّذي نفسُ محمَّدٍ بيدِهِ لتفترِقَنَّ أمَّتي علَى ثلاثٍ وسبعينَ فرقةً واحدةٌ في الجنَّةِ وثِنتانِ وسبعونَ في النَّار قيلَ يا رسولَ اللَّهِ مَن هم قالَ الجماعَةُ.

[صحيح ابن ماجة: 3241]

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود اکہتر (71) فرقوں میں بٹے جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہے اور ستر فرقے جہنمی، اور نصاری بہتر (72) فرقوں میں بٹے جن میں ایک فرقہ جنتی ہے اور اکہتر فرقے جہنمی، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹے گی جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی بہتر فرقے جہنمی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جماعت ہوگی۔

اور سنن ترمذی میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ جنتی فرقہ کون ہے؟ فرمایا "ما انا علیه وأصحابي" (سنن ترمذی: 2641) جس راستہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (اس پر چلنے والے جنتی ہوں گے)۔

3. "لَا تَزَالُ طَا ىِفَةٌ مِنۡ أُمَّتِيۡ قَاىِٕمَةً بِأَمۡرِ اللهِ ، لَا يَضُرُّهُمۡ مَنۡ خَذَلَهُمۡ أَوۡ خَالَفَهُمۡ ، حَتّٰى يَأۡتِيَ أَمۡرُ اللهِ وَهُمۡ ظَاهِرُوۡنَ عَلَى النَّاسِ" (مسلم: 1037)

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کے ساتھ قائم ودائم رہے گا، ان کا ساتھ چھوڑنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے گا اور وہ اسی طرح لوگوں پر غالب رہیں گے۔

4. "بَدَأَ الۡإِسۡلَامُ غَرِيۡبًا وَسَيَعُوۡدُ كَمَا بَدَأَ غَرِيۡبًا فَطُوۡبٰى لِلۡغُرَبَاءِ" (صحیح مسلم: 145)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب پہلے ہی کی طرح اجنبی ہو جائے گا، پس خوشخبری ہو غرباء (اجنبیوں) کے لیے۔

ABM Works

5.	قَالَ (جِبْرِيْلُ) : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ . فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.(1) اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے پوچھا: یارسول اللہ! اسلام کسے کہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کا اقرار کرو، نماز پابندی سے بتعدیل ارکان ادا کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج بھی کرو۔ اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بعد اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ ایمان کسے کہتے ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔ اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا احسان کسے کہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ (1) [صحيح البخاري: 50، صحيح مسلم: 8]
6.	(أفضل الاسلام إيمان بالله) "افضل اسلام اللہ پر ایمان لانا ہے۔" (الصحیحۃ:551/2)

7. (حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركون به شيئا وحق العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا)

"بندوں پر اللہ تعالی کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھرائیں، اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے"۔(بخاری:2856)

8. (أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر فسئل عنه فقال الرياء)

"مجھے تم پر جس امر کا سب سے زیادہ خطرہ نظر آرہا ہے وہ شرک اصغر ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ شرک اصغر کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ریاکاری ہے۔"(الصحیحہ:951)

9. (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک لوگ اس بات کی شہادت نہ دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"(صحیح بخاری:25، صحیح مسلم:3100)

10. مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (مسلم:26)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرجائے اس حال میں کہ وہ جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ کیا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

11. ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ۔ (متفق علیہ، بخاری:21، مسلم:43)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس پالی : ا۔ جس کو اللہ اور اس کے رسول ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ ۲۔ وہ شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔ ۳۔ وہ شخص جس کو اللہ نے کفر سے بچالیا ہے وہ دوبارہ کفر میں لوٹنا ویسا ہی ناپسند کرتا ہے جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا اس کو ناپسند ہے۔

12. مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ (مسلم:23)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص [لا الہ الا اللہ] کہے اور اللہ کے سوا ہر چیز کی عبادت کا انکار کرے تو اس کا مال، اور اس کی جان (اسلام کے نزدیک) محفوظ ہے، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

ABM Workshops

13. (الإيمان بضع و ستون وفى رواية بضع و سبعون شعبة,فأعلاها قول لا إله إلا الله ,وأدناها : إماطة الأذى عن الطريق,والحياء شعبة من الإيمان)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور ایک دوسری روایت کے مطابق ستر سے اوپر شاخیں ہیں، سب سے اعلی شاخ لا الہ الا اللہ اور سب سے ادنی راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹانا ہے، اور "شرم وحیاء" ایمان کی ایک شاخ ہے"۔(بخاری: 9)

ABM Workshops

ABM PRINT TIME'S
SYLLABUS BOOKS FOR CHILDREN

ARABIC LANGUAGE & TARBIYAH
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-URDU
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-ENGLISH
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES FOR HOME SCHOOLING
Series of 10 Books

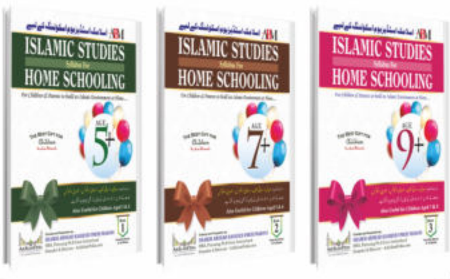

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

Publisher & Printer: ABM Print Time
+91-99890 22928, +91-93909 93901 abm.printtime@gmail.com
23-1-916/B, Moghalpura, Charminar, Hyderabad - 500002, Telangana State, India